بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم    نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم    وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

خلافت نمبر

ہفت روزہ

# بدر

قادیان

The Weekly
BADR Qadian

جلد
59

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

شمارہ
18-19

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

28/21 جمادی الاوّل 1431 ہجری۔13/6 ہجرت 1389۔13/6 مئی 2010ء

## اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔الحمدللہ۔احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

# اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسبِ حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنادے گا

## ارشاد ربّانی

وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡامِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّ لَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ O (سورۃ النور:56)

”اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ[1] بنادے گا۔جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ[2] بنادیا تھا۔اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اُسے مضبوطی سے قائم کردے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کردے گا۔وہ میری عبادت کریں گے (اور) کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔“

## فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنۡ حُذَیۡفَۃَرَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ:قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ تَکُوۡنُ النُّبُوَّۃُ فِیۡکُمۡ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنۡ تَکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُہَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوۡنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنۡہَاجِ النُّبُوَّۃِ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنۡ تَکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُہَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوۡنُ مُلۡکًا عَاضًّا فَتَکُوۡنُ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنۡ تَکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُہَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوۡنُ مُلۡکًا جَبۡرِیَّۃً فَیَکُوۡنُ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنۡ یَکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُہَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوۡنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنۡہَاجِ النُّبُوَّۃِ ثُمَّ سَکَتَ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 273۔مشکٰوۃ بَابُ الۡاِنۡذَارِ وَالتَّحۡذِیۡرِ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت عَلٰی مِنۡہَاجِ النُّبُوَّۃِ قائم ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا، پھر ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔جب یہ دور ختم ہوگا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ ظلم ستم کے اس دور کو ختم کردے گا جس کے بعد پھر نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہوگی! یہ فرماکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے۔

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اِنۡ رَأَیۡتَ یَوۡمَئِذٍ خَلِیۡفَۃَ اللّٰہِ فِی الۡاَرۡضِ فَالۡزِمۡہُ وَاِنۡ نُہِکَ جِسۡمُکَ وَأُخِذَ مَالُکَ۔یعنی اگر تو اللہ کے خلیفہ کو زمین میں دیکھے تو اسے مضبوطی سے پکڑ لینا اگرچہ تیرا جسم نوچ دیا جائے اور تیرا مال چھین لیا جائے۔“ (مسند احمد بن حنبل حدیث حذیفۃ بن الیمان حدیث نمبر 22916)

## ارشاد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

”تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔لیکن مَیں جب جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پَیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا۔سوضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پرضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہوجائیں جن کی خدا نے خبر دی مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔“

(رسالہ الوصیت صفحہ:۸)

---

(تفسیر صغیر از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

[1] گو لفظ عام ہیں مگر مراد یہ ہے کہ تم میں سے خلیفے بنائے گا۔یہ عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ کبھی عام لفظ ہوتے ہیں اور ایک شخص مراد ہوتا ہے۔اور کبھی ایک شخص کا ذکر کیا جاتا ہے اور ایک جماعت مراد ہوتی ہے۔(دیکھیئے فقہ اللغۃ مصنفہ ثعالبی)

[2] پہلے لوگوں میں شخصی خلافت ہوئی۔جیسے مسیحؑ کے بعد اور موسیٰؑ کے بعد۔پس اس مثال سے آیت کا مضمون واضح ہوگیا اور یہ بھی واضح ہوگیا کہ یہ خلافت انتخابی ہوگی نہ کہ نسلی۔مسیحیوں میں تو نسلی ہو ہی نہ سکتی تھی، کیونکہ ان کے بڑے پادریوں کے لئے شادی حرام ہے اور یہود میں زیادہ خلافت الہام سے ہوئی۔جیسے یوشع موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ ہوئے۔اسی طرح داؤدؑ موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ ہوئے اور وہ صاحب الہام تھے۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

# آج دنیا کا ہر احمدی خلیفۂ وقت کی آواز براہ راست سنتا ہے

تاریخ اسلام کا ایک نہایت حسین اور یادگار واقعہ ہے کہ ایک مہم کے موقعہ پر جبکہ ایک جنگ لڑی جارہی تھی اسلامی لشکر چاروں طرف سے گھرا ہوا تھا اور نہایت مشکل مرحلہ تھا باوجود سخت قربانی ومشقت کے کچھ بن نہ پڑ رہی تھی دو ہزار سے زاید میل دوری پر مدینہ میں خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمرؓ کو کشفاً یہ حالات دکھائے گئے آپ نے سپہ سالار کو کشف میں ہی ارشاد فرمایا کہ پہاڑ کی اوٹ میں ہوکر جنگ کرو چنانچہ اس سپہ سالار کو بھی یہ الفاظ الہاماً سنائی دئے چنانچہ اس کے مطابق اس نے عمل کیا اور ہارتی ہوئی جنگ فتح میں بدل گئی اور یہ واقعہ اب تک تاریخ اسلام کا حصہ ہے اور بیان کیا جاتا ہے۔ ان دنوں میں خلیفہ وقت کا دور دراز علاقوں کے مسلمانوں سے رابطہ اور مسلمانوں کا اپنے خلیفہ سے رابطہ بہت لمبے وقت اور تگ ودو کا تقاضہ کرتا تھا اور اکثر لوگ تو ایسے رابطوں سے محروم ہی تھے۔

اسی طرح قادیان سے خلیفۃ المسیح کا اپنے دور دراز علاقوں میں پائے جانے والے مریدوں سے بڑی مدتوں کے بعد رابطہ ہوتا تھا۔ بعض تو اسی امید کو لے کر اس دنیا سے چل بستے تھے کہ کاش زندگی میں ایک بار ہی امام وقت کا دیدار ہو یا ان کی بات سننے کا موقعہ ملے۔ بعض دفعہ ہزاروں میل کا سفر ناممکن ہوتا تھا اور خط وکتابت میں بھی مہینوں لگ جاتے تھے۔ ہمیں اچھی طرح یاد ہے کہ جب بچپن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو خط لکھتے تھے تو بعض اوقات مہینہ دو مہینے خط پہنچنے اور جواب آنے میں لگ جاتے تھے۔ اور بعض دفعہ تو ملکی حالات کے سبب مراسلات پر پابندی لگی ہوتی تھی اور ڈاک کی آمد ورفت کا سلسلہ بند ہوتا تھا۔

حضور رحمہ اللہ کے خطبات الفضل یا بدر کے توسط سے پڑھنے کو ملتے تھے اور وہ بھی لمبے عرصہ کے وقفہ کے بعد۔ بعض دفعہ تو اس تحریک کی مدت ہی گذر جاتی تھی جس کی طرف توجہ دلائی جاتی تھی۔ اور بعض دفعہ مدت تک رابطہ ہی نہ ہو پاتا تھا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے زمانہ میں آڈیو کیسٹس کا سلسلہ جاری ہوا اور ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ آپ کی آواز بھی سننے کو مل جاتی۔ کیسٹ آتے ہی صبح یا شام کسی وقت بھی جتنی جلدی ممکن ہوتا سب افراد جماعت مسجد میں جمع ہوجاتے اور بڑی توجہ اور شوق اور انہماک سے آپ کے ارشادات سنتے جو روحانی اور اخلاقی اور دینی دنیوی رہنمائی کا باعث بنتے۔ ان خطبات میں ضرورت اور تقاضہ کے مطابق تربیتی امور بیان کئے جاتے جن پر عملی اقدام کرنے کا موقعہ ملتا۔ جن احباب کو توفیق ہوتی وہ خلیفہ وقت کے ارشادات سننے کے لئے ٹیپ ریکارڈ خرید لیتے اور جو نہ خرید سکتے وہ دوسرے سے سننے کی کوشش کرتے۔ پھر وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ ویڈیو کیسٹ کا زمانہ آگیا آڈیو کیسٹس تو ابتدائے دور خلافت رابعہ میں ہی آنی شروع ہوگئیں تھیں۔

خاکسار کو پہلی بار ویڈیو کیسٹ جلسہ سالانہ ربوہ ۸۳ء دیکھنے کا موقعہ ملا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔ یہ کیسٹ اس وقت جماعتی انتظام کے ماتحت نہیں دیکھی تھی بلکہ پڑوس میں مکرم مستری منظور احمد صاحب درویش کے گھر پر دیکھی تھی اس کے بعد حضورؒ کی ایک دو اور کیسٹس وہاں دیکھنے کا موقعہ ملا اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے اور صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ یہ ہمارے لئے نہایت یادگار اور خوشی دلانے والی بات تھی۔ اس وقت قادیان میں اکا دکا گھروں میں ہی ٹیلی ویژن تھا۔ اس کے بعد حسب توفیق اور گھروں میں بھی ایسے انتظام ہونے لگے۔ اور احباب جماعت کے لئے مساجد میں بھی باقاعدہ انتظام کیا گیا۔ جس سے خلیفہ وقت کی آواز اور دیدار کے پیاسوں کی تسکین کے کچھ سامان ہونے لگے۔ جو کسی قدر اس محرومی کو کم کرتے جو خلافت سے دوری کے نتیجہ میں ہر احمدی کو محسوس ہوتے ہیں۔ پھر رفتہ رفتہ جماعت کی وسعت کے ساتھ ساتھ اس میں بہتری ہوتی گئی اور جز وقتی اور کچھ علاقوں میں ہفتہ میں ایک بار حضرت امیر المومنین کا خطبہ جمعہ براہ راست سننے کے مواقع پیدا ہوگئے جو کہ ترقی کرتے چلے گئے۔ پھر ۱۲ گھنٹے کی اور ایم ٹی اے کے ذریعہ ۲۴ گھنٹے کی نشریات ہونے لگیں۔ اور آج اللہ کے فضل سے دنیا کے ہر کونے میں چوبیس گھنٹے مختلف زبانوں میں یہ روحانی مائدہ نہ صرف احمدیوں بلکہ غیروں کی سیری اور سیرابی کے سامان کرتا ہے اور اب خلیفہ وقت کہیں بھی ہوں اس روحانی غذا میں تعطل واقع نہیں ہوتا۔ اور اب تو انٹرنیٹ اور موبائل کے ذریعہ دنیا کے کسی کونے میں اور کہیں بھی بسنے والا احمدی حضور انور کا خطبہ براہ راست سن سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایم ٹی اے کے تمام کارکنان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

گذشتہ ماہ پیارے آقا یورپ کے مختلف ممالک کے دورہ پر رہے تاہم ہر خطبہ براہ راست نشر ہوتا رہا۔ کہاں وہ وقت تھا کہ وسائل کی کمی کی وجہ سے جماعت کے پاس مائیک بھی نہ ہوتا تھا اور خلیفہ وقت کی آواز ایک ہی مجلس میں دور بیٹھے لوگوں کو بھی صحیح طور پر سنائی نہ دیتی تھی اور جب پہلی بار مسجد اقصیٰ قادیان میں حضرت مصلح موعودؓ نے مائیک پر خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا ایک وقت آئے گا کہ خلیفہ وقت ایک جگہ سے خطبہ دے رہا ہوگا اور دنیا کے دور دراز علاقوں میں بیٹھے لوگ سن رہے ہوں گے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے زمانہ میں یہ سوچا گیا کہ جماعت ایک ریڈیو سٹیشن ہی قائم کرے اور اس کے ذریعہ تبلیغ اسلام ہو اس کے چند سال بعد

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے بابرکت دور خلافت میں ہی اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے جیسی نعمت عطا کی جو آج خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دور میں نعمت عظمیٰ کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ گذشتہ دنوں ایک خطبہ میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میرے خطبات صرف اسی علاقہ کے احمدیوں کے لئے نہیں ہوتے جہاں میں خطبہ دے رہا ہوتا ہوں بلکہ ہر احمدی کے لئے ہیں خواہ وہ کہیں کا ہو اور ہر احمدی خواہ چھوٹا ہو یا بڑا مرد ہو یا عورت اس کا مخاطب ہے۔

اگر ہم میں سے کوئی حضور کے خطبات باقاعدگی سے نہیں سنتا یا اس میں سستی کرتا ہے تو اس نعمت کی ناقدری کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمیں عطا کی ہے۔ اول تو روشنی کے نام پر تاریکی پھیلانے والے دنیا بھر کے ٹی وی چینلوں نے اس زمانہ میں بہت سی برائیاں اور بداخلاقیاں پھیلا رکھی ہیں اور سوائے ایم ٹی اے کے کوئی چینل نہیں جو خرابیوں سے سراسر پاک ہو اور دوسرے باقی چینل تھوڑے فائدہ کے ساتھ زیادہ نقصان کے حامل ہیں اور صحیح راہ کی طرف رہنمائی کرنے والا کوئی نہیں۔ ایم ٹی اے ہی ہر لحاظ سے نقصان سے مبرا اور مفید پروگراموں سے بھرپور ہے پھر مختلف زبانوں میں تمام دنیا میں آسمانی مائدہ کے طور پر نازل ہوا ہے اور اس میں خلیفہ وقت کے جملہ پروگرام، آپ کے ہر ہفتہ خطبات جمعہ، خطبات عیدین، جلسہ سالانہ ودیگر مواقع کے خطابات دورہ جات اور ملاقاتیں، درس وتدریس اور کلاسز ہر طبقہ فکر اور عمر کے لحاظ سے مرد وزن اور بچوں کی دینی ودنیوی، روحانی وجسمانی ترقی کا باعث ہیں اللہ کرے ہر احمدی بچہ، بچی اور چھوٹا بڑا اس روحانی مائدہ سے فائدہ اٹھانے والا ہو۔ اور ہم میں سے ایک بھی اس کی ناقدری کرنے والا نہ ہو اس کے علاوہ اس زمانہ میں فیکس کی سہولت سے خط وکتابت کے ذریعہ بھی آسان اور جلد رابطہ کے سامان ہو گئے ہیں ہر احمدی کو ذاتی طور پر حضور کی خدمت میں دعائیہ خط بھی ضرور لکھنا چاہئے۔

حضرت عمرؓ کے اُس کشفی نظارہ کے چند لمحات ہی تھے جس میں ایک سپہ سالار کی رہنمائی کی گئی تھی اور وہ تاریخ کا یادگار لمحہ بن گئے۔ ہمارے زمانہ میں تو ہر احمدی کے لئے اللہ تعالیٰ نے براہ راست کئی کئی گھنٹے خلیفہ وقت سے ملاقات کے اور ظاہری آنکھوں سے دیکھنے اور ظاہری کانوں سے سننے کے سامان پیدا فرمادئے ہیں۔ اگر اُس زمانہ کے ایک سپہ سالار نے خلیفہ وقت کی طرف سے ہزاروں میل دور کشف میں دکھائی جانے والی آواز سن کر اور آپ کے ارشاد کی تعمیل کرکے ہاری ہوئی بازی جیت لی تھی تو آج کیوں ہم خلیفہ وقت کے ارشادات کو آپ کی آواز میں سن کر اور تعمیل کرکے دینی ودنیوی انقلاب پیدا نہیں کرسکتے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے ارشادات باقاعدگی سے سننے اور اس پر کماحقہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم اسلام اور احمدیت کی ترقی میں اپنا بھی کچھ حصہ ڈال سکیں۔

خلافت احمدیہ زندہ باد۔ ایم ٹی اے پائندہ باد

(قریشی محمد فضل اللہ)

## شادی بیاہ کی رسموں کی تقریبات کے بارہ میں

### سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ ترین ارشاد

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شادی بیاہ کی رسومات کے سلسلہ میں تازہ ترین ارشاد موصول ہوا ہے، حضور انور نے فرمایا:

''میں نے شادی بیاہ کی رسموں کے بارہ میں اپنے ۱۵ جنوری ۲۰۱۰ء کے خطبہ جمعہ میں جن امور کا ذکر کیا تھا، اُن کی پابندی کروائیں۔ مہندی کی رسمیں گھر کی چاردیواری میں سہیلیوں کی حد تک کرنے کی اجازت میں نے دی ہے، اس میں ہر جگہ یہ مدّنظر رہے کہ آوازیں اتنی زیادہ اونچی نہ ہوں کہ گھر سے باہر نکلیں۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ آج کل ڈیک بھی اس کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ شادی بیاہ کے گیتوں وغیرہ کیلئے ساؤنڈ سسٹم استعمال نہیں ہونا چاہئے۔ بعض دوسری بدرسوم جیسے ''دودھ پلانا'' اور ''جوتی چھپانا'' وغیرہ جو ہیں، یہ بھی سب ختم کروائیں اور ہر فردِ جماعت کو اس بارہ میں مُتنبّہ کردیں کہ آئندہ اگر مجھے کسی کی بھی ان رسموں کے بارہ میں شکایت آئی تو اس کے خلاف تعزیری کارروائی ہوگی۔

جماعتی عہدیداران بھی میری اِن ہدایات پر عمل درآمد کے ذمہ دار ہیں۔ اگر کہیں کوئی ایسی شادی ہو تو وہ اِن کی پابندی کروائیں، ورنہ وہاں سے اُٹھ کر آجائیں۔ پہلے شوریٰ میں بھی ان اُمور پر غور وفکر کے بعد سفارشات آتی رہی ہیں، لیکن اب ان سب باتوں کی بلاتفریق پوری طرح سے پابندی ضروری ہے اور یہ کام ذیلی تنظیموں کا بھی ہے اور جماعتی نظام کا بھی کہ ہر حال میں بدعات اور بدرسومات سے بچنے کیلئے جماعتی روایات اور ہدایات کی مکمل پابندی کروائیں۔ اللہ توفیق دے۔ آمین۔ (بشکریہ: احمدیہ گزٹ کینیڈا۔ مارچ اپریل ۲۰۱۰ صفحہ ۱۹)

## نیشنل یوم تبلیغ

جیسا کہ احباب کرام کو علم ہے کہ امسال ۲۰۱۰ء میں ۲۳ مئی کو نیشنل یوم تبلیغ منانے کا پروگرام رکھا گیا ہے۔ اس دن کیلئے پہلے سے مرتبہ پروگرام کے مطابق احباب کرام اپنی جماعتوں میں یوم تبلیغ کو شایان شان طریق پر منعقد کریں اور اس کے متعلق خوشکن رپورٹ اور ایمان افروز واقعات دفتر دعوت الی اللہ بھارت کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ

(ناظر دعوت الی اللہ بھارت)

# خلافت کی اہمیت وبرکات کے متعلق
# خلفائے احمدیت کے ارشادات

## ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ:

### تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسّال کے ہاتھ میں ہوتی ہے

’’آخر میں ایک بات اور کہنا چاہتا ہوں اور یہ وصیت کرتا ہوں کہ تمہارا اعتصام حبل اللہ کے ساتھ ہو۔ قرآن تمہارا دستور العمل ہو، باہم کوئی تنازع نہ ہو کیونکہ تنازع فیضان الٰہی کو روکتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کی قوم جنگل میں اسی طرح نقص کی وجہ سے ہلاک ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم نے احتیاط کی اور وہ کامیاب ہوگئے۔ اب تیسری مرتبہ تمہاری باری آئی ہے اس لئے چاہئے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں، استغفار کثرت سے کرو اور دعاؤں میں لگے رہو، وحدت کو ہاتھ سے نہ دو، دوسرے کے ساتھ نیکی اور خوش معاملگی میں کوتاہی نہ کرو۔ تیرہ سو برس کے بعد یہ زمانہ ملا ہے اور آئندہ یہ زمانہ قیامت تک نہیں آ سکتا۔ پس اس نعمت کا شکر کرنے پر ازدیاد نعمت ہوتا ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ لیکن جو شکر نہیں کرتا وہ یاد رکھے اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ (ابراہیم)۔‘‘ (الحکم 24 جنوری 1903 جلد 7 نمبر 3۔ صفحہ 15)

’’تم اس حبل اللہ کو آپ مضبوط پکڑ لو۔ یہ بھی خدا ہی کی رَسن ہے جس نے تمہارے متفرق اجزا کو اکٹھا کر دیا ہے۔ پس اسے مضبوط پکڑے رکھو۔ تم خوب یاد رکھو کہ معزول کرنا اب تمہارے اختیار میں نہیں۔ تم مجھ میں عیب دیکھو آگاہ کر دو مگر ادب کو ہاتھ سے نہ دو خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا اپنا کام ہے اللہ تعالیٰ نے چار خلیفے بنائے ہیں۔ آدم کو داؤد کو اور ایک وہ خلیفہ ہوتا ہے جو لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ میں موعود ہے اور تم سب کو بھی خلیفہ بنایا۔ پس مجھے اگر خلیفہ بنایا ہے تو خدا نے بنایا ہے اور اپنے مصالح سے بنایا ہے تمہاری بھلائی کے لئے بنایا ہے۔ خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی۔ اس لئے تم میں سے کوئی مجھے معزول کرنے کی قدرت اور طاقت نہیں رکھتا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے معزول کرنا ہوگا تو وہ مجھے موت دے دے گا۔‘‘

(اخبار ’’بدر‘‘ یکم فروری 1913ء جلد 11 نمبر 18و19۔ صفحہ 3)

## ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ:

### جماعت کے اتحاد اور شریعت کے احکام کو پورا کرنے کے لئے ایک خلیفہ کا ہونا ضروری ہے

’’جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی حیثیت دنیا کے تمام بادشاہوں اور شہنشاہوں سے زیادہ ہے، وہ دنیا میں خدا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نمائندہ ہے۔‘‘ (الفضل 27 اگست 1937ء صفحہ 8)

’’جماعت کے اتحاد اور شریعت کے احکام کو پورا کرنے کے لئے ایک خلیفہ کا ہونا ضروری ہے اور جو اس بات کو رد کرتا ہے وہ گویا شریعت کے احکام کو رد کرتا ہے۔ صحابہ کا عمل اس پر ہے اور سلسلہ احمدیہ سے بھی خدا تعالیٰ نے اسی کی تصدیق کرائی ہے۔ جماعت کے معنی ہی یہی ہیں کہ وہ ایک امام کے ماتحت ہو۔ جو لوگ کسی امام کے ماتحت نہیں وہ جماعت نہیں اور ان پر خدا تعالیٰ کے وہ فضل نازل نہیں ہو سکتے اور کبھی نہیں ہو سکتے جو ایک جماعت پر ہوتے ہیں۔‘‘ (’’کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے‘‘ انوار العلوم جلد 2۔ صفحہ 13)

’’خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں، سب تجویزوں اور سب تدابیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفۂ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائگاں، تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 24 جنوری 1936ء مطبوعہ الفضل 31 جنوری 1936ء۔ صفحہ 9)

’’خوب یاد رکھو کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جھوٹا ہے وہ انسان جو یہ کہتا ہے کہ خلیفہ انسانوں کا مقرر کردہ ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب اپنی خلافت کے زمانہ میں چھ سال متواتر اس مسئلہ پر زور دیتے رہے کہ خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے نہ انسان اور درحقیقت قرآن شریف کے غور سے مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ایک جگہ بھی خلافت کی نسبت انسانوں کی طرف نہیں کی گئی بلکہ ہر قسم کے خلفا کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ انہیں ہم بناتے ہیں۔‘‘

(’’کون ہے جو خدا کے کام روک سکے‘‘ انوار العلوم جلد 2۔ صفحہ 11)

’’یاد رکھو ایمان کسی خاص چیز کا نام نہیں بلکہ ایمان نام ہے اس بات کا کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نمائندہ کی زبان سے جو بھی آواز بلند ہو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کی جائے......... ہزار دفعہ کوئی شخص کہے کہ میں مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لاتا ہوں، ہزار دفعہ کوئی کہے کہ میں احمدیت پر ایمان رکھتا ہوں، خدا کے حضور اس کے ان دعووں کی کوئی قیمت نہیں ہوگی جب تک وہ اس شخص کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیتا جس کے ذریعہ خدا اس زمانہ میں اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ جب تک جماعت کا ہر شخص پاگلوں کی طرح اس کی اطاعت نہیں کرتا اور جب تک اس کی اطاعت میں اپنی زندگی کا ہر لمحہ بسر نہیں کرتا اس وقت تک وہ کسی قسم کی فضیلت اور بڑائی کا حقدار نہیں ہوسکتا۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 25 اکتوبر 1946ء مطبوعہ الفضل 15 نومبر 1946۔ صفحہ 6)

## ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

### جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ آپ کا خلیفہ بنائے گا اس کے دل میں آپ کے لئے بے انتہا محبت پیدا کر دے گا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’تو میں آپ کو وضاحت کے ساتھ بتانا چاہتا ہوں کہ جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ آپ کا خلیفہ بنائے گا، اس کے دل میں آپ کے لئے بے انتہا محبت پیدا کر دے گا اور اس کو یہ توفیق دے گا کہ وہ آپ کے لئے اتنی دعائیں کرے کہ دعا کرنے والے ماں باپ نے بھی آپ کے لئے اتنی دعائیں نہ کی ہوں گی اور اس کو یہ بھی توفیق دے گا کہ آپ کی تکلیفوں کو دور کرنے کے لئے ہر قسم کی تکلیف وہ خود برداشت کرے اور بشاشت کرے اور آپ پر احسان جتائے بغیر کرے کیونکہ وہ خدا کا نوکر ہے آپ کا نوکر نہیں ہے اور خدا کا نوکر خدا کی رضا کے لئے ہی کام کرتا ہے کسی پر احسان رکھنے کے لئے کام نہیں کرتا لیکن اس کا یہ حال اور اس کا یہ فعل اس بات کی علامت نہیں ہے کہ اس کے اندر کوئی کمزوری ہے اور آپ اس کی کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھا سکتے ہیں وہ کمزور نہیں، خدا کے لئے اس کی گردن اور کمر ضرور جھکی ہوئی ہے لیکن خدا کی طاقت کے بل بوتے پر وہ کام کرتا ہے۔ ایک یا دو آدمیوں کا سوال ہی نہیں میں نے بتایا ہے کہ ساری دنیا بھی مقابلہ میں آجائے تو اس کی نظر میں کوئی چیز نہیں۔‘‘

(خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 494 خطبہ جمعہ 18 نومبر 1966ء)

’’ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ خلیفہ، اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے اگر بندوں پر اس کو چھوڑا جاتا تو جو بھی بندوں کی نگاہ میں افضل ہوتا اسے ہی وہ اپنا خلیفہ بنا لیتے لیکن خلیفہ خود اللہ تعالیٰ بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چنتا ہے جس کے متعلق دنیا سمجھتی ہے کہ اسے کوئی علم حاصل نہیں، کوئی رُوحانیت، اور بزرگی اور طہارت اور تقویٰ حاصل نہیں۔ اسے وہ بہت کمزور جانتے ہیں اور بہت حقیر سمجھتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ اس کو چن کر اس پر اپنی عظمت اور جلال کا ایک جلوہ کرتا ہے اور جو کچھ وہ تھا اور جو کچھ اس کا تھا اس میں سے وہ کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیتا اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے سامنے کلی طور پر فنا اور نیستی کا لبادہ پہن لیتا ہے اور اس کا وجود دنیا سے غائب ہو جاتا ہے اور خدا کی قدرتوں میں وہ چھپ جاتا ہے تب اللہ تعالیٰ اسے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیتا ہے اور جو اس کے مخالف ہوتے ہیں انہیں کہتا ہے مجھ سے لڑو اگر تمہیں لڑنے کی تاب ہے، یہ بندہ بیشک نحیف، کم علم، کمزور، کم طاقت اور تمہاری نگاہ میں طہارت اور تقویٰ سے عاری ہے لیکن اب یہ میری پناہ میں آ گیا ہے اب تمہیں بہر حال اس کے سامنے جھکنا پڑے گا۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس لئے کہ خدا تعالیٰ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ انتخابِ خلافت کے وقت اسی کی منشا پوری ہوتی ہے اور بندوں کی عقلیں کوئی کام نہیں دیتیں۔‘‘ (الفضل 17 مارچ 1967ء)

## ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ:

### ہر حالت میں امام کے پیچھے چلیں، امام آپ کی راہنمائی کے لئے بنایا گیا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’پس کامل بھروسہ اور کامل توکل تھا اللہ کی ذات پر کہ وہ خلافت احمدیہ کو کبھی ضائع نہیں ہونے دے گا ہمیشہ قائم و دائم رکھے گا، زندہ اور تازہ اور جوان اور ہمیشہ مہکنے والے عطر کی خوشبو سے معطر رکھتے ہوئے اس شجرۂ طیبہ کی صورت میں اس کو ہمیشہ زندہ و قائم رکھے گا جس کے متعلق وعدہ ہے اللہ تعالیٰ کا کہ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا ط (ابراہیم: 25و26) کہ ایسا شجرۂ طیبہ ہے جس کی جڑیں زمین میں گہری پیوست ہیں اور کوئی دنیا کی طاقت اسے اُکھاڑ کر پھینک نہیں سکتی۔ یہ شجرۂ خبیثہ نہیں ہے کہ جس کے دل میں آئے وہ اسے اٹھا کر اسے اکھاڑ کے ایک جگہ سے دوسری جگہ پھینک دے کوئی آندھی، کوئی ہوا اس (شجرہ طیبہ) کو اپنے مقام سے ٹلا نہیں سکے گی اور شاخیں آسمان سے اپنے رب سے باتیں کر رہی ہیں اور ایسا درخت نو بہار اور سدا بہار ہے۔ ایسا عجیب ہے یہ درخت کہ ہمیشہ نو بہار رہتا ہے کبھی خزاں کا منہ نہیں

دیکھتا۔ تُؤۡتِیۡۤ اُکُلَھَا کُلَّ حِیۡنٍۭ بِاِذۡنِ رَبِّھَا، ہرآن اپنے رب سے پھل پاتا چلا جاتا ہے اس پر کوئی خزاں کا وقت نہیں آتا اور اللہ کے حکم سے پھل پاتا ہے۔ اس میں نفس کی کوئی ملونی شامل نہیں ہوتی۔ یہ وہ نظارہ تھا جس کو جماعت احمدیہ نے پچھلے ایک دو دن کے اندر اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اپنے دلوں سے محسوس کیا اور اس نظارہ کو دیکھ کے رُوحیں سجدہ ریز ہیں خدا کے حضور حمد کے ترانے گاتی ہیں۔ پس دُکھ بھی ساتھ تھا اور حمد و شکر بھی ساتھ تھا اور یہ اکٹھے چلتے رہیں گے بہت دیر تک لیکن حمد اور شکر کا پہلو ایک ابدی پہلو ہے وہ ایک لازوال پہلو ہے وہ کسی شخص کے ساتھ وابستہ نہیں۔ نہ پہلے کسی خلیفہ کی ذات سے وابستہ تھا نہ میرے ساتھ ہے نہ آئندہ کسی خلیفہ کی ذات سے وابستہ ہے، وہ منصب خلافت کے ساتھ وابستہ ہے۔ وہ، وہ پہلو ہے جو زندہ و تابندہ ہے اس پر کبھی موت نہیں آئے گی انشاءاللہ تعالیٰ۔ ہاں ایک شرط کے ساتھ اور وہ شرط یہ ہے: وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔ کہ دیکھو اللہ تم سے وعدہ کرتا ہے کہ تمہیں اپنا خلیفہ بنائے گا زمین میں لیکن کچھ تم پر بھی ذمہ داریاں ڈالتا ہے۔ تم میں سے ان لوگوں سے وعدہ کرتا ہے جو ایمان لاتے ہیں اور عمل صالح بجالاتے ہیں۔ پس اگر نیکی کے اوپر جماعت قائم رہی اور ہماری دعا ہے اور ہمیشہ ہماری کوشش رہے گی کہ ہمیشہ ہمیش کے لیے یہ جماعت نیکی پر ہی قائم رہے۔ صبر کے ساتھ اور وفا کے ساتھ تو خدا کا یہ وعدہ بھی ہمیشہ ہمارے ساتھ وفا کرتا چلا جائے گا اور خلافت احمدیہ اپنی پوری شان کے ساتھ شجرۂ طیبہ بن کر ایسے درخت کی طرح لہلہاتی رہے گی جس کی شاخیں آسمان سے باتیں کر رہی ہوں۔''

(خطبہ جمعہ 11 جون 1982ء۔ خطبات طاہر جلد 1۔ صفحہ 3.4)

'' آئندہ انشاءاللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے کوئی بدخواہ اب خلافت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا اور جماعت اس شان سے ترقی کرے گی خدا کا یہ وعدہ پورا ہوگا کہ کم از کم ایک ہزار سال تک جماعت میں خلافت قائم رہے گی۔'' (خلاصہ خطبہ 18 جون 1982)

'' خلافت احمدیہ کی طاقت کا راز دو باتوں میں نظر آتا ہے ایک خلیفہ وقت کے اپنے تقویٰ اور ایک جماعت احمدیہ کے مجموعی تقویٰ میں جماعت کا جتنا تقویٰ من حیث الجماعت بڑھے گا احمدیت میں اتنی ہی زیادہ عظمت اور قوت پیدا ہوگی خلیفہ وقت ذاتی تقویٰ میں جتنا ترقی کرے گا اتنی ہی اچھی قیادت اور سیادت جماعت کو نصیب ہوگی یہ دونوں چیزیں بیک وقت ایک ہی شکل میں ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر ترقی کرتی ہیں''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جون 1982)

## ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ:

## اللہ تعالیٰ خلیفۂ وقت کے دل میں اپنی جماعت کا درد اِس طرح پیدا فرما دیتا ہے کہ وہ اُس درد کو اپنے درد سے زیادہ محسوس کرنے لگتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

'' ہمارا یہ ایمان ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ خود بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں ہوتا۔ جسے اللہ یہ کرتہ پہنائے گا کوئی نہیں جو اس کرتے کو اس سے اُتار سکے یا چھین سکے۔ وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چنتا ہے جسے لوگ بعض اوقات حقیر بھی سمجھتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اس کو چن کر اس پر اپنی عظمت اور جلال کا ایک ایسا جلوہ فرماتا ہے کہ اس کا وجود دنیا سے غائب ہو کر خدا تعالیٰ کی قدرتوں میں چھپ جاتا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ اسے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیتا ہے اور اپنی تائید و نصرت ہر حال میں اس کے شامل حال رکھتا ہے اور اس کے دل میں اپنی جماعت کا درد اس طرح پیدا فرما دیتا ہے کہ وہ اس درد کو اپنے درد سے زیادہ محسوس کرنے لگتا ہے اور یوں جماعت کا ہر فرد یہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ اس کا درد رکھنے والا، اس کے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا اس کا ہمدرد ایک وجود موجود ہے۔'' (روزنامہ الفضل 30 مئی 2003۔ صفحہ 2)

'' آپ میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ دعاؤں پر بہت زور دے اور اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ رکھے اور یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھے کہ اس کی ساری ترقیات اور کامیابیوں کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی ہے۔ وہی شخص سلسلہ کا مفید وجود بن سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو اس کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ جب تک آپ کی عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت رہیں گی اور آپ اپنے امام کے پیچھے پیچھے اس کے اشاروں پر چلتے رہیں گے اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت آپ کو حاصل رہے گی۔'' (روزنامہ الفضل 30 مئی 2003ء۔ صفحہ 2) ☆☆☆

'' اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں''

# ہمارا خلافت پہ ایمان ہے

ہمارا خلافت پہ ایمان ہے
یہ ملّت کی تنظیم کی جان ہے
اِسی سے ہر اِک مشکل آسان ہے
گریزاں ہے اِس سے جو نادان ہے
رہیں گے خلافت سے وابستہ ہم
جماعت کا قائم ہے اِس سے بھرم
نہ ہوگا کبھی اپنا اخلاص کم
بڑھے گا اِسی سے ہمارا قدم
خلافت سے زیر نگیں ہو جہاں
خلافت سے ملت ہمیشہ جواں
خلافت کا جب تک رہے گا قیام
نہ کمزور ہوگا ہمارا نظام
خلافت کا جس کو نہیں احترام
زمانے میں ہوگا نہ وہ شاد کام
تمنائیں اس سے ہیں اپنی جواں
ہے آسان اس سے ہر اِک امتحاں
خلافت سے زندہ دلوں میں خدا
خلافت غریبوں کا ہے آسرا
نہ کیوں جان و دل سے ہوں اِس پر فدا
اِسی کے ہے دم سے ہماری بقا

(میر اللہ بخش تسنیم)

## حضرت مولانا حکیم نورالدین
## خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا بلند روحانی مقام

نورِ دیں اک نور تھے مولیٰ کے بھی پیارے تھے وہ
مہدی ؑ موعود کی آنکھوں کے بھی تارے تھے وہ
اپنے اخلاص و وفا میں اس کا پہنچا تھا مقام
تھا توکل ابن کا ہر دم اپنے مولیٰ پر مدام
اپنے آقا کی اطاعت میں عجیب اک شان تھی
ان کی ہر اک چیز آقا پر سدا قربان تھی
ان کو مولیٰ نے خلافت کا دیا اعلیٰ مقام
ہوگئے پھر مرتبہ اور شان میں ذی احترام
عاشقِ قرآن تھے، دیں کے بہادر پہلواں
احمدیت کی صداقت کے تھے وہ روشنِ نشاں
وہ خلافت کی حفاظت میں رہے سینہ سپر
اپنی حکمت اور دعاؤں سے کیا سب دور شر
اپنے مولیٰ کے مقرب، اور تھے اس کے حبیب
وہ زمانے بھر میں تھے مشہور اک حاذق طبیب
سچے عاشق تھے وہ مہدیٔ موعود کے
وہ اطاعت میں فنا تھے مہدیٔ مسعود کے
ہے دعا مومن کی نور الدین پر ہوں رحمتیں
ان کے تربت پر خدا کے فضل کی ہوں بارشیں

(خواجہ عبدالمومن اوسلو ناروے)

# خطبہ جمعہ

## ہم احمدیوں کو یقین ہے کہ غلبہ انشاء اللہ تعالیٰ اسلام کا ہی ہونا ہے اور ہونا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے ذریعہ سے ہی ہے۔

## اسلام کے اس پیغام کو جو زندگی کا پیغام ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام صادق کی بیعت میں آ کر دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کی بھرپور کوشش کریں

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 19رفروری 2010ء بمطابق 19رتبلیغ 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدرالفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

ایک لفظ حَسِیْب ہے جس کے معنی لغات میں لکھے ہوئے ہیں، کہ حساب کرنے والا یا حساب لینے والا۔کافی اور حساب کے مطابق بدلہ لینے والا۔ یہ تمام خصوصیات کامل طور پر تو دنیا کے کسی انسان میں نہیں پائی جاسکتیں۔اگر ان باتوں میں کوئی کامل ذات ہوسکتی ہے تو وہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔اس لئے اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت اَلْحَسِیْب ہے۔پس یہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جس میں یہ بیان کردہ تمام خصوصیات پائی جاتی ہیں اور وہی ہے جو ہماری مختلف حالتوں کے پیشِ نظر اپنی اس صفت کا حسبِ ضرورت اظہار فرماتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں کئی آیات میں اس صفت کا اظہار فرمایا ہے۔اس وقت مَیں چند آیات پیش کروں گا جن میں اللہ تعالیٰ کے اَلْحَسِیْب ہونے کی صفت کا اظہار مختلف احکامات کے ساتھ یا تنبیہ کرتے ہوئے ہوا ہے۔

سب سے پہلے سورۃ نساء کی آیت نمبر 87 پیش کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا ۔اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا (النسآء:87)۔اور اگر تمہیں کوئی خیرسگالی کا تحفہ پیش کیا جائے تو اس سے بہتر پیش کیا کرو یا وہی لوٹا دو۔یقیناً اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔

اس آیت میں اسلامی احکامات کا ایک ایسا بنیادی حکم دیا گیا ہے جو نہ صرف اپنوں سے اچھے تعلقات کی ضمانت ہے بلکہ غیروں کے ساتھ تعلقات کے لئے اور ان تعلقات میں وسعت پیدا کرنے کے لئے ایک بیمثال نسخہ ہے۔اس آیت میں مسلمانوں کو ایک دوسرے کے لئے نیک جذبات کے اظہار کی نہ صرف تلقین فرمائی بلکہ فرمایا کہ اگر ملنے پر ایک شخص تمہارے لئے نیک جذبات کا اظہار کرے۔تمہیں سلام کہے۔ایک ایسی دعا تمہیں دے جو تمہاری دین و دنیا سنوارنے والی ہو تو تمہارا بھی فرض ہے کہ اس سے بڑھ کر اظہار کرو اور فرمایا کہ یہ تمہارا ایک ایسا اخلاقی اور معاشرتی فرض ہے کہ اگر اس کو انجام نہیں دو گے تو خدا تعالیٰ کے سامنے تمہیں اس کا جواب دینا ہوگا۔ یہ خوبی صرف اسلام میں ہے کہ ایک دوسرے سے ملنے کے وقت ایسے بامقصد الفاظ کے ساتھ جذبات کا اظہار ہے اور ایک دوسرے سے ملنے پر السلام علیکم کہنے کا حکم ہے کہ تم پر سلامتی ہو۔یعنی تم ہر قسم کی پریشانیوں اور مشکلات سے محفوظ رہو۔اب یہ دعا ایسی ہے کہ اگر دل کی گہرائی سے دوسرے کو دی جائے تو پیار، محبت اور بھائی چارے کے جذبات ابھرتے ہیں۔تمام قسم کی نفرتیں دُور ہوتی ہیں۔اسی طرح جسے سلام کیا جائے اسے حکم ہے کہ تم ان سلامتی کے الفاظ کا ان جذبات کا بہتر رنگ میں جواب دو اور بہتر شکل کیا ہے۔یہ کہ جب انسان وعلیکم السلام کہتا ہے تو اس کے لئے ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بھی کہے کہ تم پر اللہ کی رحمتیں بھی ہوں اور برکتیں بھی ہوں۔یا فرمایا کہ کم از کم اتنا ہی اظہار کردو جتنا تمہیں سلام میں پہل کرنے والے نے کیا ہے تو یہ عمل تمہیں جزا پہنچائے گا۔پس یہ ایک ایسا اصول ہے جو معاشرے میں امن پیدا کرتا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے زور سے اور بڑی شدت سے مسلمانوں کو تلقین فرمائی کہ سلام کو رواج دو۔ (صحیح بخاری کتاب الاستئذان باب افشاء السلام حدیث نمبر 6235)

اور صحابہ اس بارہ میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارہ میں اتنا خیال رہتا تھا اور کس طرح آپ سلام کے رواج کے لئے صحابہ کی تربیت فرماتے تھے، اس کا اظہار بعض احادیث سے ہوتا ہے۔

حضرت کلدہؓ بن حنبل بیان کرتے ہیں کہ مجھے صفوانؓ بن امیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ، ہرن کے بچے کا گوشت اور ککڑیاں دے کر بھیجا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ تحفہ دے دو۔مَیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بلا اجازت اور بغیر سلام کہے چلا گیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے باہر جاؤ۔پھر السلام علیکم کہہ کر اندر آنے کی اجازت مانگو تو پھر تم اندر آ سکتے ہو۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب کیف الاستئذان حدیث 5176)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں سوچا کہ چھوٹا ہے اگر اندر آ گیا تو کوئی حرج نہیں۔ بلکہ فوری تربیت فرمائی کہ اعلیٰ اخلاق ابتدا سے ہی بچوں کے ذہنوں میں پیدا کرنے ہیں۔ایک تو یہ کہ بلا اجازت کسی کے گھر میں نہیں جانا۔ ہمیشہ اجازت لے کر جانا چاہئے۔دوسرے اجازت کا بہترین طریق جو ہے وہ سلام کرنا ہے۔ایسے طریق سے اجازت چاہو جس سے محبت کی فضا پیدا ہو۔جس سے ایک دوسرے کے لئے تمہارے دل سے دعائیں نکلیں اور تمہیں بھی دعائیں ملیں اور یہ آپس میں دعاؤں کا سلسلہ چلے۔ جب ایک سلام کرنے والا دوسرے کو سلام کرتا ہے تو دوسرے شخص کی طرف سے بھی وہی سلام لوٹایا جاتا ہے۔تو یہ دعاؤں کا سلسلہ ہے۔

پھر آپ نے صحابہؓ کی مجبوری کے پیشِ نظر جب صحابہ کو بازار میں بیٹھنے کی اجازت دی تو راستے کے جو حقوق ہیں ان میں اس حق کے حکم کی بھی خاص طور پر تلقین فرمائی کہ پھر آنے جانے والوں کو سلام کرو۔

(صحیح بخاری کتاب الاستئذان باب قول اللہ تعالیٰ ''یاایھا الذین اٰمنوا لاتدخلوا بیوتا......حدیث نمبر 6229)

اس پر کیوں اتنا زور ہے؟ اس لئے کہ مومن ایک دوسرے کے امن کی ضمانت ہے۔اگر مسلمان غور کریں تو اسلام کی امن قائم کرنے والی تعلیمات میں سے یہی ایک حکم ہی امن، پیار اور محبت کی ضمانت بن جاتا ہے۔لیکن بدقسمتی سے اللہ تعالیٰ کے حکموں کو بھول کر مسلمان ہی مسلمانوں کی گردنیں کاٹ رہے ہیں۔

صحابہؓ اس کا کس طرح خیال رکھا کرتے تھے۔ایک دن ایک صحابی دوسرے صحابی کے پاس آئے اور کہا آؤ بازار چلیں۔ بازار گئے اور چکر کاٹ کر لوگوں کو مل کر واپس آ گئے ۔ کچھ خریدا نہیں۔ چند دنوں بعد پھر پہلے والے صحابی دوسرے صحابی کے پاس آئے کہ چلو بازار چلیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر تو کچھ خریدنا ہے تو پھر تو جاؤ اور اگر پچھلی دفعہ کی طرح تم نے چکر کاٹ کر ہی واپس آنا ہے تو اس کا فائدہ کیا؟ تو پہلے صحابی نے جواب دیا کہ مَیں تو اس لئے جاتا ہوں کہ بازاروں میں دوسروں کو سلام کروں۔ان کو دعائیں دوں اور ان سے دعائیں لوں۔اور سلام کو رواج دینے اور پھیلانے کے حکم پر عمل کروں۔

(المؤطا۔کتاب السلام باب جامع السلام حدیث 1793۔دارالفکر بیروت، طبع دوم 2002ء)

تو یہ تھا صحابہ کا حال کہ چھوٹے چھوٹے حکموں پر ایک فکر سے عمل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔احمدیوں کو خاص طور پر اس طرف توجہ دینی چاہئے اور بڑھ کر جواب دینے کی کوشش کرنی چاہئے۔اور یہی چیز ہے جو ہمارے اندر بھی ہمارے معاشرے میں بھی امن اور پیار کی فضا پیدا کرے گی۔ایک دوسرے کے جذبات کی طرف توجہ دلائے گی۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ تمہارے خیرسگالی کے جذبات اور امن کا پیغام پہنچانے کے اس عمل کی جزا دے گا۔ یہ ایسی چیز ہے جس کی تمہیں جزا ملے گی۔اگر محبت سے بڑھے ہوئے ہاتھ کو پکڑو گے، اگر دعاؤں کا جواب دعاؤں سے دو گے تو جزا پاؤ گے۔اگر اس کو ردّ کرو گے تو اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہو گے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں اس کا حساب لوں گا۔

اس زمانہ میں اب اس کا ایک دوسرا رخ بھی ہم دیکھتے ہیں۔سلامتی اور امن کی ضمانت بن کر اللہ تعالیٰ کی

طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے۔ آپ نے دنیا کی سلامتی اور حقیقی عمل کے لئے، دنیا کی خیر سگالی کے لئے بڑے درد سے اپنے لٹریچر میں اپنی کتب میں پیغام دیا ہے۔ لیکن عموماً دنیا نے، جس میں مسلمان بھی ایک بڑی تعداد میں شامل ہیں، اس کا نہ صرف جواب نہیں دیا بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف بجائے اچھا تحفہ لوٹانے کے دشنام طرازیوں اور گالیوں سے بھرپور وار آپ کی ذات پر کئے۔ باوجود آپ کے یہ کہنے کے کہ مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور تمہاری بھلائی کے لئے بھیجا گیا ہوں، تمہیں خدا تعالیٰ سے ملانے کے لئے بھیجا گیا ہوں، غیر مذاہب کے لوگوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں نے بھی آپ کی مخالفت کی۔ چاہئے تو یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو دنیا کی بھلائی کے لئے پیغام لائے تھے۔ اس کو ماننے والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے پورا کرنے کے مصداق بنتے۔ زمانہ کے امام کو بھی سلام پہنچاتے اور ان نیکیوں کو پھیلانے میں زمانہ کے امام کی مدد کرتے جو آنحضرتؐ نے قائم فرمائے اور اسلام کے غلبہ کے دن قریب لانے میں مددگار بنتے۔ لیکن اس کی بجائے، اس کے بالکل برعکس نام نہاد علماء کے پیچھے چل کر قرآن کے حکموں کو عامۃ المسلمین بالکل بھول گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو بھی بھول گئے۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ نہ صرف بھول گئے بلکہ سلامتی کے مقابلے میں شدّت پسندی کا مظاہرہ کیا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے اس پیغام کی ایک مثال پیش کرتا ہوں کہ کس طرح آپ کے اندر درد تھا۔ آپ کس طرح لوگوں کی خیر سگالی اور لوگوں کی ہمدردی چاہتے تھے۔

آپؑ فرماتے ہیں:- ’’آج مَیں نے اتمامِ حجت کے لئے یہ ارادہ کیا ہے کہ مخالفین اور منکرین کی دعوت میں چالیس اشتہار شائع کروں تا قیامت کو میری طرف سے حضرتِ احدیت میں یہ حجت ہو کہ مَیں جس امر کے لئے بھیجا گیا تھا اس کو مَیں نے پورا کیا۔ سو اب مَیں بکمال ادب وانکسار، حضرات علماءِ مسلمانان و علماءِ عیسائیاں و پنڈتاں ہندوان و آریان یہ اشتہار بھیجتا ہوں اور اطلاع دیتا ہوں کہ مَیں اخلاقی و اعتقادی و ایمانی کمزوریوں اور غلطیوں کی اصلاح کے لئے دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ اور میرا قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قدم پر ہے۔ انہی معنوں سے میں مسیح موعود کہلاتا ہوں کیونکہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ محض فوق العادت نشانوں اور پاک تعلیم کے ذریعہ سے سچائی کو دنیا میں پھیلاؤں۔ مَیں اس بات کا مخالف ہوں کہ دین کے لئے تلوار اٹھائی جائے اور مذہب کے لئے خدا کے بندوں کے خون کئے جائیں۔ اور مَیں مامور ہوں کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے ان تمام غلطیوں کو مسلمانوں میں سے دور کر دوں اور پاک اخلاق اور بُردباری اور حلم اور انصاف اور راست بازی کی راہوں کی طرف اُن کو بلاؤں۔ مَیں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ مَیں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ مَیں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول۔

میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ مَیں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے۔ اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر مَیں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولت مند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا۔ اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا۔ اور سچا ایمان اس پر لانا، اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا، اور سچی برکات اس سے پانا۔ پس اس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ مَیں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں اور وہ بھوکے مریں اور مَیں عیش کروں۔ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا۔ میرا دل ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہے۔ ان کی تاریکی اور تنگ گزرانی پر میری جان گھٹتی جاتی ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے ان کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہر ان کو اتنے ملیں کہ ان کے دامنِ استعداد پُر ہو جائیں‘‘۔

(اربعین نمبر 1، روحانی خزائن جلد نمبر 17 صفحہ 345-343)

یہ دیکھیں آپ نے کس عاجزی سے دنیا کے امن اور سلامتی کے لئے دنیا کی بھلائی کے لئے جذبات کا اظہار فرمایا ہے۔ دنیا کے حق کو پہچاننے کے لئے کس درد کا آپ نے اظہار فرمایا ہے تا کہ وہ تباہی سے بچیں۔ پس جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا (النسآء:87) کہ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔ یہ تو خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کس طرح ان مخالفین کا حساب لیتا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بات نہ ماننے والے ہیں بلکہ صرف بات نہ ماننے والے ہی نہیں بلکہ مخالفت میں بڑھے ہوئے ہیں اور حکومتیں بھی اس میں شامل ہیں۔ لیکن اگر مسلمان غور کریں اور جن مشکلات اور آفات سے گزر رہے ہیں اور بعض جگہ ذلّت و رسوائی کا بھی انہیں سامنا ہے۔ یہ بات ضرور خوف پیدا کرے گی بشرطیکہ غور کرنے کی عادت ہو اور عقل بھی ہو کہ کہیں اس دنیا میں ہی اللہ تعالیٰ نے حساب لینا تو شروع نہیں کر دیا؟ باوجود خیرِ اُمّت ہونے کے ہم غیروں کے آگے ہاتھ پھیلانے والے بن گئے ہیں۔ اور اس وجہ سے اسلام مخالف قوتیں مسلمانوں سے اور مسلمان حکومتوں سے اپنی مرضی کی باتیں منواتی چلی جا رہی ہیں۔

ہم احمدیوں کو یہ تو یقین ہے کہ غلبہ انشاء اللہ تعالیٰ اسلام کا ہی ہونا ہے اور ہونا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے ذریعہ سے ہی ہے۔ لیکن مسلمانوں کو شدت سے توجہ دلانا بھی احمدیوں کا کام ہے۔ یہ ان کی ذمّہ داری ہے کہ مسیح محمدی کے اس عاجزی اور امن اور سلامتی کے پیغام کو سمجھیں۔ مسیح محمدی کے نیک جذبات اور پیغام کو سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں بڑھ کر ان جذبات کو لوٹائیں اور لوٹانا یہی ہے کہ مسیح محمدی کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری ہو۔ اور یہ جیسا کہ مَیں نے کہا صرف اس صورت میں ممکن ہے۔ اور کامل اطاعت بھی اس صورت میں ہوگی جب اس کی جماعت میں شامل ہوں گے۔ پھر دیکھیں کہ مسلمانوں کو کس قدر طاقت ملتی ہے؟ پھر دیکھیں کہ ان کا کھویا ہوا وقار کس طرح قائم ہوتا ہے؟ اور اسلام کا محبت اور بھائی چارے کا پیغام کس تیزی سے دنیا میں پھیلتا ہے؟ اور جب یہ ہوگا تو یہ مسلمانوں کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم خیر سگالی کے پیغام کو جو آپ دنیا کی بھلائی کے لئے لے کر آئے تھے، اس کے اعلیٰ رنگ میں پھیلانے کی کوشش ہوگی۔ کاش کہ مسلمان اس نکتہ کو سمجھیں۔ اور ہم اسلام کے اس پیغام کو جو زندگی کا پیغام ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلامِ صادق کی بیعت میں آ کر دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کی بھرپور کوشش کریں۔ یہ ہمارا ہی فرض بنتا ہے اور یہی ہماری ذمہ داری ہے کیونکہ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے اس شدت سے درد رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اس بات کو بیان فرمایا ہے اور سورۃ توبہ کی ایک آیت میں فرمایا:

لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَاعَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ (سورۃ التوبہ:128) کہ یقیناً تمہارے پاس تمہی میں سے ایک رسول آیا۔ اسے بہت سخت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اٹھاتے ہو۔ (اور) وہ تم پر (بھلائی چاہتے ہوئے) حریص (رہتا) ہے۔ مومنوں کے لئے بے حد مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پس اس آیت میں مومنوں اور غیر مومنوں دونوں کے لئے آپ کے نیک جذبات کا ذکر فرمایا گیا۔

مَیں نے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو اقتباس پڑھا تھا۔ وہ اصل میں اپنے آقا و مطاع حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ایک جذبات کا اظہار تھا۔ یہاں دیکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انسانیت کے لئے درد اور نیک جذبات کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح بیان فرمایا ہے۔ غیر مسلموں اور کفار کو بھی فرمایا کہ یہ بات اس رسول یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نہایت صدمہ کا باعث بنتی ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان نہ لانے والوں کو مشکلات میں دیکھتے ہیں۔ باوجود اس کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم نے اس عظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ماننے والوں کو تکلیفیں پہنچانے، مارنے، قتل کرنے، کھانا پانی بند کرنے میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا لیکن پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل ان بیوقوفوں کے لئے، ان ظالموں کے لئے ان کی تکلیف میں اس طرح جوش مارتا ہے جس طرح ایک ماں کا دل اپنے بچے کو تکلیف میں دیکھتا ہے۔ کسی بھی قسم کی زیادتیاں اور سختیاں جو کفار کی طرف سے بجالائی جاتی رہیں۔ اس نے اس دلی ہمدردی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل سے دور نہیں پھینک دیا۔ یہ ہمدردی کا جذبہ ہی ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کافروں کو مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ اے کافرو اور منکرو! یہ دلی ہمدردی کا جذبہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے لئے فکر میں رکھتا ہے کہ کاش تم لوگ سیدھے راستے کی طرف آ جاؤ اور ہدایت پا جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچ جاؤ۔

پس یہی جذبہ آج کل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو ماننے والوں کی جماعت کا ہونا چاہئے کہ نہ صرف ایک لگن سے غیروں کو پیغام پہنچانے کی کوشش کریں بلکہ خاص دعاؤں سے اپنی ان کوششوں کیثمر آور ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کی جماعت میں آنا ہماری ایک بہت بڑی خوش قسمتی ہے۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق سلامتی اور خیر سگالی کے جذبات زمانہ کے امام کو پہنچانے والے ہیں۔ اور اس لحاظ سے اُن مومنوں میں شامل ہیں جو اپنے آقا کی سنت پر چلتے ہوئے دنیا کی ہمدردی میں نیکی کے راستے دکھانے والے ہیں۔ ان کو سیدھے راستے دکھانے کی کوشش میں ہیں اور اس مقصد کے لئے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالنے والے ہیں۔ ایک احمدی کا جان، مال وقت اور عزت کو قربان کرنے کا عہد اسی مقصد کے لئے ہے۔ دین کی وجہ سے آج اگر کوئی گھر سے بے گھر ہے تو وہ احمدی ہے۔

لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حال کا ذکر فرما کر اللہ تعالیٰ نے یہ فرما دیا کہ تمہارے سے زیادہ ظلم سہنے کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمدردی کے جذبات سے بھرے ہوئے تھے۔ اس لئے تم بھی کبھی اپنے اندر مخالفین کے لئے نفرتوں کے الاؤ نہ جلانا۔ کیونکہ تم زمانے کے امام پر ایمان لانے کی وجہ سے اُن لوگوں میں شامل ہو گئے ہو جن کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائیں کی تھیں اور تا قیامت حقیقی مومنوں کو یہ دعائیں پہنچتی رہیں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اپنے زمانہ کے مومنوں کے لئے رؤوف و رحیم نہیں تھے بلکہ آپ کی اندھیری راتوں کی دعائیں تا قیامت حقیقی مومنوں کو پہنچنے والی تھیں۔ اور ان دعاؤں سے حصہ لینے کے لئے اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق ہمیں بھی آپس میں مہربانی کے سلوک کو سامنے رکھنا چاہئے۔ اور مہربانی کا سلوک کرنا چاہئے۔ اور صَرفِ نظر کرتے ہوئے ہمیں اپنے بھائیوں کے لئے عفو اور رحم کے نمونے دکھانے ہوں گے تا کہ اُس معاشرہ کے قیام کی کوشش کر سکیں جس کی بنیاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالی تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:۔

’’جذب اور عقدِ ہمت ایک انسان کو اس وقت دیا جاتا ہے جبکہ وہ خدا تعالیٰ کی چادر کے نیچے آ جاتا ہے اور ظل اللہ بنتا ہے پھر وہ مخلوق کی ہمدردی اور بہتری کے لئے اپنے اندر ایک اضطراب پاتا ہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مرتبہ میں کل انبیاء علیہم اسلام سے بڑھے ہوئے تھے اس لئے آپ مخلوق کی تکلیف دیکھ نہیں سکتے تھے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ۔ یعنی یہ رسول تمہاری تکالیف کو دیکھ نہیں سکتا‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 341 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

فَاتَّبِعُوْنِیْ کے حکم کے تحت اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق ہمارا بھی یہ فرض بنتا ہے کہ اس سوچ اور جذبات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں اور دنیا کو فیض پہنچانے کی حتی المقدور کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ توبہ کی آخری آیت میں پھر بیان فرمایا ہے کہ اے نبی! تیرا ہمدردی کرنا، تیرا پیغام پہنچانا، نہ ماننے والوں پر، کفار پر اگر کوئی اثر نہیں ڈالتا اور اپنی زیادتیوں اور ظلموں اور استہزاء میں اگر وہ بڑھتے رہیں اور تیری باتوں کو توجہ سے نہ سنیں اور اس کی طرف توجہ نہ دیں، پیٹھ پھیر کر چلے جائیں تو تُو کہہ دے اللہ مجھے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ (التوبۃ:129)۔ پس اگر وہ پیٹھ پھیر لیں تو کہہ دے میرے لئے اللہ کافی ہے۔ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اسی پر میں توکّل کرتا ہوں اور وہ عرشِ عظیم کا رب ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس انکار کا اور منہ پھیر کر چلے جانے والوں کا کوئی نقصان نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرما دیا ہے۔ کیونکہ وہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔ اور مذاہب کی تاریخ یہی بتاتی ہے کہ نہ ماننے والے، منہ پھیر کر چلے جانے والے ہی آفات اور تباہی کا منہ دیکھتے ہیں۔ انبیاء کو تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ان کے لئے تو اللہ کافی ہوتا ہے۔ وہ تو خدائے واحد کے نمائندہ ہوتے ہیں اور اسی طرح حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نمائندہ ہیں۔ اور آپ خاتم الانبیاء ہیں جن پر شریعت کامل ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ الزام بھی لگایا گیا کہ نعوذ باللہ آپ اپنی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں آپ کا جواب ریکارڈ کر دیا کہ مجھے تو کوئی ضرورت نہیں۔ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ وہ عرشِ عظیم کا ربّ ہے اور مَیں اپنے تخت کے لئے نہیں بلکہ اس عرشِ عظیم کے ربّ کے تخت کے قائم کرنے کے لئے کوشش کر رہا ہوں۔ مَیں اپنی کسی طاقت کے اظہار کے لئے تمہیں اپنی طرف نہیں بلا رہا بلکہ اس خدا کی طرف بلا رہا ہوں جو عرشِ عظیم کا ربّ ہے۔ مَیں تو اس رب العالمین کا عاشق ہوں۔ مجھے دنیا کی عارضی بادشاہتوں سے کیا؟ نہ عرب میں، نہ کہیں اَور مجھے کسی جگہ بھی دنیا کی حکومت کی ضرورت نہیں۔ بلکہ مَیں تو خدا تعالیٰ کی حکومت قائم کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں اور وہی قائم کروں گا۔ کیونکہ وہ حکومت جو دنیا میں قائم ہوگی تو میری حکومت خود بخود قائم ہو جائے گی۔ لیکن دنیاوی تختوں پر نہیں بلکہ مومنین کے دلوں پر قائم ہوگی۔ اور دنیا نے دیکھا کہ کس طرح آپ کی حکومت لوگوں کے دلوں پر قائم ہوئی۔ اور کس طرح آج اس زمانہ میں مسیح محمدی کے ذریعے دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا فرما رہا ہے؟ اور آج مسیح محمدی کے ماننے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور جس طرح ہمارے آقا نے فرمایا تھا کہ حَسْبِیَ اللّٰہُ کہ میرے لئے اللہ کافی ہے، یہی نظارے اپنے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ہم دیکھ رہے ہیں۔ اور تمام تر مخالفتوں کے باوجود حَسْبِیَ اللّٰہ کی ایک نئی شان ہم دیکھتے ہیں۔ اور یہ سب اس لئے ہے کہ ہم اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو ہی آگے پھیلانے والے ہیں۔ اسی شریعت کو آگے پھیلانے والے ہیں جو آپؐ لائے تھے۔ اسی قرآنِ کریم کے حکموں کے مطابق اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پھیلانے والے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اترا تھا تا کہ دنیا میں پیار، محبت اور بھائی چارے کی فضا پیدا ہو تا کہ دنیا اپنے پیدا کرنے والے خدا پر یقین قائم کرے، تا کہ دنیا میں حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا ہو اور سلامتی کی فضا ہر طرف قائم ہو۔ اور اس مقصد کے لئے حضرت مسیح موعودؑ اس زمانے میں تشریف لائے تھے۔ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں۔ اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں۔ اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ نہ محض قال سے ان کی کیفیت بیان کروں‘‘۔ (یعنی اپنی حالت میں ایسی تبدیلیاں پیدا کر کے دنیا کو دکھاؤں کہ اس طرح ایک صحیح مومن ہوتا ہے۔ صرف باتوں سے نہ ہو۔ اور یہی چیز ہے جو ہر احمدی میں پیدا ہونی چاہئے کہ اس کی صرف باتیں نہ ہوں۔ تبلیغ کے ساتھ اس کی اپنی حالت بھی ایسی ہو کہ یہ نظر آئے کہ حقیقی مومن بننے کی کوشش کی جا رہی ہے)۔

فرمایا: ’’اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کی شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اَب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے‘‘۔ (لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 180)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس اہم مقصد کے حصول کے لئے تمام تر صلاحیتیں اور استعدادیں بروئے کار لانے والے ہوں۔ دنیا کے خوف ہم سے دور رہیں دنیا کی لالچیں ہم سے دور رہیں۔ اور اس مقصد کے حصول کے لئے ہم کوشش کرتے چلے جائیں جس کے لئے حضرت مسیح موعودؑ آئے تھے اور جس کو ابھی مَیں نے بیان کیا ہے۔ اور حَسْبِیَ اللّٰہ اور عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ ہمیشہ ہمارے پیشِ نظر رہے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

## عظمتِ خلافت

یہ عزت ، آبرو، عظمت، خلافت کے ہی دم سے ہے
ہر اِک پہلو سے عافیت خلافت کے ہی دم سے ہے
کیا ممتاز جو ہم کو خدا نے آج قوموں میں
تو یہ ممتاز حیثیت خلافت کے ہی دم سے ہے
جو احکامات خالق کے ہیں خلقت پر خلافت کے
تو اس کی ارفع اِک صورت خلافت کے ہی دم سے ہے
ہے جس میں استقامت حوصلہ اور بے پناہ جرأت
وہ ایسی معتبر خلقت خلافت کے ہی دم سے ہے
حکم ہو خشک دریا کو اُمڈ آئے کناروں تک
بھلی تعمیل کی صورت خلافت کے ہی دم سے ہے
خدا نے حضرتِ انساں کو جو یہ مرتبہ بخشا
تو اس کا ظرف اور ہمت خلافت کے ہی دم سے ہے
رہِ ایثار پر مسعودؔ ہم اب بھی درخشاں ہیں
یہ عزت اور یہ سطوت خلافت کے ہی دم سے ہے

(مسعود احمد چودھری، لاہور۔ پاکستان)

## ضروری اعلان بسلسلہ ماہانہ کارگزاری رپورٹ

جماعت احمدیہ ہندوستان کے امراء صاحبان وصدر صاحبان کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس شوریٰ کے موقعہ پر آپ حضرات کو توجہ دلائی گئی تھی کہ ہر ماہ ماہوار رپورٹ فارم کارکردگی سیکرٹریان جماعت سے تکمیل کروا کر باقاعدگی سے بھجوایا کریں۔ اس موقع پر نمائندگان مجلس شوریٰ (زونل امراء وصدران) کو نظارت علیاء کی طرف سے ماہوار رپورٹ فارم بھی دیئے گئے تھے جو کہ تا حال چند جماعتوں کے سوائے کسی نے بھی تکمیل کر کے نہیں بھجوائے۔ بطور یاد دہانی توجہ دلائی جاتی ہے کہ اگر کسی کے پاس ماہوار رپورٹ فارم نہیں پہنچ سکے تو وہ بذریعہ ڈاک نظارت علیاء سے منگوالیں۔ لیکن ماہوار رپورٹ بھجوانے میں تاخیر نہ کریں۔ اپنے ہاں اس کی فوٹو کاپی بھی حسب ضرورت کروا سکتے ہیں۔ امید ہے کہ زونل امراء، امراء اور صدر صاحبان اس طرف خصوصی توجہ دیکر ممنون فرماویں گے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

## مجلس انصار اللہ بھارت کے ۳۳ ویں سالانہ اجتماع کی منظوری

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مجلس انصار اللہ بھارت کے ۳۳ ویں سالانہ ملکی اجتماع کی منظوری عنایت فرمادی ہے۔ سالانہ اجتماع قادیان دارالامان میں مورخہ ۱۵۔۱۶۔۱۷/اکتوبر بروز جمعۃ المبارک ہفتہ اتوار کو منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ جملہ انصار حضرات ابھی سے اس مبارک اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کیلئے تیاریاں شروع کر دیں۔ نیز اجتماع کی کامیابی کیلئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔ (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

## تقریب رختصانہ

مورخہ ۲۲/اپریل ۲۰۱۰ء کو احمدیہ گراؤنڈ میں مکرم سیٹھ نثار احمد صاحب چنتہ کنٹہ۔ آندھرا پردیش کی دختر عظمی فرحین صاحبہ کی تقریب رختصانہ عمل میں آئی۔ اس سے قبل نکاح ہمراہ عزیز محمود احمد صاحب عامر ابن مکرم اختر حسین صاحب ساکن ننگل قادیان ہو چکا ہے بعد نماز مغرب محترم قائم مقام امیر صاحب قادیان نے تلاوت اور نظم کے بعد دُعا کرائی۔ بعد نماز عشاء سیٹھ نثار احمد صاحب کی طرف سے کھانے کا اہتمام کیا گیا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے باعث برکت کرے۔ (آمین)۔ اس خوشی کے موقع پر موصوف نے پانچ صدر روپے اعانت بدر ادا کئے ہیں۔ (نصیر احمد خادم، نزیل قادیان)

## درخواست دُعا

☆......محترم میر احمد صاحب افضل شکاگو امریکہ سے اپنی اور اپنی اہلیہ کی صحت وسلامتی نیز مشکلات پریشانیوں کے ازالہ کیلئے کاروبار میں ترقی اور برکت کیلئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست ہے۔

(صفیہ بیگم اہلیہ حبیب احمد صاحب خادم قادیان)

☆......مکرم سرور احمد صاحب بنگالی معلم سلسلہ امرتسر اپنے والدین، بھائی بہنوں کی صحت سلامتی، دینی دنیاوی ترقیات کے اور خدمت دین کی توفیق پاتے چلے جانے کیلئے اور تمام نیک خواہشات کی تکمیل کیلئے دُعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ (اعانت بدر ۱۰۰ روپے) (منیجر بدر قادیان)

# خطبہ جمعہ

## خدا تعالیٰ کی صفت حسیب کا مزید بیان

**چاہے کوئی انفرادی طور پر کسی یتیم کا نگران ہے یا جماعت کسی یتیم کی نگرانی کر رہی ہے اس کی تعلیم و تربیت کا مکمل جائزہ اور دوسرے معاملات میں اس کی تمام تر نگرانی کی ذمہ داری ان کے نگرانوں پر ہے۔**

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں بھی یتیموں کی پرورش کا خیال رکھا جاتا ہے۔ افریقہ اور بعض اَور ممالک میں جماعت احمدی یتیم بچوں کے علاوہ غیر از جماعت اور عیسائیوں کے بچوں کا بھی خرچ برداشت کرتی ہے۔

**پاکستان میں احمدی یتامیٰ کی خبرگیری کی تحریک کا اعادہ۔**

**اگر انگلستان، یورپ، امریکہ، کینیڈا میں آباد پاکستانی احمدی اپنے گھر کے افراد کے حساب سے فی کس سات سے دس پاؤنڈ سالانہ بھی دیں تو پاکستان میں کفالت یتامیٰ کمیٹی کا ایک بڑا بوجھ کم ہو سکتا ہے۔**

پاکستانی احمدیوں کے علاوہ جو احمدی حصہ لینا چاہیں وہ بھی بے شک حصہ لے سکتے ہیں۔ ان کی رقموں سے افریقہ کے بعض غریب ملکوں یا قادیان میں خرچ ہو سکتا ہے۔

**پاکستان کے احمدی جو مخیّر اور صاحب حیثیت ہیں وہ بھی یتیموں کے فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔**

**یتیموں کی تعلیم و تربیت اور ان کے اموال کی حفاظت سے متعلق قرآن مجید و احادیث نبویہ کے حوالہ سے تفصیلی بیان اور احباب جماعت کو یتامیٰ کی خبرگیری کی تاکید۔**

**اگر کوئی اپنے وسائل سے یتیم کی تعلیم و تربیت کے حقوق ادا نہیں کر سکتا اور جماعت کی مدد کی ضرورت ہے تو اسے چاہئے کہ جماعت کو آگاہ کرے۔**

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 26 رفروری 2010ء بمطابق 26 رتبلیغ 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

وَابْتَلُوْا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوْا النِّكَاحَ- فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ- وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا- وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ- فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ- وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا (النساء:7)

گذشتہ خطبہ میں مَیں نے ایک قرآنی حکم کی طرف توجہ دلائی تھی جو اگر اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے بجا لایا جائے تو معاشرے کے امن کی ضمانت بن جاتا ہے۔ اور چونکہ اس حکم کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حَسِیْب ہونے کا ذکر فرمایا۔ اس لئے یہ ہر مسلمان کے لئے تنبیہ ہے کہ اگر اس اہم حکم یعنی ایک دوسرے پر سلامتی بھیجنے پر عمل نہیں کرو گے تو خدا تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہو گے۔

بہرحال اسی تسلسل میں ایک دوسرا اہم حکم جو نہ صرف حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے ایک اہم حکم ہے بلکہ معاشرے کے امن اور نفرتوں کو مٹانے کے لئے بھی بہت اہم ہے۔ اور یہ حکم سورۃ نساء کی ساتویں آیت میں ہے جس کی مَیں نے ابھی تلاوت کی ہے۔ اس کے آخر میں بھی خدا تعالیٰ نے اپنے حسیب ہونے کے حوالے سے تنبیہ فرمائی ہے کہ اگر اس حکم کو نہیں بجا لاؤ گے تو خدا تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہو گے۔

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اور یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں۔ پس اگر تم ان میں عقل کے آثار محسوس کرو تو ان کے اموال ان کو واپس کر دو۔ اور اس ڈر سے اسراف اور تیزی کے ساتھ ان کو نہ کھاؤ کہ کہیں وہ بڑے نہ ہو جائیں۔ اور جو امیر ہو، اس کو چاہئے کہ وہ ان کا مال کھانے سے کلیۃً احتراز کرے۔ ہاں جو غریب ہو وہ مناسب طور پر کھائے۔ پھر جب تم ان کی طرف ان کے اموال لوٹاؤ، تو ان پر گواہ ٹھہرا لیا کرو۔ اور اللہ حساب لینے کے لئے کافی ہے۔

یتیموں کے بارہ میں یہ بعض احکامات ہیں کہ ان سے کس طرح کا سلوک کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شروع ہی اس طرح فرمایا ہے کہ وَابْتَلُوْا الْيَتٰمٰى کہ یتیموں کو آزماتے رہو۔ آزمانا کیا ہے؟ کس طرح آزمانا ہے؟ یہی کہ تمہارے سپرد جو یتیم کئے گئے ہیں ان کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھو۔ انہیں لاوارث سمجھ کر ان کی تربیت سے غافل نہ ہو جاؤ، ان کی تعلیم سے غافل نہ ہو جاؤ بلکہ انہیں اچھی تعلیم و تربیت مہیا کرو۔ اور جس طرح اپنے بچوں کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیتے رہتے ہو، اُن کے بھی جائزے لو کہ تعلیمی اور دینی میدان میں وہ خاطر خواہ ترقی کر رہے ہیں یا نہیں؟ پھر جس تعلیم میں وہ دلچسپی رکھتے ہیں اس کے حصول کے لئے ان کی بھرپور مدد کرو۔ یہ نہیں کہ اپنا بچہ اگر پڑھائی میں کم دلچسپی لینے والا ہے تب اس کے لئے تو ٹیوشن کے انتظام ہو جائیں، بہتر پڑھائی کا انتظام ہو جائے اور اس کی پڑھائی کے لئے خاص فکر ہو اور یتیم بچہ جس کی کفالت تمہارے سپرد ہے وہ اگر آگے بڑھنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے تب بھی اس کی تعلیم پر، اس کی تربیت پر کوئی نظر نہ رکھی جائے۔ نہیں! بلکہ اس کی تمام تر صلاحیتوں کو بھرپور طور پر اجاگر کرنے کی کوشش کی جائے۔ یہ اصل حکم ہے۔ اور جتنی بھی اس کی استعدادیں اور صلاحیتیں ہیں اس کے مطابق اس کو موقع میسر کیا جائے کہ وہ آگے بڑھے اور مستقبل میں اپنے پاؤں پر کھڑا ہو۔ کبھی اسے یہ خیال نہ ہو کہ مَیں یتیم ہونے کی وجہ سے اپنی استعدادوں کے صحیح استعمال سے محروم رہ گیا ہوں۔ اگر میرے ماں باپ زندہ ہوتے تو مَیں اس وقت سبقت لے جانے والوں کی صف میں کھڑا ہوتا۔

پس چاہے کوئی انفرادی طور پر کسی یتیم کا نگران ہے یا جماعت کسی یتیم کی نگرانی کر رہی ہے اس کی تعلیم و تربیت کا مکمل جائزہ اور دوسرے معاملات میں اس کی تمام تر نگرانی کی ذمہ داری ان کے نگرانوں پر ہے۔ اور پھر یہ جائزہ اس وقت تک رہے جب تک کہ وہ نکاح کی عمر تک نہ پہنچ جائیں۔ یعنی ایک بالغ ہونے کی عمر تک نہ پہنچ

جائیں۔ ایک بالغ اپنے اچھے اور بُرے ہونے کی تمیز کرسکتا ہے۔ اگر بچپن کی اچھی تربیت ہوگی تو اس عمر میں وہ معاشرے کا ایک بہترین حصہ بن سکتا ہے۔ لیکن یہاں بھی دیکھیں کہ کتنی گہرائی سے ایک اور سوال کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ صرف بالغ ہونا کسی کو اس قابل نہیں بنادیتا کہ اگر اس کے ماں باپ نے کوئی جائیداد چھوڑی ہے تو اس کو صحیح طور پر سنبھال بھی سکے۔ یہاں عاقل ہونا بھی شرط ہے یعنی ذمہ داری کا احساس اور اس دولت کے صحیح استعمال کا فہم ہونا بھی ضروری ہے۔ اس لئے فرمایا کہ ان کی عقل کا جائزہ بھی لو۔ اگر تو ایک بچہ جوانی کی عمر کو پہنچنے تک اپنی پڑھائی میں بھی اور دوسری تربیت میں بھی، اپنے اٹھنے بیٹھنے میں بھی، چال ڈھال میں بھی عمومی طور پر بہتر نظر آرہا ہے اس کی عقل بھی صحیح ہے تو ظاہر ہے اس کے سپرد اس کا مال کیا جائے۔ اس لئے کہ وہ حق دار بنتا ہے کہ اس کو اس کا ورثہ لوٹایا جائے۔ وہ خود اس کو سنبھالے یا اس کو آگے بڑھائے یا جو بھی کرنا چاہتا ہے کرے۔ لیکن اگر کوئی باوجود بالغ ہونے کے دماغی طور پر اتنی صلاحیت نہیں رکھتا کہ اپنے مال کی حفاظت کرسکے تو پھر اس کے مال کی حفاظت کرو۔ اس کے نگران کی ذمہ داری لگائی گئی ہے کہ پھر تم اس مال کی نگرانی کرو۔ اور ضرورت کے مطابق اس کے خرچ ادا کرو۔ لیکن اس عرصہ میں بھی جوں جوں اس کی عمر بڑھ رہی ہے، بعضوں کو ذرا دیر سے سمجھ آتی ہے، اسے مالی امور کے جو نشیب و فراز ہیں وہ سمجھاتے رہو تا کہ وہ کسی نہ کسی وقت پھر اپنا مال سنبھال سکے۔ بعض معاملات میں بعض بظاہر کمزور سمجھ رکھنے والے ہوتے ہیں ہر چیز کو پوری طرح نہیں سنبھال سکتے۔ لیکن مَیں نے دیکھا ہے کہ اس کے باوجود ان کو پیسے کا استعمال اور پیسے کا رکھنا بڑا اچھا آتا ہے۔ سوائے اس کے کہ بالکل کوئی فاتر العقل ہو۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ بیوقوف ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں جَھلاّ ہے۔ لیکن وہ جَھلاّ بھی ایسے ایسے کاروبار کرتا ہے کہ بڑے بڑے پڑھے لکھے نہیں کر رہے ہوتے۔

پھر فرمایا کہ جو نگران بنائے گئے ہیں وہ اس یتیم کے ماں باپ کی جائیداد کے استعمال میں اسراف سے کام نہ لیں۔ یعنی ان یتیموں پر ان کے ماں باپ کی جائیداد یا رقم میں سے اس طرح خرچ نہ کرو جس کا کوئی حساب کتاب ہی نہ ہو۔ اور بہانے بنا کر اس رقم سے ان یتیموں کے اخراجات کے نام پر خود فائدہ اٹھاتے رہو۔ اور یہ کوشش ہو کہ ان یتیموں کی رقم سے جتنا زیادہ سے زیادہ اور جتنی جلدی مَیں فائدہ اٹھالوں، بہتر ہے۔ کیونکہ اگر وہ بڑے ہوگئے تو پھر ان کی جائیداد ان کے سپرد کرنی پڑے گی، یا اگر کوئی ظالم ہے تو وہ خود لڑ کر بھی لے لیں گے۔ کئی معاملات ایسے ہوتے ہیں کہ بڑے ہونے تک لوگ ان کی جائیدادیں سنبھالے رکھتے ہیں اور آخر پھر عدالتوں میں یا قضا میں جا کر جائیداد ان کو واپس ملتی ہے۔ بہرحال فرمایا کہ اگر تمہاری نیتیں خراب ہوئیں تو تمہیں حساب دینا پڑے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کسی بدنیت یا ظالم کے ظلم کو روکنے کے لئے مزید پابندی لگادی کہ جو امیر ہے اور یتیم کو پالنے کا خرچ برداشت کرسکتا ہے اس کی خوراک، لباس، تعلیم و تربیت کے لئے اچھا انتظام کرسکتا ہے اس کے لئے یہی لازمی ہے کہ وہ یتیم کی جائیداد میں سے کچھ خرچ نہ لے بلکہ اپنے پاس سے اپنی جیب سے خرچ کرے۔ یَسْتَعْفِفْ کا مطلب ہی یہ ہے کہ کبھی دل میں یہ خیال بھی آئے کہ کچھ خرچ کرلوں تو تب بھی اس خیال کو جھٹکے اور کوشش کرکے اپنے آپ کو ایسی حرکت اور ظلم سے بچائے، اور شیطانی خیالات کو نکال کر باہر پھینکے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف جو بھی حکم دل میں آئے گا وہ شیطانی خیال ہوگا۔ پس صاحب ثروت کے لئے تو یہ حکم ہے کہ وہ یتیم کی پرورش اپنی جیب سے کرے۔ چاہے نابالغ یتیم کے والدین جتنی بھی جائیداد اس کے لئے چھوڑ گئے ہوں۔ فرمایا، جو غریب ہیں، اتنی مالی کشائش نہیں رکھتے کہ اپنے گھریلو اخراجات کے ساتھ کسی یتیم کے اخراجات اور اس کی اچھی تعلیم وغیرہ کا خرچ برداشت کرسکیں تو ان کے لئے جائز ہے کہ وہ یتیم کے لئے اس کے والدین کی طرف سے چھوڑی گئی جائیداد میں سے اس کے اوپر خرچ کریں۔ لیکن یہ خرچ بہت احتیاط سے ہو اور مناسب ہو اور اس کا حساب رکھا ہو۔ یہ نہیں کہ یتیم پر خرچ کے ساتھ ساتھ اپنے گھر کا بھی خرچ کرنا شروع کردو کہ مَیں نے اسے اپنے گھر میں رکھا ہوا ہے اس لئے اب مَیں خرچ کرنے کا حق رکھتا ہوں۔ اس کی رہائش یا بجلی پانی کا خرچ بھی اس میں شامل کردوں۔ بعض کنجوس یا بدنیت ایسے ہوتے ہیں جو اس حد تک بھی چلے جاتے ہیں۔

یتیم کو پالنے کی کتنی اہمیت ہے، اس کے بارہ میں ایک حدیث میں آتا ہے کہ عمرو بن شعیب اپنے دادا کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میرے پاس مال نہیں ہے مگر ایک یتیم کا کفیل ہوں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ اپنے زیرِ کفالت یتیم کے مال سے صرف اسی قدر کھاؤ کہ نہ اسراف ہو، نہ فضول خرچی ہو۔ اور نہ ہی اس کے مال سے اپنا ذاتی مال بڑھاؤ۔ اسی طرح یہ بھی نہ ہو کہ اس کے مال سے اپنا مال بچاؤ۔ (مسند احمد بن حنبل۔ جلد 2 صفحہ 215-216۔ مطبوعہ بیروت)

یعنی یہ نہ ہو کہ تم اس کے مال کو اپنے مال کے ساتھ تجارت میں لگادو اور منافع کھاتے رہو کہ اصل سرمایہ تو اس کا محفوظ ہے۔ فرمایا جو منافع آرہا ہے اس سے اپنا مال بڑھاتے جاؤ۔ اور نہ یہ ہو کہ اپنا مال بچائے رکھو اور اس کے مال میں سے اپنے پر بھی خرچ کرتے جاؤ اور اس پر بھی خرچ کرتے جاؤ۔ دونوں صورتوں کو منع فرمایا ہے۔

پھر ایک حکم یہ ہے کہ تم نے یتیم پر مالی کشائش رکھتے ہوئے اگر نہیں بھی خرچ کیا یا مالی کشائش نہ رکھتے ہوئے خرچ کیا بھی ہے تب بھی جب وہ یتیم بالغ اور عاقل ہوجائے اور جب تم اس کا مال اسے لوٹانے لگو تو پورے حساب کتاب کے ساتھ اسے لوٹاؤ کہ یہ جائیداد تھی۔ بلکہ یہ بات زیادہ مستحسن ہے کہ اس کے مال کو تجارت میں بھی لگادو اور بڑھاؤ اور حساب کتاب دیتے ہوئے یہ بتاؤ کہ یہ تمہارا اصل سرمایہ تھا، یا یہ جائیداد تھی یا یہ رقم تھی اور اس پر اتنا منافع ہوا ہے اور یہ جو ٹوٹل منافع اور اصل زر ہے وہ تمہیں واپس لوٹا رہا ہوں۔

اسی طرح اگر کسی غریب نے اُس مال میں سے یتیم کی پرورش کے لئے خرچ کیا ہے تو بلوغ کو پہنچنے پر ایک ایک پائی کا تمام حساب کتاب اسے دو۔ اور یہ حساب کتاب دیتے وقت گواہ بھی بنالیا کرو تا کہ کسی وقت بھی بدظنی پیدا نہ ہو۔ یتیم کے دل میں کبھی رنجش نہ آئے۔ کیونکہ بعض دفعہ، بعد میں، یتیم کے دل میں وسوسے بھی آسکتے ہیں۔ یا بعض اوقات بعض لوگ یتیموں کے ہمدرد بن کر اس کے دل میں وسوسے ڈال سکتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت کو سامنے رکھتے ہوئے کہا کہ جب بھی یتیم کا مال لوٹاؤ تو پورا حساب دو اور اس میں گواہ بنالو۔ کیونکہ یہ نگران کو بھی کسی ابتلاء سے بچانے کے لئے ضروری ہے اور یتیم کو بھی کسی بدظنی سے بچانے کے لئے ضروری ہے۔ پس جس تفصیل سے قرآن کریم میں یتیموں کے حقوق کے بارہ میں حکم دیا گیا ہے، کہیں اور نہیں دیا گیا۔ کسی اور شرعی کتاب میں نہیں دیا گیا۔ اسی ایک آیت میں تقریباً سات بنیادی باتیں بیان کی گئی ہیں۔

پہلی بات یہ کہ یتیموں کو آزماتے رہو۔ ان کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دو۔ اور دیکھو کہ ترقی کی طرف قدم بڑھ رہے ہیں کہ نہیں۔

دوسری بات یہ کہ اُن کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص طور پر ان کے بالغ ہونے تک توجہ رہے۔ یہ نہیں کہ راستے میں چھوڑ دینا ہے۔

تیسری بات یہ کہ جب بھی وہ اپنے مال کی حفاظت کے قابل ہوجائیں تو ان کا مال انہیں فوری طور پر واپس لوٹا دو۔

چوتھی بات یہ کہ یتیم کا مال صرف اُس پر خرچ کرو۔ تم نے اس سے مفاد نہیں اٹھانا۔

اور پانچویں بات یہ کہ امیر آدمی اگر کسی یتیم کی پرورش کر رہا ہے تو اس کے لئے بالکل جائز نہیں کہ وہ یتیم کی پرورش کے لئے اس یتیم کے مال میں سے کچھ لے۔

اور چھٹی بات یہ کہ غریب جس کے وسائل نہیں ہیں اور وہ کسی یتیم کا نگران بنایا جاتا ہے تو اس کو یتیم کے مال میں سے مناسب طور پر خرچ کرنے کی اجازت ہے۔

اور ساتویں بات یہ کہ جب مال لوٹاؤ تو اس پر گواہ بنالو۔ تا کہ نہ تمہاری نیت میں کبھی کھوٹ آئے، نہ تم پر کبھی کوئی الزام لگے اور نہ یتیم کے دل میں بدظنی پیدا ہو۔

اور آخر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ہر وقت دیکھ رہا ہے۔ اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ تمہاری نیتوں کا بھی اسے پتہ ہے۔ اس لئے یاد رکھو کہ اگر یہ حساب کتاب نہیں رکھو گے تو پھر تمہارا بھی ایک دن حساب ہونا ہے۔ تم سے ایک ایک پائی کا حساب لیا جائے گا۔

قرآنِ کریم میں متعدد جگہ یتیم کی پرورش اور اس سے حسنِ سلوک کا حکم ہے۔ اور ان کے مال کی حفاظت کی تاکید کی گئی ہے۔ ایک جگہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے سورہ بنی اسرائیل کی آیت 35 ہے کہ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ حَتّٰی یَبْلُغَ اَشُدَّہٗ۔ وَاَوْفُوْا بِالْعَھْدِ۔ اِنَّ الْعَھْدَ کَانَ مَسْئُوْلًا (بنی اسرائیل:35) اور یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر ایسے طریق پر کہ وہ بہترین ہو۔ یہاں تک کہ وہ اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ جائے۔ اور عہد کو پورا کرو۔ یقیناً عہد کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔

اس آیت میں ایک تو وہی حکم ہے یا احکامات ہیں کہ جس کی تفصیل پہلے آگئی۔ ایک بات اس میں بظاہر زائد لگتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اِنَّ الْعَھْدَ کَانَ مَسْئُوْلًا کہ یقیناً عہد کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔ یہ کون سا عہد ہے جس کے بارہ میں پوچھا جائے گا؟ یہ کون سا حکم ہے جس کے بارہ میں پوچھا جائے گا؟ حضرت مصلح موعودؓ نے اس کی تفصیل بیان فرمائی ہے کہ یہاں عہد سے مراد ذمہ داری ہے۔ پس یتیموں کی پرورش اور ان کے مال کی حفاظت افراد اور معاشرے پر فرض ہے۔ اور یہ معاشرے کی ذمہ داری ہے اور افراد کی بھی ذمہ داری ہے کہ ان کا خیال بھی رکھے اور ان کے مال کی حفاظت بھی کرے۔ اور جب تک وہ اس قابل نہیں ہوجاتے کہ اپنے مال کو خود سنبھال سکیں ان کی حفاظت کرتے چلے جائیں۔ اور اگر احمدی ہو تو یہ جماعت کی بھی ذمہ داری ہے اور یہ ان یتیموں پر کوئی احسان نہیں ہے کہ بعد میں جتاتے پھرو کہ مَیں نے تمہارے مال کی، تمہاری جائیداد کی حفاظت کی اور نگرانی کرتا رہا۔ اگر میں نہ کرتا تو تم ٹھوکریں کھاتے پھرتے۔ نہیں! بلکہ اسلامی معاشرے کا یہ فرض ہے اور یتیم کا یہ حق ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ فرض تم پر خدا تعالیٰ عائد کر رہا ہے۔ اس لئے ایک مومن کی حیثیت سے خدا تعالیٰ تمہارے سے یہ عہد لے رہا ہے کہ اگر اس فرض کو پورا نہیں کروگے اور یتیم کے مال میں غلط تصرف کروگے تو اللہ تعالیٰ تمہیں پوچھے گا۔ دوسرے لفظوں میں یہ وہی مضمون ہے جو پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ وَکَفٰی بِاللّٰہِ حَسِیْبًا کہ اللہ حساب لینے کے لئے کافی ہے۔

پھر اس بات کو مزید کھول کر اللہ تعالیٰ نے سورہ نساء کی ایک دوسری آیت میں تنبیہ فرمائی کہ وَاٰتُوا الْیَتٰمٰٓی اَمْوَالَھُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ وَلَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَھُمْ اِلٰٓی اَمْوَالِکُمْ۔ اِنَّہٗ کَانَ حُوْبًا کَبِیْرًا (النساء:3)۔ اور یتامیٰ کو ان کا مال دو۔ اور خبیث چیزیں پاک چیزوں کے تبادلے میں نہ لیا کرو۔ اور ان کے اموال اپنے اموال سے ملا کر نہ کھا جایا کرو۔ یقیناً یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

یہاں بھی وہی مضمون دہرایا جا رہا ہے۔ اور واضح فرمایا کہ اگر تم یتیم کے مال کو اپنے مال کے ساتھ ملا کر اپنے مفاد اٹھانے کی کوشش کروگے تو تمہارا مال اگر پاک بھی ہے تو اس بدنیتی کی وجہ سے وہ خبیث مال بن جائے گا۔ اور یہ حرام مال ایک بہت بڑا گناہ کمانا ہے۔ تمہیں اس گناہ کی سزا ملے گی۔ سورۃ نساء کی ایک آیت میں آگے جا

کر اللہ تعالیٰ کی شدتِ ناراضگی کا اظہار یوں ہوتا ہے۔فرمایا کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ نَارًا۔ وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا(النساء:11) کہ یقیناً وہ لوگ جو یتیموں کا مال ازراہِ ظلم کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں محض آگ جھونکتے ہیں اور یقیناً وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں پڑیں گے۔پس یہ یتیموں کا مال کھانا ایسا ہی ہے جیسے آگ۔اور یہ آگ ان کو اس دنیا میں بھی جلائے گی اور مرنے کے بعد بھی وہ اس آگ میں پڑیں گے۔تو یہ ہے اسلام کی خوبصورت تعلیم۔کس شدت سے یتیم جو معاشرہ کا کمزور حصہ ہے،اس کے حقوق کی حفاظت کی گئی ہے تا کہ معاشرے کا امن قائم رہے۔جو لوگ ناجائز طریق پر دوسرے کا مال کھاتے ہیں۔سکون تو انہیں پھر بھی نہیں ملتا۔بے چینی ہی میں رہتے ہیں۔کبھی کسی ناجائز طور پر مال کھانے والے کو آپ پُر سکون نہیں دیکھیں گے۔ پس اصل چیز اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔اس کے لئے ایک مومن کوشش کرتا ہے اور اسے کوشش کرنی چاہئے۔

پھر صرف مالدار یتیموں کی حفاظت کے بارہ میں یہ حکم نہیں ہے کہ کوئی سمجھے کہ جو صرف مال رکھنے والے یتیم ہیں ان کے حقوق کا خیال رکھا گیا ہے اور ان کے مال کی حفاظت کا کہا گیا ہے۔اگر غور کیا جائے تو اس میں ایک عمومی حکم بھی ہے کہ پرورش اور تربیت تمہاری ذمہ داری ہے۔ چاہے وہ غریب ہے۔اگر یتیم غریب بھی ہے تب بھی پرورش تمہاری ذمہ داری ہے۔لیکن اگر وہ صاحبِ جائیداد ہے تو تب بھی یہ تمہاری ذمہ داری بنتی ہے کہ اس کی صحیح تعلیم و تربیت، جو ایک یتیم کا حق ہے، وہ تم نے کرنی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ اس کے مال کی بھی حفاظت کرو اور یتیم کی پرورش اس کے مال کے لالچ میں نہ ہو۔ بلکہ اس کی یتیمی کی حالت کی وجہ سے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے سورہ نساء کی ہی دسویں آیت میں فرمایا۔وَلْیَخْشَ الَّذِیْنَ لَوْ تَرَکُوْا مِنْ خَلْفِھِمْ ذُرِّیَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَیْھِمْ ۔فَلْیَتَّقُوا اللّٰہَ (النساء:10)۔اور جو لوگ ڈرتے ہیں کہ اپنے بعد کمزور اولاد چھوڑ گئے تو ان کا کیا بنے گا تو ان کو دوسروں کے متعلق بھی یعنی یتیموں کے متعلق بھی ڈر سے کام لینا چاہئے۔اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا چاہئے۔پس یہ یتیموں کے حقوق قائم کروانے کے لئے مزید تنبیہ ہے کہ کسی کو اپنی موت کا وقت معلوم نہیں۔ اس لئے یتیموں کی پرورش کرتے ہوئے یہ خیال دل میں رہنا چاہئے کہ ہمارے بچے بھی یتیم ہو سکتے ہیں۔اور ان کے ساتھ اگر بدسلوکی ہو تو یہ سوچ کر ہی ہمارے دل بے چین ہو جاتے ہیں۔پس جب اپنے متعلق یہ سوچتے ہیں تو دوسروں کے متعلق بھی اسی طرح سوچو۔یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

پس بچوں کی تربیت کے بارہ میں بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔خاص طور پر انہیں جن کے سپرد یتیم بچے کئے گئے ہیں تا کہ وہ معاشرے کا بہترین حصہ بن سکیں۔بعض دفعہ اس کا الٹ بھی ہو جاتا ہے کہ تربیت صرف لاڈ پیار کو سمجھا جاتا ہے۔خاندان کے بزرگ نانا، نانی، دادا، دادی، غلط طریقے پر بچوں کو لاڈ پیار سے بگاڑ دیتے ہیں۔ تو یہ طریق بھی غلط ہے۔اصل مقصود ان کی تربیت کر کے ان کو معاشرے کا بہترین حصہ بنانا ہے۔پس اصل چیز یہی ہے کہ یتیم جو بعض لحاظ سے بعض اوقات احساسِ کمتری کا شکار ہو کر اپنی صلاحیتیں ضائع کر دیتے ہیں ان کی ایسے رنگ میں تربیت ہو کہ وہ انہیں بہترین شہری بنا دے۔معاشرہ کا بہترین فرد بنا دے۔پس نہ زیادہ سختیاں اچھی ہیں، نہ ضرورت سے زیادہ نرمی۔ بلکہ نیک نیتی کے ساتھ اپنے بچوں کی طرح ان کی تربیت کرنا ضروری ہے۔اور جس طرح ماں باپ کے سائے تلے رہنے والے بچے کا حق ہے اسی طرح ایک یتیم کا بھی حق ہے۔

یتیموں کے حق کے بارہ میں اور ان کی تربیت کے بارہ میں اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں سورہ بقرہ میں ایک جگہ فرماتا ہے کہ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْیَتٰمٰی۔ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّھُمْ خَیْرٌ۔ وَاِنْ تُخَالِطُوْھُمْ فَاِخْوَانُکُمْ۔ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ۔ وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ لَاَعْنَتَکُمْ ۔اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ (البقرة:221) کہ دنیا کے بارہ میں بھی اور آخرت کے بارہ میں بھی۔اور وہ تجھ سے یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں تو کہہ دے ان کی اصلاح اچھی بات ہے اور اگر تم ان کے ساتھ مل جل کر رہو تو وہ تمہارے بھائی بند ہی ہیں۔اور اللہ فساد کرنے والے کا اصلاح کرنے والے سے فرق جانتا ہے۔اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں ضرور مشکل میں ڈال دیتا۔یقیناً اللہ کامل غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

اب یہاں صرف کسی مال والے یتیم کے بارہ میں حکم نہیں دیا گیا۔ بلکہ ہر قسم کے کمزور، غریب، بے وسیلہ یتیم کا ذکر ہے۔یتیم کی اصلاح، اچھی پرورش، اچھی تعلیم بہت عمدہ کام ہے۔ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابوامامہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جس نے یتیم بچے یا بچی کے سر پر محض اللہ تعالیٰ کی خاطر دستِ شفقت پھیرا۔اس کے لئے ہر بال کے عوض، جس پر اس کا مشفق ہاتھ پھرے، نیکیاں شمار ہوں گی۔اور جس شخص نے زیرِ کفالت یتیم بچے یا بچی سے احسان کا معاملہ کیا وہ اور مَیں جنت میں یوں ہوں گے۔ آپ نے اپنی دونوں انگلیاں ملا کر دکھائیں۔ (مسند احمد بن حنبل۔جلد5 صفحہ 265۔مطبوعہ بیروت)

پس یتیم کی پرورش کرنے والے کا یہ مقام ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے جنت کی خوشخبری دی ہے۔اور یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے والے کو، اس کا خیال رکھنے والے کی نیکیوں کو اس بچے کے سر کے بالوں کے برابر شمار کیا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تو اس بات پر لڑتے تھے اور حریص رہتے تھے کہ یتیم کی پرورش کریں۔اور اگر کوئی یتیم ہوتا تو ایک کہتا کہ مَیں اس کی پرورش کروں گا اور دوسرا کہتا کہ مَیں اس کی پرورش کروں گا۔ تیسرا کہتا کہ مَیں اس کی پرورش کروں گا۔ اور اس بات پر وہ لوگ حریص تھے کہ جنت میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جگہ ملے۔وہ جب یتیموں کو پالتے تھے تو بڑے احسن رنگ میں ان کی تربیت کرتے تھے۔اپنے بچوں کی طرح ان کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھتے تھے۔پھر یہ کہہ کر وَاِنْ تُخَالِطُوْھُمْ فَاِخْوَانُکُمْ کہ اگر تم ان کے ساتھ مل جل کر رہو تو وہ تمہارے بھائی ہیں۔یتیموں کو پالنے والوں کو بڑا بھائی کہہ دیا کہ وہ ان بڑے بھائیوں کی طرح چھوٹے بھائی کی ذمہ داری ادا کرے جو حقیقت میں چھوٹے بھائیوں کا حق ادا کرنے والے ہیں۔بعض بڑے بھائی بھی چھوٹے بھائیوں پر ظلم کرتے ہوتے ہیں۔فرمایا کہ بڑا بھائی بن کر ان کا حق ادا کرو۔ بلکہ اگر وہ ضرورت مند ہیں تو تعلیم و تربیت کے بعد ان کے پاؤں پر کھڑا ہونے کے لئے ہر طرح کی مدد کرو۔اگر تمہارے پاس مالی وسائل ہیں اور ان کی مالی مدد بھی کی جا سکتی ہے تو کرو۔ان کی کاروباروں میں یا اور کسی لحاظ سے مدد کرنی پڑے تو کرو۔اس طرح کرو جس طرح بڑے بھائی چھوٹے بھائیوں کی کرتے ہیں۔اور بےنفس ہو کر یہ خدمت کرو۔اور پھر اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر اپنی ذات کے ہر جگہ موجود ہونے کا احساس دلا دیا کہ اللہ تعالیٰ فساد کرنے والے اور اصلاح کرنے والے کو جانتا ہے۔پس ان یتیموں سے انہیں معاشرے کا بہترین حصہ بنانے کے لئے حسن سلوک کرو۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ جو ضرورت مند ایسے ہیں کہ یتیم کی صحیح طرح کفالت نہیں کر سکتے ان کو اجازت دے دی کہ اگر یتیم کا مال ہے تو ان کی ضرورت کے مطابق اس میں سے خرچ کر لو کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہیں مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتا۔

یہاں یہ بات بھی نکلتی ہے کہ اگر پالنے والے کے یا اس نگران کے اپنے وسائل نہ ہوں اور یتیم کا مال بھی نہ ہو تو پھر کیا کیا جائے؟ اللہ تعالیٰ چونکہ جانتا تھا کہ نیک خواہشات کے باوجود تم کچھ نہیں کر سکتے اسی لئے تمہیں ''تم اپنے آپ کو مشکل میں نہ ڈالو'' کہہ کر اجازت دے دی کہ جماعتی نظام سے رجوع کرو۔جو ارباب حل و عقد ہیں ان سے رجوع کرو۔اور ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرو۔مقصود یتیم کی تعلیم و تربیت ہے۔تمہیں مشکل میں ڈالنا نہیں۔اس لئے اگر جماعت کی مدد کی ضرورت ہے تو جماعت کو آگاہ کرو۔

پھر یتیم کی تکریم اور عزت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔کَلَّا بَلْ لَّا تُکْرِمُوْنَ الْیَتِیْمَ (الفجر:18) کہ خبردار! درحقیقت تم یتیم کی عزت نہیں کرتے۔اور اس عزت نہ کرنے اور بعض دوسری نیکیوں کو نہ بجا لانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے عذاب کی خبر دی ہے۔دوسری جگہ فرمایا کہ فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ( الماعون:3)۔پس وہی ہے جو یتیم کو دھتکارتا ہے۔اس آیت میں ایسے بے دینوں کا ذکر ہے،جن کی علاوہ اور نشانیوں کے ایک بہت بڑی نشانی یہ ہے کہ وہ یتیم کو دھتکارتے ہیں۔پس یہ بھی ایک ایسی برائی ہے جس کا یہاں ذکر کیا گیا ہے کہ یہ معاشرہ کی گراوٹ اور بربادی کی علامت ہے۔پس اعلیٰ معاشرے کے قیام کے لئے اس بُرائی کو دور کرنے کی بہت کوشش ہونی چاہئے۔کیونکہ یتیموں کے حقوق کی ادائیگی نہ کرنے سے جماعت میں سے قربانی کا مادہ ختم ہو جاتا ہے۔اور جو یتیم ہیں اگر ان کے حقوق کی ادائیگی نہ کی جائے تو ان کی ترقی میں روک بن جاتا ہے۔انہیں آگے بڑھنے سے محروم کر دیتا ہے۔اور اگر اس کا صحیح طور پر سدّ باب نہ کیا جائے تو امیر غریب کے فاصلے بڑھنے شروع ہو جاتے ہیں۔اور پھر پُر امن معاشرے کی بجائے فسادی معاشرہ جنم لینا شروع کر دیتا ہے۔جبکہ خدا تعالیٰ کو انسانوں کے حقوق کی ادائیگی نہ صرف پسند ہے بلکہ ایک مومن کے لئے فرض قرار دی گئی ہے۔جو اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے والے ہیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ پھر یتیموں کی کس طرح پرورش کرتے ہیں؟ فرمایا۔وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا(الدھر:9)۔وہ کھانے کو اس کی چاہت کے ہوتے ہوئے مسکینوں، اور یتیموں اور اسیروں کو کھلاتے ہیں۔پس یہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے قربانی کرتے ہیں۔

معاشرے کے محروم طبقہ کے کھانے کا انتظام کرتے ہیں۔اور کھانے کا انتظام کیا ہے؟ ان کی تربیت اور پرورش کا انتظام، تعلیم کا انتظام اور باوجود اس کے کہ وہ خود ضرورتمند ہوتے ہیں یا بہتر مالی حالت کی خواہش رکھتے ہیں اور گو کہ مناسب گزارہ ہو رہا ہوتا ہے مگر اتنے اچھے حالات نہیں ہوتے۔لیکن وہ قربانی کرتے ہوئے یتیموں کا حق ادا کرتے ہیں۔پس ''چاہت ہوتے ہوئے'' کے جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں ان سے یہ بتا دیا کہ وہ اپنا بچا کھچا ہوا نہیں دیتے بلکہ وہ چیز دیتے ہیں جو ان کی چاہت ہے، جو ان کی پسندیدہ چیز ہے۔یہ اصل قربانی ہے کہ اپنی پسندیدہ چیز قربان کی جائے تا کہ معاشرے کا محروم طبقہ اس محرومیت سے نکل کر برابری کے درجہ پر آ جائے اور اس کو بھی آگے بڑھنے کے مواقع فراہم ہو جائیں۔پس یہ وہ خوبصورت معاشرہ ہے جس کے قیام کے لئے اللہ تعالیٰ ہمیں تلقین اور ہدایت فرماتا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس پر بہت زور دیا کرتے تھے۔ایک حدیث مَیں پہلے بیان کر چکا ہوں۔اسی طرح کی، اس سے ملتی جلتی دو اور حدیثیں مَیں پیش کرتا ہوں جو یتیم کی پرورش کرنے والے کے مقام کا پتہ دیتی ہیں۔

ایک روایت حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے ہے۔وہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے تین یتیموں کی کفالت کی وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو قائم باللیل اور صائم النہار ہوا اور اس نے صبح شام اللہ تعالیٰ کی راہ میں تلوار سونتے ہوئے گزاری ہو۔مَیں اور وہ دونوں جنت میں دو بھائیوں کی طرح ہوں گے۔جیسے یہ دو انگلیاں ہیں۔اور آپ نے اپنی شہادت والی انگلی اور درمیانی انگلی کو باہم ملایا۔

(سنن ابن ماجه ۔ کتا ب الأدب۔ با ب حق الیتیم)

پس جو یتیم کی کفالت کرنے والے ہیں ان کا مقام ایسا ہی ہے جیسے وہ راتوں کو اٹھ کر تہجد پڑھنے والے ہیں اور روزے رکھنے والے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں۔

پھر مالک بن حارث اپنے خاندان کے ایک شخص کی روایت بیان کرتے ہیں کہ اس نے نبی اکرم صلی

اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص مسلمان والدین کے یتیم بچے کو اپنے کھانے پینے میں باقاعدہ طور پر شامل کر لیتا ہے یہاں تک کہ وہ امداد کا محتاج نہ رہے تو اس کے لئے جنت یقینی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ جلد 4صفحہ 344مطبوعہ بیروت)

یہ حقیقی پرورش ہے کہ اپنے جیسا کھانا پلانا، ضرورت کا خیال رکھنا اور اسے اس مقام تک پہنچانا جہاں سے وہ خود اپنی ترقی کے راستے تلاش کرتا چلا جائے۔ یعنی معاشرے کا بہترین حصہ بن جائے۔ تو پھر اس شخص کو اللہ تعالیٰ کے رسول کی طرف سے یہ خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں جنت کی خوشخبری دیتا ہے۔ ایک دوسری روایت میں آتا ہے سوائے کسی ایسے گناہ کے جو بخشا نہ جائے۔ اور سب سے بڑا گناہ تو شرک ہے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ یتیموں کی پرورش کرنے والے کو بہت جزا دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں بھی یتیموں کی پرورش کا خیال رکھا جاتا ہے۔ افریقہ اور بعض اور ممالک میں جماعت احمدی یتیم بچوں کے علاوہ غیر از جماعت اور عیسائیوں کے بچوں کا بھی خرچ برداشت کرتی ہے۔ لیکن اس وقت مَیں پاکستان کے حوالے سے یتامیٰ کی خبرگیری کی جو تحریک ہے اس کا اعادہ کرنا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان میں یکصد یتامیٰ کمیٹی کام کر رہی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1989ء میں جوبلی سال میں شکرانے کے طور پر یہ تحریک فرمائی تھی کہ ہم سو یتیموں کا خیال رکھیں گے۔ اب اس کے کام میں بہت وسعت پیدا ہو چکی ہے۔ پہلے تو سو (100) یتیم ہوسٹل میں رکھنے تھے لیکن ان کے عزیزوں اور رشتے داروں نے (جو ضرورت مند تھے) یہی کہا کہ ہم انہیں اپنے پاس رکھیں گے جماعت ان کے اخراجات پورے کردے۔ تو بہرحال وہ تعداد اب سو سے بہت بڑھ چکی ہے۔ اور اس کام میں بڑی وسعت پیدا ہو چکی ہے۔

یتیموں کے خبرگیری کے الٰہی احکامات اور احادیث ہم نے سنیں۔ ان سے اس کی اہمیت کا اندازہ بھی لگ گیا کہ یہ کتنا اہم کام ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اس کام میں وسعت پیدا ہو چکی ہے۔ اس وقت تک پاکستان میں بجائے 100 کے 500 خاندان کے دو ہزار سات سو یتیم ہیں جو اس کمیٹی کے زیر کفالت ہیں۔ اور ان پر ماہوار پچیس تیس لاکھ روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ اور یہ خرچ بڑی احتیاط سے کیا جاتا ہے۔ یہ نہیں کہ ضائع کیا جا رہا ہے۔ اس میں کھانے پینے کے اخراجات ہیں۔ ان کی تعلیم وتربیت کے اخراجات ہیں۔ پھر علاج معالجہ کے اخراجات ہیں۔ پھر جو بچیاں جوان ہوتی ہیں ان کی شادیوں کے اخراجات بھی اسی میں سے کئے جاتے ہیں۔ پھر بعض ایسے بھی ہیں کہ انہوں نے مکان وغیرہ بنائے لیکن اس کو maintain کرنے کے، مرمت کرنے کے پیسے ان کے پاس نہیں ہوتے تو وہ بھی دیئے جاتے ہیں۔ بہرحال ایک وسیع خرچ ہے۔ اور اس فنڈ میں وہاں شدت سے اضافہ کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔ صدر صاحب یتامیٰ کمیٹی ڈھکے چھپے الفاظ میں توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ واضح طور پر تو انہوں نے کبھی نہیں کہا۔ لیکن دعا کے لئے کہتے ہوئے پتہ چل رہا ہوتا ہے۔

اس لئے مَیں آج تمام ان پاکستانی احمدیوں کو جو امریکہ، کینیڈا اور یورپ یا انگلستان میں رہتے ہیں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اس تحریک میں حصہ لیں اور اس سے بڑی خوش قسمتی ایک مومن کے لئے اور کیا ہو سکتی ہے کہ اُسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جگہ ملے۔ مَیں نے ایک اندازہ لگایا تھا کہ اگر انگلستان، یورپ، امریکہ اور کینیڈا کے احمدی گھر کے افراد کے حساب سے فی کس سات سے دس پاؤنڈ سالانہ بھی دیں۔ ماہانہ نہیں، سالانہ دس پاؤنڈ بھی دیں تو پاکستان میں ان یتامیٰ کا ایک بڑا بوجھ سنبھال سکتے ہیں جن کی کفالت یتامیٰ کمیٹی کر رہی ہے۔ یہاں رہنے والوں کے لیے تو سال میں دس پاؤنڈ ایک معمولی رقم ہے۔ لیکن اگر گھر کا ہر فرد دینے والا ہو اور جو مخیّر حضرات ہیں وہ اس سے زیادہ بھی دے سکتے ہیں تو یہ دس پاؤنڈ ئی یتیموں کے روشن مستقبل میں بڑا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ عموماً وہاں جو مختلف ضروریات کے تحت یتیموں کی مدد کی جاتی ہے اس میں بچپن سے لے کر بڑے ہونے تک ایک ہزار سے تین ہزار تک ماہوار خرچ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے اخراجات ہیں۔ اسی طرح پاکستان کے جو مخیّر احمدی حضرات ہیں، صاحبِ حیثیت ہیں، ان کو بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یتیموں کے فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ "اپنے لئے چاہتے ہوئے بھی وہ خرچ کرتے ہیں" اس کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ باقی جو پاکستانی احمدیوں کے علاوہ احمدی ہیں ان کو مَیں حصہ لینے سے روک نہیں رہا۔ وہ بھی بے شک حصہ لیں۔ اگر ایسی رقمیں آتی ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ان کی رقوم میں سے افریقہ کے بعض غریب ملکوں میں یا قادیان میں خرچ ہو سکتا ہے لیکن پاکستانیوں کو تو خاص طور پر پاکستان کے یتیموں کے لئے تحریک کر رہا ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم معاشرے کے اس کمزور طبقہ کا حتی الوسع حق ادا کرنے والے بنیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔

☆☆☆

# برکات خلافت

یہ چاند رُت کی علامت، یہ روشنی کا علم
کرن کرن میں جہاں اِک پیام پنہاں ہے
کہ روشنی سے تمہارا لگاؤ ایسا ہو
ورق ورق کا ہو ناطہ کتاب سے جیسے
ہو بوئے گل کا تعلق گلاب سے جیسے

جہانِ شب میں اندھیرے جو سر اُٹھاکے چلیں
سروں پہ تاجِ سحر تم سجا سجا کے چلو
چلو تو ایک زمانے کو جگمگا کے چلو

یہ چاند رُت کی علامت، یہ روشنی کا علم
کرن کرن میں جہاں اک نوید پنہاں ہے
کہ سر اٹھائیں گی جب ظلمتیں زمانے میں
فلک سے برق بدامن سحاب اُتریں گے
دلوں پہ روشنیوں کے نصاب اُتریں گے

ہر اک مقام سے روشن ضمیر راہنورد
چلیں گے راہ محبت پہ کارواں ہوکر
دلوں کی دھڑکنیں بولیں گی یک زباں ہوکر

خدا کرے کہ یہ روشن رتوں کا سرنامہ
حروف تازہ کا محور رہے زمانے میں
کمی نہ آئے کبھی لفظ کے خزانے میں

خدا کرے کہ سبھی قافلے محبت کے
یہیں سے لے کے چلیں منزلوں کے پروانے

خدا کرے کہ اسی اک چراغ کی لَو سے
چراغ لاکھ نہیں صد ہزار لاکھ جلیں
خدا کرے کہ یہیں سے ہوں فارغ التحصیل
وہ طالبان، محبت شعار ہو جن کا

خدا کرے کہ اسی کا ہو سایۂ رحمت
خدا کرے کہ اسی کی رہے نگہبانی
وہی جو قادر مطلق ہے سب نشان اس کے
وہ اس کی قدرتِ اوّل، یہ قدرتِ ثانی

(رشید قیصرانی)

(بشکریہ: ماہنامہ خالد ربوہ، مئی ۲۰۰۲ء)

محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اَسد شہروز مسرُور
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
(ESTABLISHED 1956)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
5, SOOTERKIN STREET, KOLKATA-700072
BANI AUTOMOTIVES
56, TOPSIA ROAD (SOUTH)
KOLKATA- 700046
BANI DISTRIBUTORS
5, SOOTERKIN STREET
KOLKATA-700072
PHONE: CITY SHOWROOM: 2236-9893, 2234-7577, WAREHOUSE: 2343-4006, 2344-8741, RESIDENCE: 2236-2096, 2237-8749, FAX: 91-33-2234-7577

# خلفاءراشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا
# (مختصر تعارف وخطاب اوّل)

## حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

زمانہ خلافت: ۱۱ ہجری تا ۱۳ ہجری

**ابتدائی زندگی**: آپ رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی عبداللہ بن ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمر وکعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن الغالب القرشی التیمی ہے۔نسب کے لحاظ سے آپ رضی اللہ عنہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مرہ بن کعب کی اولاد ہیں۔شب معراج کے ثبوت میں کفار کو جواب دینے کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ کا لقب صدیق سے ملقب ہونا مشہور ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں بھی آپ رضی اللہ عنہ قریش کے سردار تھے۔قریش آپ رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا کرتے تھے۔ابوفصیح نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی زبانی تحریر کیا ہے کہ والد صاحب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت ہی میں خود پر شراب حرام کرلی تھی۔

ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔ ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا اور عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی زبانی لکھا ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بوقت اسلام چالیس ہزار دینار تھے جو آپ رضی اللہ عنہ نے سب کے سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صرف کر دیئے جب آپؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تو اس وقت پانچ ہزار درہم سے زیادہ باقی نہ تھے۔آپ رضی اللہ عنہ نے تمام دولت مسلمان غلاموں کو آزاد کرانے اور اسلام کی مدد میں خرچ کی''۔
(تاریخ الخلفا ترجمہ اقبال الدین احمد صفحہ ۴۴ تا ۵۵)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت عمر ۶۳ سال تھی اور آپ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ۲ سال ۲ ماہ بعد ۱۳ ہجری کو اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہوئے۔

### خلیفہ منتخب ہونے کے بعد خطاب اوّل

**خلیفہ منتخب ہونے کے بعد خطاب اوّل**: بیعت عامہ کے بعد حضرت ابوبکرؓ صدیق نے منبر پر بیٹھ کر ان الفاظ میں اپنے آئندہ طرزِ عمل کی توضیح فرمائی:

''صاحبو! میں تم پر حاکم مقرر کیا گیا ہوں حالانکہ میں تم لوگوں میں سب سے بہتر نہیں ہوں، اگر میں اچھا کام کروں تو تم میری اعانت کرو اور اگر برائی کی طرف جاؤں تو مجھے سیدھا کردو، صدق امانت ہے اور کذب خیانت ہے۔ انشاء اللہ تمہارا ضعیف فرد بھی میرے نزدیک قوی ہے یہاں تک کہ میں اس کا حق واپس دلادوں، انشاء اللہ اور تمہارا قوی مرد بھی میرے نزدیک ضعیف ہے یہاں تک کہ میں اس سے دوسروں کا حق دلادوں۔ جو قوم جہاد فی سبیل اللہ چھوڑ دیتی ہے اس کو خدا ذلیل و خوار کردیتا ہے اور جس قوم میں بدکاری عام ہو جاتی ہے خدا اس کی مصیبت بھی عام کردیتا ہے، میں خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کروں تو میری اطاعت کرو لیکن جب خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کروں تو تم پر اطاعت نہیں۔ اچھا اب نماز کیلئے کھڑے ہو جاؤ، خدا تم پر رحم کرے''۔
(سیرت الصحابہ جلد ۱ مصنف حبیب الرحمٰن ندوی ادارہ اسلامیات)

## حضرت عمر رضی اللہ عنہ

(زمانہ خلافت: ۱۳ ہجری تا ۲۳ ہجری)

**ابتدائی زندگی**: ''حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا نسب نامہ یہ ہے: عمر بن الخطاب بن فضیل بن عبد العزیٰ بن ریاح بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی''

''قریش کے سربرآوردہ اشخاص میں ابوجہل اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی میں سب سے زیادہ سرگرم تھے۔اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصیت کے ساتھ ان دونوں کے لئے اسلام کی دعا فرمائی اَللّٰھُمَّ اَعَزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَدِ الرَّجُلَیْنِ اَمَّا اِبْنَ ھَشَّامٍ وَاَمَّا عُمَرَ بْنَ خَطَّابٍ یعنی خدایا! اسلام کو ابوجہل یا عمر بن خطاب سے معزز کر مگر یہ دولت تو قسام ازل نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قسمت میں لکھ دی تھی۔ ابوجہل کے حصہ میں کیونکر آتی۔اس دعائے مستجاب کا یہ اثر ہوا کہ کچھ دنوں کے بعد اسلام کا یہ سب سے بڑا دشمن اس کا سب سے بڑا دوست اور سب سے بڑا جاں نثار بن گیا۔یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دامن دولت ایمان سے بھر گیا۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ''
(سیر الصحابہ جلد ۱ صفحہ ۹۸)

یحییٰ بن قزعہ نے ہم سے بیان کیا کہ ابراہیم بن سعد نے ہمیں بتایا، انہوں نے اپنے باپ سے ان کے باپ نے ابوسلمہ سے، ابوسلمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے جو اُمتیں تھیں ان میں سے محدّث (جن کو کثرت سے الہام وکشوف ہوں) ہوا کرتے تھے اور اگر میری امت میں سے اگر کوئی ایسا ہے تو وہ عمرؓ ہیں۔ زکریا بن ابی زائدہ نے سعد سے، سعد نے ابوسلمہ سے، ابوسلمہ نے ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہوئے اتنا بڑھایا کہ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے جو بنی اسرائیل ہوئے ہیں ان میں ایسے آدمی ہو چکے ہیں جن سے اللہ کلام کیا کرتا تھا بغیر اس کے کہ وہ نبی ہوتے، اگر میری اُمت میں بھی ان میں سے کوئی ایسا ہے تو وہ عمرؓ ہیں۔

### خلیفہ منتخب ہونے کے بعد خطاب اوّل

**خلیفہ منتخب ہونے کے بعد خطاب اوّل**: ''اے خدا! میں سخت ہوں تو مجھ کو نرم کر، میں کمزور ہوں مجھ کو قوت دے، ہاں عرب والے سرکش اونٹ ہیں جن کی مہار میرے ہاتھ میں دے دی گئی ہے لیکن میں ان کو راستہ پر چلا چھوڑوں گا''
(سیرت الصحابہ جلد ۱ مصنف حبیب الرحمٰن ندوی ادارہ اسلامیات)

## حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

(زمانہ خلافت: ۲۳ ہجری تا ۳۵ ہجری)

**ابتدائی زندگی**: ''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نسب نامہ درج ذیل ہے: عثمان بن عفان بن ابوالعاص بن اُمیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن لوی بن غالب قرشی اموی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابوعمر تھی'' (تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۷۵)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ نسب پانچویں پشت میں عبد مناف پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی نانی بیضا اُمّ حکیم، حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کی سگی بہن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔''
(سیرت الصحابہ صفحہ اوّل جلد ۱۷۵)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عام الفیل کے چھٹے برس مکہ معظّمہ میں پیدا ہوئے۔ اسلامی تبلیغ کے آغاز میں ہی دولت ایمان سے مالا مال ہوئے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو مرتبہ ہجرت کی، پہلی ہجرت حبشہ کی جانب اور پھر مدینہ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی منجھلی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا سے آپ رضی اللہ عنہ کا نکاح کیا۔ یہ واقعہ نبوت سے پہلے کا ہے۔ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا نے بزمانہ جنگ بدر انتقال فرمایا۔ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی تیمار داری کے باعث حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوۂ بدر میں شریک نہ ہوسکے۔ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد ان کی دوسری بہن حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کی شادی بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادی جن کا انتقال مدینہ میں ۹ ہجری کو ہوا چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیوں سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شادی ہوئی اسی لئے آپ رضی اللہ عنہ کو ''ذوالنورین'' بھی کہتے ہیں''۔ (تاریخ الخلفاء، صفحہ ۱۷۵ تا ۱۷۹)

''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان صحابہ میں سے تھے جو اسلام سے پہلے نوشت وخوند (لکھنا پڑھنا۔ ناقل) جانتے تھے۔ اسلام کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تحریر وکتابت کی مہارت کی بنا پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو کتابت وحی پر مامور کیا تھا''۔
(سیرت الصحابہ جلد ۱ صفحہ ۲۳۳)

### خلیفہ منتخب ہونے کے بعد خطاب اوّل

**خلیفہ منتخب ہونے کے بعد خطاب اوّل**: حضرت عثمانؓ نے مختصر خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''تم کو تقریر کرنے والے امام سے زیادہ کام کرنے والے امام کی ضرورت ہے'' (سیرت الصحابہ جلد ۱ مصنف حبیب الرحمٰن ندوی ادارہ اسلامیات)

## حضرت علی رضی اللہ عنہ

(زمانہ خلافت: ۳۵ ہجری تا ۴۰ ہجری)

**ابتدائی زندگی**: ''آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب اس طرح سے ہے: علی ابن ابی طالب جن کا نام عبد مناف تھا جن کا نام مغیرہ تھا بن قصی جن کا نام زید تھا بن کلاب بھن مرہ بن لوی غالب بن فہر بنا مالک بن نصر بن کنانہ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوالحسن اور ابوتراب مقرر فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد بن ہاشم ہے یہ وہ پہلی ہاشمی خاتون ہیں جن کے بطن سے ایک عظیم الشان ہاشمی رونق افروز ہوا۔

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے مدینہ ہجرت کرتے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ہمارے جانے کے بعد تم مکہ میں تھوڑا عرصہ قیام کر کے لوگوں کی امانتیں اور وصایا وغیرہ جو ہمارے پاس محفوظ ہیں وہ ان تک پہنچا دینا۔ اس کے بعد ہمارے پاس چلے آنا۔ چنانچہ احکام رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ رضی اللہ عنہ نے حرف بہ حرف تعمیل کی''۔ (تاریخ الخلفا صفحہ ۱۹۵، ۱۹۶)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ کے والد ابوطالب مکہ کے ذی اثر بزرگ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ہی کی آغوشِ شفقت میں پرورش پائی تھی۔

مشرکین قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پناہی اور حمایت کے باعث ابوطالب اور ان کے خاندان کو طرح طرح کی تکلیفیں پہنچائیں۔ ایک گھاٹی میں اُن کو محصور کردیا، کاروبار اور لین دین بند کردیا، شادی بیاہ کے تعلقات منقطع کر لئے، کھانا پینا تک بند کردیا، غرض ہر طرح پریشان کیا لیکن اس نیک طینت بزرگ نے آخری لمحۂ حیات تک اپنے عزیز بھتیجے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کے سر سے دست شفقت نہ اٹھایا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے دس برس قبل پیدا ہوئے۔ ابوطالب کثیر العیال اور معاش کی تنگی سے نہایت پریشان تھے اس لئے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے محبوب چچا کی عسرت سے متاثر ہوکر حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ: ہم کو اس مصیبت و پریشان حالی میں چچا کا ہاتھ بٹانا چاہئے۔ چنانچہ حضرت عباسؓ نے حسب ارشاد جعفر رضی اللہ عنہ کی کفالت اپنے ذمہ لی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہِ انتخاب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پسند کیا''۔
(سیرت الصحابہ جلد ۱ صفحہ ۲۴۸ تا ۲۵۰)
(بشکریہ رسالہ النور جنوری ۲۰۰۹ء)

# خلافت علیٰ منہاج نبوت

(مکرم زبیر احمد صاحب طاہر، مربی سلسلہ)

وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْامِنْکُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّ لَنَّھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ O (سورۃ النور:56)

"اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ[1] بنا دے گا۔ جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ[2] بنا دیا تھا۔ اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اُسے مضبوطی سے قائم کردے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کردے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے (اور) کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔"

نبوت کے ہاتھوں جو پودا لگا ہے
خلافت کے سائے میں پھولا پھلا ہے
خدا کی یہ سُنّت ازل سے ہے جاری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری

کائنات کے چھوٹے سے ذرّہ ایٹم کو لیجئے یا بڑے بڑے سیاروں کو جس کا بھی سینہ چاک کریں وہاں ایک دھڑکتا ہوا دل ایک مرکز پائیں گے۔ جو اس ذرّہ کی حرکت کا محور ہوگا۔ اسی طرح عالم صغیر ہو یا عالم کبیر، ہر ایک عالم میں قدرت کا یہی قانون کارفرما نظر آتا ہے۔ عالم صغیر یعنی انسان کے تمام اعضاء اور اعصاب اور رگ و ریشے اس کے دل کے ایک ایک اشارہ پر حرکت کرتے ہیں تو عالم کبیر میں موجود تمام سیارے اپنا ایک مرکز رکھتے ہیں۔ کائنات میں پائی جانے والی یہ وحدت جہاں ہمیں خدا تعالیٰ کی توحید کی طرف توجہ دلاتی ہے وہاں اس میں بنی نوع انسان کی معاشرتی زندگی کیلئے ایک شاندار سبق پنہاں ہے کہ دُنیا کا کوئی بھی نظام مرکزیت کے بغیر نامکمل ہے۔

میں نے اس مضمون کے شروع میں جس آیت کا ذکر کیا ہے اس میں خدا تعالیٰ ایک نظام بیان فرما رہا ہے جو فطرت انسان کے عین مطابق ہے۔ یہ نظام "نظام خلافت" ہے۔ یہ وہ بابرکت آسمانی نظام قیادت ہے جو اللہ تعالیٰ جماعت مؤمنین کو ان کی روحانی بقاء اور ترقی کیلئے عطا فرماتا ہے۔ یہ ایک عظیم انعام ہے جو ایمان اور عمل صالح کی بنیادی شرائط سے مشروط ہے۔ اس خدائی موہبت کی حیثیت ایک حبل اللہ کی ہے۔ اس خدائی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھنا جماعت مؤمنین کیلئے ان کے ایمان کی تصدیق بھی ہے اور امن وامان اور روحانی ترقیات کی ضمانت بھی۔

## خلافت علی منہاج نبوت کے متعلق آنحضورؐ کی پیشگوئی:۔

قرآن کریم میں آیت استخلاف میں جس خلافت کا ذکر ہے اس کی مزید وضاحت احادیث نبویہ سے بھی ملتی ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔

عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَکُوْنُ النُّبُوَّۃُ فِیْکُمْ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْ فَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا عَاضًّا فَتَکُوْنُ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا جَبْرِیَّۃً فَیَکُوْنُ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ ثُمَّ سَکَتَ۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 273۔ مشکوۃ بَابُ الْاِنْذَارِ وَالتَّحْذِیْرِ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ قائم ہو گی، پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا، پھر ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ ظلم ستم کے اس دور کو ختم کردے گا جس کے بعد پھر نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہوگی! یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے۔

حضور ﷺ کی اس حدیث میں اسلام کی لہردار تاریخ کا خلاصہ بیان ہوا ہے اور آخری زمانہ میں دوبارہ خلافت علی منہاج نبوت کی بشارت دی گئی ہے۔ حضور کے منہ مبارک سے نکلی ہوئی ایک ایک بات پوری ہوئی۔ آپؐ کے بعد خلافت راشدہ کا نظام قائم ہوا۔ جس کے بعد تکلیف دہ حکومت کا دور آیا۔ پھر جابر بادشاہت کے ادوار آئے اور جب پہلی تین اچھی صدیوں کے بعد فیج اعوج کے ہزار سال کا بھی عرصہ گزر گیا اور چودھویں صدی کا آغاز ہوا جس میں قرآنی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود و امام مہدی علیہ السلام کی آمد مقدر تھی جس کو اللہ تعالیٰ نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت اور غلامی کی برکت سے امتی نبی ہونے کا بلند روحانی منصب عطا فرمایا تو اس حدیث کے عین مطابق جماعت احمدیہ کو مسیح پاک علیہ السلام کے وصال کے بعد خلافت علی منہاج نبوت کا عظیم الشان انعام عطا فرمایا گیا۔ اس جگہ یہ نکتہ قابل توجہ ہے کہ اس حدیث کے آخر میں ذکر ہے کہ خلافت علی منہاج نبوت کی بشارت دینے کے بعد آپؐ خاموش ہوگئے۔ جس سے یہ استنباط ہوتا ہے کہ خلافت احمدیہ کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ اور کبھی منقطع نہیں ہوگا۔ (انشاء اللہ)

خلافت احمدیہ کی پیشگوئی جو کہ خلافت علی منہاج نبوت کی مصداق ہے اور اس کا قیام مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہونا تھا۔ احادیث نبویہ میں بھی یہ پیشگوئی واضح طور پر پائی جاتی ہے جیسا کہ فرمایا:

مَا کَانَتْ نَبُوَّۃٌ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْھَا خِلَافَۃٌ (کنزل العمال۔ الفصل الاوّل فی بعض خصائص الانبیاء) یعنی کہ ہر نبوت کے بعد لازماً خلافت کا سلسلہ قائم ہوتا ہے۔

جماعت احمدیہ میں قائم اور جاری ہونے والی خلافت علی منہاج کی عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر رسالہ الوصیت میں اپنے بعد خلافت کے قیام کے بارہ میں معین رنگ میں پیشگوئی فرمائی۔ حضور علیہ السلام احباب جماعت کو تسلی اور بشارت دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اَب یہ ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کردیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی، غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی ...... میں خدا کی مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔"

(رسالہ الوصیت صفحہ ۷و۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے قائم کردہ سلسلہ میں خلافت علی منہاج نبوت کی پیشگوئی کے ساتھ ہی اپنی بعثت کا مقصد بیان فرمایا۔ جس سے خلافت علی منہاج نبوت کی ضرورت و اہمیت واضح ہو رہی ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"خدا چاہتا ہے کہ اُن تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا کا مقصد ہے جس کیلئے میں دُنیا میں بھیجا گیا۔

(رسالہ الوصیت صفحہ ۸و۹)

قارئین کرام! دونوں تحریروں پر یکجائی نظر کی جائے تو یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ تکمیل اشاعت اسلام کی خدائی تقدیر کا ظہور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور سے وابستہ ہے۔ جیسا کہ آیت کریمہ ہے۔

ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْکَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ۔ (سورۃ الصّف:۱۰)

یعنی وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اُسے دین کے ہر شعبہ پر کلیۃً غالب کردے خواہ مشرک بُرا منائیں۔

یہ وہ آیت ہے جس کی نسبت علماء محققین کا اتفاق ہے کہ مسیح موعود کے ہاتھ پر پوری ہوگی۔

قارئین کرام! یہ وہ دور ہے جس میں غلبہ اسلام ہونا تھا۔ لیکن کامل غلبہ خدا تعالیٰ ہمیشہ اپنے مرسل کے گزرنے کے بعد ہی اُس کے قائم مقام اور وجودوں کے ذریعہ سے دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ انبیاء کے ہاتھ سے خدائی حجت زمین میں پوری ہونے کیلئے ان کے ہاتھ ہی سے تخم ریزی کردیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھوں سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے، مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کردیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد کو جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔"

(رسالہ الوصیت صفحہ ۶)

یہ قدرت کا دوسرا ہاتھ خلافت علی منہاج النبوۃ ہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد ظہور میں آئی اور غلبۂ اسلام کے جو نئے ادوار اس کے ظہور میں آنے سے کھلے وہ آج ساری دُنیا کے سامنے ہیں۔ آج ساری دُنیا میں جماعت احمدیہ کو ایک منفرد اور ممتاز عالمی تشخص حاصل ہے۔ تبلیغ اسلام، تعلیم اور بے لوث خدمتِ انسانیت کے میدانوں میں جماعت احمدیہ کی مساعی کی ایک دُنیا معترف ہے۔ محبت و پیار امن و سلامتی اور ملکی قوانین کی پابندی کی اعلیٰ اقدار کی وجہ سے یہ جماعت ساری دُنیا میں اسلام کی حسین تعلیم کی علمبردار ہے۔ قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت میں جماعت کو ایک امتیازی مقام حاصل ہے۔ آج بفضلہ

(باقی صفحہ 27 پر ملاحظہ فرمائیں)

# خلفاءاحمدیت کے مختصر حالاتِ زندگی

(مکرم سید سعید الدین احمد متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ اپنے نبی اور رسولوں کو بھیج کر انسانوں کے لئے ہدایت کے سامان پیدا فرماتا ہے پھر وہ ان کی وفات کے بعد اس ہدایت کے کام کو خلافت کے ذریعہ مکمل کرتا ہے اسی سنت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بھیجا 1905ء میں اللہ نے آپ کو اپنی وفات کی خبر دی۔ ان الٰہی خبروں کی بنا پر آپ نے الوصیت کے نام سے ایک رسالہ شائع کروایا اس رسالہ میں آپ نے اپنے بعد قدرتِ ثانیہ یعنی خلافت احمدیہ کے ظہور کی خوشخبری دی۔

حضور علیہ السلام احباب جماعت کو تسلی اور بشارت دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

”اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اَب یہ ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی، غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی ...... میں خدا کی مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔“

(رسالہ الوصیت صفحہ ۷ و ۸)

چنانچہ ان خوش خبریوں کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعثت کے عظیم الشان مقصد کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ”خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یوروپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاص اور دعاؤں پر زور دیتے ہیں“۔

چنانچہ الہام الٰہی کے مطابق 26 مئی 1908ء کو بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام کی وفات ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اس الٰہی مشن کی تکمیل اور توحید کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے دوسری قدرت کا ظہور فرمایا اور اپنی قدیم سنت کو دوہراتے ہوئے جماعت احمدیہ میں خلافت کا بابرکت نظام جاری فرما دیا سو 27 مئی 1908ء کو اللہ تعالیٰ نے حضرت حافظ مولانا نور الدین صاحب کو خلافت کے اس عظیم عہدہ پر فائز فرمایا۔ الحمدللہ

## حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب

### خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حاجی الحرمین حضرت حافظ حکیم مولانا نور الدین صاحب کی پیدائش ۱۸۴۲ء میں محلّہ معماران، بھیرہ میں ہوئی۔ آپ کے والد حافظ غلام رسول صاحب کا شجرہ نسب حضرت عمر فاروقؓ سے ملتا ہے۔ والدہ نور بخت اعوان قوم سے تھیں جو بچوں کو قرآن مجید مع ترجمہ و دیگر دینی کتب پڑھاتی تھیں۔ آپؓ نے بھی اپنی والدہ سے ہی قرآن مجید اور فقہ کی چند کتب پڑھیں۔ اپنے بھائی بہنوں میں آپ سب سے چھوٹے تھے۔ جس کی وجہ سے والدین کو آپ سے بہت زیادہ محبت تھی۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا مورث اعلیٰ مورخین نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو قرار دیا ہے اس لحاظ سے آپ فاروقی بھی ہیں اور علوی بھی۔

گھریلو تعلیم کے بعد آپ مدرسہ میں داخل ہوئے۔ کتابیں جمع کرنے اور پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ تیراکی اور گھوڑ سواری بھی آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ آپ نے فارسی اور عربی کے علاوہ حکمت بھی سیکھی۔ پنڈ دادخاں میں چار برس تک بحیثیت ہیڈ ماسٹر کام کیا۔ بعدہ ملازمت سے استعفیٰ دے کر حصول علم کیلئے کئی مقامات کا سفر کیا۔ دوبار حج کی سعادت پائی۔ اس دوران مدینہ میں دینی علم بھی حاصل کیا۔ ۳۰ برس کی عمر میں آپ کی پہلی شادی محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ سے بھیرہ میں ہوئی۔ بھیرہ میں ہی آپ نے اپنی آبائی مسجد میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا نیز ایک مطب بھی جاری کیا۔ آپ غرباء کا مفت علاج کرتے تھے۔ ۱۸۷۶ء کے قریب آپ مہاراجہ جموں و کشمیر کی دعوت پر کشمیر آ گئے اور دوسو روپے مشاہرہ پر مہاراجہ کی ملازمت کر لی بعد میں یہ تنخواہ چار پانچ سو روپے ہوگئی۔ دوران ملازمت طبی خدمات کے ساتھ ساتھ آپ نے تبلیغ و اشاعت اسلام کی سرگرمیاں بھی جاری رکھیں۔ مہاراجہ کے دربار میں آپ کی حق گوئی اور جرأت مشہور تھی۔ اس زمانہ میں آپ نے بعض اہم کتب بھی تصنیف کیں اور متعدد اخبارات میں مضامین بھی شائع کرائے۔

جموں میں بھی آپ نے درس قرآن مجید کا سلسلہ جاری رکھا ہوا تھا۔ آپ کا طرز زندگی بہت سادہ تھا۔ آپکی آمد کا اکثر حصہ دینی کاموں کی اشاعت پر خرچ ہوتا۔ آپ نے نامور اور مشہور علماء سے کئی مباحثات کئے۔ ۸۱-۱۸۸۰ء میں انجمن اشاعت اسلام کے نام سے لاہور میں ایک انجمن قائم ہوئی۔ جس کے آپ سرگرم ممبر تھے۔ ۱۸۸۱ء میں ہی آپ نے قرآن مجید حفظ کرنا شروع کیا اور جلد مکمل کر لیا۔ ۱۸۸۴ء میں انجمن حمایت اسلام قائم ہوئی۔ اس میں بھی آپ بصد شوق شامل ہوئے۔ ہمیشہ اس کی مالی اعانت بھی کی اور مضامین بھی لکھے۔

اسی دوران آپ کے ایک شاگرد نے آپ کو بتایا کہ ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں قادیان میں ایک شخص مرزا غلام احمد نے اسلام کی حمایت میں رسالے لکھے ہیں تو آپ نے حضورؑ کی خدمت میں خط لکھ کر کتابیں منگوائیں۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ کو حضورؑ کا ایک اشتہار بھی ملا۔ جسے پڑھ کر آپ قادیان آئے۔ اور اپنی صدیقی فراست سے خدا کے برگزیدہ کو پہچان لیا اور آپ کی محبت و عقیدت میں ایسے کھوئے کہ سب کچھ آپ کے قدموں میں قربان کر دیا۔ یہ ۱۸۸۵ء سے پہلے کی بات ہے جبکہ نہ حضور نے دعویٰ مسیحیت کیا تھا نہ بیعت کا سلسلہ شروع ہوا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ماموریت کے وقت سے ہی دعا میں مصروف تھے کہ الٰہی دین اسلام کی خدمت کیلئے مجھے مددگار عطا فرما۔ آپ کی دعائیں قبول ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا نورالدین صاحب جیسا عظیم انسان آپ کی مدد کیلئے بھیج دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کے متعلق فرماتے ہیں:۔

**”میں خدا تعالیٰ کے حضور آہ وزاری کرتا تھا اور عرض کرتا تھا کہ الٰہی میرا ناصر و مددگار کون ہے۔ میں تنہا اور بے حقیقت ہوں۔ پس جب دعا کا ہاتھ مسلسل اٹھا اور فضائے آسمانی میری دعاؤں سے معمور ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے میری عاجزانہ دعا قبول کی اور رب العالمین کی رحمت جوش میں آئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مخلص اور صدیق عطا فرمایا۔ جو میرے مددگاروں کی آنکھ اور میرے مخلصین دین کا خلاصہ ہے۔ اس مددگار کا نام اس کی نورانی صفات کی طرح نورالدین ہے۔ وہ مولد کے لحاظ سے بھیروی اور نسب کے اعتبار سے ہاشمی قریشی ہے۔ وہ اسلام کے سرداروں میں سے ہے اور بزرگوں کی نسل سے ہے۔ مجھے آپ کے ملنے سے ایسی خوشی ہوئی کہ گویا کوئی جدا شدہ جسم کا ٹکڑہ مل گیا اور ایسا مسرور ہوا جیسا کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاروق کے ملنے سے ہوئے تھے۔ مجھے سارے غم بھول گئے۔ جب وہ میرے پاس آئے اور مجھ سے ملاقات کی اور میری نگاہ ان پر پڑی تو میں نے دیکھا کہ آپ میرے رب کی آیات میں سے ہیں اور مجھے یقین ہوگیا کہ وہ میری اسی دُعا کا نتیجہ ہیں جو میں ہمیشہ کیا کرتا تھا اور میری فراست نے مجھے بتا دیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں میں سے ہیں“**

اس کے بعد آپ واپس جموں چلے گئے اور حضور کے ارشاد کی تعمیل میں عیسائیوں کے جواب میں ایک کتاب ”فصل الخطاب“ لکھی۔ آپ نے اپنے خطوط میں بارہا محبت و عقیدت کا اظہار کیا۔ اور حضور کی ہر تالیف میں اعانت پر کمربستہ ہوگئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب علم ہوا کہ آپ جموں میں بیمار ہیں تو حضور آپ کی عیادت کیلئے جموں تشریف لے گئے یہ غالباً ۱۸۸۸ء کا واقعہ ہے حضور اقدسؑ تین دن تک وہاں قیام پذیر رہے۔ مارچ ۱۸۸۹ء میں حضرت منشی احمد جان صاحب کی بیٹی صغریٰ بیگم صاحبہ سے آپ کی دوسری شادی لدھیانہ میں ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی برات میں لدھیانہ تشریف لے گئے۔ جب حضور علیہ السلام کو بیعت لینے کا حکم ہوا تو آپ نے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ میں بیعت کر کے اول المبائعین ہونے کا شرف حاصل کیا اور کتاب تصدیق براہین احمدیہ تصنیف فرمائی۔ ستمبر ۱۸۹۲ء میں آپ کی جموں (کشمیر) کی ملازمت کا خاتمہ ہوا اور آپ واپس بھیرہ تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے ایک وسیع مطب اور بہت بڑے مکان کی تعمیر شروع کروائی۔ ابھی یہ تعمیر جاری تھی کہ ۱۸۹۳ء میں آپ کا لاہور آنا ہوا۔ لاہور سے آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کیلئے قادیان آ گئے۔ حضور نے فرمایا: اب تو آپ فارغ ہیں؟ آپ نے اثبات میں جواب دیا اس پر حضور نے فرمایا آپ رہیں۔ آپ نے خیال کیا کہ دو چار روز رہنا ہوگا۔ ایک ہفتہ کے بعد حضور نے فرمایا:

اپنی ایک بیوی کو بھی قادیان منگوا لیں۔ آپ نے ارشاد کی تعمیل کی اور تعمیر کا کام بند کروا دیا۔ چند دنوں کے بعد حضور نے فرمایا: کتابوں کا آپ کو شوق ہے اپنا کتب خانہ بھی یہیں منگوا لیں۔ آپ نے اس ارشاد کی بھی تعمیل کی۔ بعدہ حضور نے فرمایا دوسری بیوی کو بھی یہیں بلا لیں۔ پھر فرمایا وطن کا خیال چھوڑ دو۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اس خیال کو ایسا چھوڑا کہ پھر کبھی خواب میں بھی وطن نہیں دیکھا اور اپنے آقا کی خدمت میں دھونی رما کر بیٹھ گئے۔ کچھ عرصہ الدار میں رہائش کے بعد آپ نے اپنا ذاتی مکان بنا لیا اور ایک چھوٹی سی کوٹھڑی میں اپنا مطب قائم کر لیا۔ آپ کو قادیان میں مختلف رنگوں میں حضور کی معاونت کا موقعہ ملتا۔ آپ حضورؑ کی مبشر اولاد کو قرآن مجید اور دینیات پڑھاتے۔ قرآن مجید و احادیث کا درس دیتے۔ جب قادیان میں کالج قائم ہوا تو آپ اس میں عربی پڑھاتے رہے۔ آپ صدر انجمن احمدیہ کے پریذیڈنٹ بھی تھے۔ قادیان سے نکلنے والے اخبارات الحکم، والبدر کی آپ قلمی و مالی اعانت فرماتے۔

آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف سفروں میں حضور کی مشایعت کا موقعہ بھی ملا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب باذن الٰہی بہشتی مقبرہ کی بنیاد رکھی تو اس کے آمد و خرچ کا حساب رکھنے کیلئے ایک انجمن کارپرداز مصالح قبرستان بنائی اور آپ کو اس کے چندوں کا امین مقرر فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی آخری بیماری کے آغاز میں آپ کو لاہور بلانے کا ارشاد فرمایا آپ فوراً حاضر ہو گئے اور حضور کیلئے کئی نسخے تجویز کئے۔

حضور کی وفات کے وقت آپ کمرہ میں موجود نہیں تھے۔ اطلاع ملتے ہی آئے، حضور کی پیشانی پر بوسہ دیا اور اسی وقت کمرہ سے باہر نکل گئے۔ حضور کے وصال کا صحابہ کو گہرا صدمہ تھا۔ اس المناک سانحہ پر آپ صبر و تحمل کے ساتھ جماعت کی ڈھارس بھی بندھاتے رہے۔ لوگوں نے آپ کی بیعت کرنے کا تقاضہ کیا۔ جس پر آپ نے فرمایا:

اس کا فیصلہ قادیان جا کر ہوگا۔ چنانچہ قادیان آکر ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو انتخاب ہوا۔ اور آپ اتفاق رائے سے خلیفۃ المسیح الاول منتخب ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر ۶۷ سال تھی۔ اس طرح مومنین جو صدمہ سے نڈھال تھے ایک بار پھر ایک ہاتھ پر متحد ہوگئے۔ دوسری طرف معاندین احمدیت نے اپنی ریشہ دوانیاں تیز کردیں۔ اور احمدیت سے ورغلانے اور مرتد کرنے کیلئے مختلف قسم کی غلط فہمیاں پھیلائی جانے لگیں۔ جن کا آپ نے بہترین رنگ میں تدارک فرمایا۔ آغاز خلافت میں ہی آپ نے بیت المال کا مستقل محکمہ قائم فرمایا۔ آپ کے دور خلافت میں انسانی بہبود کے بہت سے کام ہوئے۔ مثلاً پبلک لائبریری، مجلس ضُعفاء اور ناصر وارڈ کا قیام، مسجد نور، محلّہ دارالعلوم دارالضعفاء اور بورڈنگ وتعلیم الاسلام ہائی سکول کی تعمیر اور واعظین کا تقرر وغیرہ۔ جولائی ۱۹۰۸ء میں آپ نے اپنی بھیرہ کی قیمتی جائیداد صدر انجمن احمدیہ کے نام ہبہ کردی۔ اور جماعت کی ترقی کیلئے کئی مؤثر اقدامات کئے۔ آپ کی خلافت کے آغاز میں ہی بعض منافقین نے انکار خلافت کا فتنہ کھڑا کردیا۔ جس کا آپ نے بڑی ذہانت اور دور اندیشی سے سدِّ باب کیا۔ یکم مارچ ۱۹۰۹ء کو آپ نے مدرسہ احمدیہ کی بنیاد رکھی۔

۱۸ر نومبر 1910 کو بعمر ۷۰ سال آپ گھوڑے سے گر گئے۔ سر پر شدید چوٹ آئی اور بہت زیادہ خون بہہ گیا جس کی وجہ سے قریباً سات ماہ تک آپ فریش رہے۔ رفتہ رفتہ طبیعت سنبھلنے لگی اور آپ کے مشاغل بہت حد تک معمول پر آگئے اور آپ جماعتی کاموں میں سرگرم ہوگئے۔

۱۳ر مارچ ۱۹۱۴ء کو بقضائے الٰہی عین حالت نماز میں آپ نے وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریرات میں کئی جگہ آپ کی اطاعت وفرمانبرداری اور تقویٰ وطہارت کا بہت عمدہ اور احسن پیرائے میں ذکر کیا ہے۔ ایک جگہ فرمایا:

چہ خوش بودے اگر ہریک زامت نوردیں بودے
ہمیں بودے اگر ہردل پراز نور یقیں بودے

اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اپنے قرب خاص سے نوازے اور آپ پر بے پایاں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین۔

## حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

### خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص بیٹا عطا کئے جانے سے متعلق صحف سابقہ میں کئی پیشگوئیاں ملتی ہیں۔ یہود کی قدیم روایات کی کتاب طالمود میں لکھا ہے:۔

"It is also said that the (The Messiah) shall die and his kingdom descend to his son and grandson"

یعنی مسیح (موعود) کی وفات کے بعد اس کی (روحانی) بادشاہت اس کے بیٹے اور پوتے کو ملے گی (طالمود از جوزف بارکلے باب پنجم صفحہ ۳۷ مطبوعہ لندن ۱۸۷۸ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بیش خبری فرمائی کہ آنے والا مسیح شادی کرے گا اور اس کے ہاں (خاص) اولاد ہوگی۔ اسی طرح امت مسلمہ کے بعض اولیاء وصلحاء نے بھی مسیح موعود علیہ السلام کو ایک عظیم فرزند دیئے جانے کی خبر دی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے بہت سی صفات سے متصف ایک موعود پسر کی بشارت عطا فرمائی جس کا ذکر آپ نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں فرمایا ان تمام پیشگوئیوں کے مطابق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو حضرت سیدہ نصرت جہاںؓ کے بطن مبارک سے قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ کی تربیت حضرت ام المومنین نے بچپن سے ہی نہایت اعلیٰ رنگ میں کی۔ عمومی رنگ میں دنیوی تعلیم حاصل کی ورزشی کھیلوں کے علاوہ آپ کو شکار، تیراکی اور گھوڑ سواری کا بھی شوق تھا آپ کو چھوٹی عمر سے ہی نماز پڑھنے اور دعائیں کرنے کی عادت تھی ۸ سال کی عمر میں آپ نے قرآن مجید مکمل کیا تو آپ کی آمین کی گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد سفروں میں بھی حضور کے ساتھ رہے۔ ۱۸۹۷ء میں قادیان کے احمدی نوجوانوں نے ''انجمن ہمدردان اسلام'' قائم کی جس کے آپ بھی ایک سرگرم رکن تھے۔ بچپن سے ہی آپ کے دل میں خدمت اسلام کا بے مثال جذبہ کارفرما تھا۔ ۱۹۰۰ میں آپ نے ''انجمن تشحیذ الاذھان' کی بنیاد رکھی جس کا مقصد نوجوانان احمدیت کو تبلیغ اسلام کیلئے تیار کرنا تھا۔

وسط اکتوبر ۱۹۰۳ء میں آپ کی پہلی شادی حضرت سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ سے رڑکی میں ہوئی اسی سال سے آپ نے شعروسخن کا بھی آغاز کیا۔

جنوری ۱۹۰۶ء میں جب مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ کا قیام ہوا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو اس کا ممبر نامزد فرمایا۔ مارچ ۱۹۰۶ء میں آپ کی ادارت میں رسالہ تشحیذ الاذھان نکلنا شروع ہوا۔ جس میں آپ نے تعلیم و تربیت کی غرض سے متعدد اہم مضامین لکھے۔

جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء میں بعمر ۱۷ سال آپ نے پہلی پبلک تقریر کی ۱۲ر مئی ۱۹۰۷ء کو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے قیام امن کے لئے آپ کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا۔ سترہ اٹھارہ سال کی عمر میں ایک خواب کے ذریعہ آپ کو سورہ فاتحہ کی تفسیر سکھائی گئی۔ ۱۴ر مارچ ۱۹۰۸ء کو آپ نے امرتسر میں عام مجلس کے سامنے تقریر کی۔ آپ ۲۷ر اپریل ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہمراہ قادیان سے لاہور تشریف لے گئے اسی سفر میں حضورؑ کا وصال ہوا۔ اسی موقعہ پر آپ نے حضور کے مقاصد کی تکمیل کیلئے ایک تاریخی عہد کیا۔ حضور علیہ السلام کے وصال اکبر کے بعد آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی سب سے پہلے بیعت کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر مخالفین نے طرح طرح کے اعتراضات کئے اس کے جواب میں آپ نے ''صادقوں کی روشنی کو کون دور کرسکتا ہے'' کے عنوان سے پہلا کتابچہ تصنیف فرمایا۔

۱۹۰۸ء کے جلسہ سالانہ میں بھی آپ نے پر معارف تقریر کی نیز مدرسہ احمدیہ کی بقا کے لئے فیصلہ کن جدوجہد فرمائی اسی طرح قادیان میں ایک پبلک لائبریری قائم کی۔ نومبر ۱۹۰۹ء میں آپ نے انگریزی میں دینی مضامین لکھنے شروع کئے۔ فروری ۱۹۱۰ سے آپ نے قادیان میں قرآن مجید کا درس دینا شروع کیا اور احمدی طلباء کیلئے ایک تربیتی کلاس جاری کی۔ ۱۹۱۰ء میں ہی حضرت خلیفۃ المسیح کے ملتان تشریف لے جانے پر آپ جماعت احمدیہ قادیان کے امیر بنائے گئے۔ ۲۹ جولائی ۱۹۱۰ء کو آپ نے پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ ۲۶ر اگست ۱۹۱۰ کو حضرت خلیفہ اول نے بھی آپ کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کی۔ ۱۹۱۱ء میں آپ نے مجلس انصار اللہ کا قیام فرمایا۔ ۱۹۱۲ء میں آپ نے ہندوستان کے مختلف مدارس اور ممالک مصر وعرب کا سفر اختیار کیا اور حج بیت اللہ کی سعادت ملی۔ جون ۱۹۱۲ء میں آپ نے قادیان سے نیا اخبار الفضل جاری فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے وصال کے بعد ۱۴ر مارچ ۱۹۱۴ کو آپ خلیفہ منتخب ہوئے۔

اللہ تعالیٰ نے حسب وعدہ آپ کو زمین کے کناروں تک شہرت دی اور کئی ممالک میں آپ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کا قیام ہوا۔ آپ سخت ذہین وفہیم تھے۔ دنیا کے کسی شعبہ سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی ماہر فن آپ کے سامنے طفل مکتب نظر آتا تھا آپ کی متعدد تصانیف اور خطبات وخطابات نیز تفسیر صغیر، تفسیر کبیر آپ کا علمی شاہکار ہیں۔

آپ میں وہ تمام علامات کمال آب وتاب کے ساتھ پوری ہوئیں جن کا ذکر پیشگوئی مصلح موعودؓ میں خدائے قادر نے الہاماً فرمایا تھا آپ کے ذریعہ جماعت میں ذیلی تنظیموں کا نظام قائم ہوا اور ہر عمر اور طبقہ کے افراد کو اپنے دائرہ کار میں آگے بڑھنے اور خدمت اسلام کرنے کے مواقع ملے اسی طرح آپ نے مقامی جماعتوں میں بھی ایک مستحکم لوکل نظام قائم فرمایا۔ تا جماعتی کاموں میں ترقی اور حسن پیدا ہو۔

آپ نے مختلف ممالک کے سفر بھی کئے اور بیرونی ممالک کی جماعتوں کو منظّم کرنے کی شاندار کوششیں فرمائیں۔ آپ کے زمانہ خلافت میں اگرچہ مخالفین نے بارہا جماعت کو ختم کرنے کی کوشش کی مگر آپ کی اولوالعزم قیادت میں ہر بار جماعت پہلے سے بڑھ کر خدا کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہوئے نئی شان سے ابھری۔ تحریک جدید کا اجراء بھی آپ کے دور خلافت کا ایک سنہری کارنامہ ہے جس نے ساری دنیا میں رشد و ہدایت کا جال پھیلانے میں کلیدی رول ادا کیا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت مختلف نظارتوں کا قیام آپ کی انتظامی صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

آپ نے خلافت کے استحکام کیلئے بھی انتھک کوششیں کیں اور اس کی غیر معمولی ضرورت واہمیت کو واضح کرکے ہر فرد جماعت سے عہد لیا کہ وہ اس بابرکت آسمانی نظام کی حفاظت کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے تیار رہے گا۔ آپ نے مختلف معاملات میں مسلمانان ہند کی بھی بہترین راہنمائی فرمائی۔

آپ کا ۵۱ سالہ دور خلافت خدا تعالیٰ کے بے شمار نشانات کے ظہور کا زندہ وتابندہ ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق آپ ۸/۷ نومبر ۱۹۶۵ کی درمیانی شب اس دار فانی سے عالم جاودانی میں رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ آمین

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

## حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب

### خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جہاں مبشر اولاد کی خوشخبری دی وہاں ایک خاص پوتے کی بشارت بھی عطا فرمائی تھی۔ جس نے آگے چل کر اسلام و احمدیت کی عظیم الشان خدمت سرانجام دینی تھی اس بارہ میں یہ الہام ہوا:۔

اِنَّـا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ نَافِلَةٍ لَّکَ نَافِلَةً مِنْ عِـنْدِیْ یعنی ہم ایک اور لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو نافلہ ہوگا یعنی لڑکے کا لڑکا۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۹۔۲۱۸)

اسی طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی پیدائش سے قریب پونے دو ماہ قبل ۲۶ر ستمبر ۱۹۰۹ء کو یہ بشارت دی گئی:۔

**''میں تجھے ایک ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا اور اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوگا''**

انہی الٰہی بشارتوں کے مطابق آپ حضرت سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ کے بطن سے ۱۵ر نومبر ۱۹۰۹ء کو پیدا ہوئے۔ ۱۷ اپریل ۱۹۲۲ء کو ۱۳ سال کی عمر میں حفظ قرآن مجید کی سعادت ملی۔ پرائیویٹ طور پر عربی واردو پڑھنے کے بعد آپ دینی علوم کی تحصیل کیلئے مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور ۱۹۲۹ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا بعدہ آپ نے ۱۹۳۴ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے کی

ڈگری حاصل کی۔ اگست ۱۹۳۴ء میں آپ کی شادی ہوئی۔ ۶ ستمبر ۱۹۳۴ء میں آپ مزید اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے انگلستان تشریف لے گئے اور وہاں چار سال قیام کیا اس دوران آکسفورڈ سے بی اے کی ڈگری حاصل کرنے کے علاوہ آپ تبلیغ اسلام میں بھی مصروف رہے اور وہاں ایک رسالہ ''الاسلام'' بھی جاری فرمایا۔ یورپ سے واپس آتے ہی آپ پہلے جامعہ احمدیہ کے پروفیسر اور پھر جون ۱۹۳۹ء میں اس کے پرنسپل مقرر ہوئے۔

فروری ۱۹۳۹ء سے اکتوبر ۱۹۴۹ تک آپ مجلس خدام الاحمدیہ کے صدر رہے۔ اکتوبر ۱۹۴۹ء سے نومبر ۱۹۵۴ء تک جبکہ حضرت مصلح موعودؓ بنفس نفیس صدر مجلس تھے آپ نے بحیثیت نائب صدر شاندار خدمات سرانجام دیں۔ اس دوران آپ نے حفاظت مرکز کی اہم ذمہ داریوں کو بھی بطریق احسن نبھایا۔ رسالہ خالد آپ کے عہد صدارت کی حسین یادگار ہے۔

مئی ۱۹۴۴ء تا نومبر ۱۹۶۵ء انتخاب خلافت تک آپ تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل کی حیثیت سے قوم کے نونہالوں کی تعلیمی رہنمائی فرماتے رہے۔ ۱۹۵۳ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور آپ کو سنت یوسفی کے مطابق قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں۔ ۱۹۵۴ء میں آپ مجلس انصار اللہ کے صدر بنے اور مجلس کو بیدار کرنے اور فعال بنانے میں نمایاں کردار ادا کیا آپ کے دور صدارت میں ہی رسالہ ماہنامہ انصار اللہ کا اجراء ہوا۔ مئی ۱۹۵۵ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آپ کو صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا چیئر مین مقرر فرمایا۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی وفات پر ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو آپ خلیفہ منتخب ہوئے اور ہزاروں سال پہلے کی یہ پیشگوئی جو قدیم اسرائیلی احادیث کے مجموعہ طالمود میں موجود ہے کمال آب و تاب سے پوری ہوئی کہ:۔

**''یہ بھی کہا گیا ہے کہ مسیح کے انتقال کے بعد اس کی بادشاہت اس کے بیٹے اور پوتے کو مل جائے گی''**

(طالمود بائی جوزف بارکلے باب پنجم ص ۳۷ مطبوعہ لندن ۱۸۷۸ء)

آپ کا دور خلافت اللہ کے فضل سے ۱۷ سال پر محیط ہے اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار نشانات ظہور پذیر ہوئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد پیشگوئیاں بڑی شان سے پوری ہوئیں۔

آپ نے جماعتی تعلیم و تربیت کیلئے متعدد اہم پروگرام اور تحریکات جاری فرمائیں۔ سب سے پہلے آپ نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک کی اور اس کے لئے ۲۵ لاکھ روپے کا فنڈ قائم کیا بعدہ آپ نے وقف عارضی کی خصوصی تحریک فرمائی۔ تحریک جدید کے دفتر دوم اور وقف جدید کے دفتر اطفال کا اجراء فرمایا۔ بدرسوم کے خلاف جہاد کا اعلان کیا اور نوجوانوں خصوصاً طلباء کیلئے کئی مفید پروگراموں کا اعلان فرمایا۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آپ نے صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کا اعلان فرمایا تا جماعت احمدیہ اپنے قیام کی ایک صدی مکمل ہونے پر جشن تشکر منائے۔ اس کے لئے آپ نے جماعت سے اڑھائی کروڑ روپیہ کا مطالبہ فرمایا اور اسے ایک پانچ نکاتی روحانی پروگرام بھی دیا۔ ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو آپ نے غلبہ اسلام کی دوسری صدی کے استقبال کیلئے ایک دس سالہ پروگرام کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ ان دس سالوں میں ہر بچہ قاعدہ یسرنا القرآن پڑھنا جانتا ہو۔ ناظرہ جاننے والے ترجمہ و تفسیر سیکھیں۔ ہر بچہ کم از کم میٹرک ضرور پاس کرے اور افراد جماعت اسلامی اخلاق کے زیور سے آراستہ ہوں۔ ۷ مارچ ۱۹۸۰ء کو آپ نے یونیورسٹی کے امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کیلئے خصوصی انعامات کا اعلان فرمایا اور جماعت کے سامنے عظیم الشان تعلیمی منصوبہ رکھا۔

۲۳ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو آپ نے غلبۂ اسلام کو قریب سے قریب کرنے کیلئے افراد جماعت کی ذہنی، اخلاقی، جسمانی و روحانی ترقی کا منصوبہ رکھا۔ اس کے علاوہ بھی آپ نے بہت سی تحریکات اور پروگرام جاری فرمائے۔ جن کے نتیجہ میں جہاں جماعت میں ہر پہلو سے ایک نئی بیداری پیدا ہوئی وہاں جماعتی ترقی کی عظیم داغ بیل بھی پڑی۔ جسے دیکھ کر مخالفین میں حسد پیدا ہوا اور مخالفت ترقی کرنے لگی حتیٰ کہ ملاؤں کی انگیخت پر حکومت پاکستان نے بھی اندھا دھند مخالفت شروع کردی مخالفین نے احمدیوں کی جائیدادیں تباہ کیں، اموال لوٹے، اور درجنوں احمدیوں کو شہید کردیا۔ پورے پاکستان میں مخالفت کی آگ بھڑک اٹھی اور جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا ایسے حالات میں آپ نے احباب جماعت کو تسلی دی۔ صبر و تحمل سے کام لینے اور دعائیں کرنے کا ارشاد فرمایا۔ ان دنوں میں حضور نے کئی روز تک ساری ساری رات جاگ کر عبادت اور دعاؤں میں گذاری اور کشتی احمدیت کو بحفاظت مخالفت کے طوفانوں اور تھپیڑوں سے نکال کر ساحل عافیت تک پہنچایا۔ مخالفت کا یہ دور اگرچہ لمبا چلا تاہم آپ کی رہنمائی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات کے دروازے بھی کھلتے چلے گئے۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے ان بڑی بڑی مخالفتوں کو پاش پاش کیا۔ وہاں مخالفین کو بھی کیفر کردار تک پہنچایا جماعت احمدیہ کا ۹۰ سالہ مسئلہ جلد حل کردینے کا دعویٰ کرنے والے وزیر اعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دے دی گئی۔ آپ کے دور خلافت میں ہی گیمبیا کے صدر کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت ملی۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو نوبل انعام ملا۔

سپین میں ساڑھے سات سو سال بعد ایک وسیع اور شاندار مسجد کی بنیاد رکھی گئی آپ نے یورپ اور افریقن ممالک کے سات طویل دورے فرمائے جن میں جماعت کی روحانی و اخلاقی ترقی کے سامان پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اسلام کی وسیع اشاعت کے منصوبے بھی بنائے گئے۔

خلافت ثالثہ کا درخشندہ و تابندہ دور عظیم کامیابیوں کے ساتھ ۱۷ سال پر محیط ہے۔ جس میں بیسیوں مساجد بنائی گئیں۔ متعدد زبانوں میں تراجم قرآن مجید شائع ہوئے کئی نئے تبلیغی مراکز، ہسپتالوں، سکولوں اور اخبارات ورسائل کا اضافہ ہوا۔

بہت سی عالیشان جماعتی عمارتیں تعمیر ہوئیں۔ آپ نے اپنے دور خلافت کے آخری جلسہ سالانہ ۲۷ دسمبر ۱۹۸۲ء کے موقعہ پر جماعت کو ''ستارہ احمدیت'' سے نوازا۔ فرینکفورٹ کے ایک نہایت بااثر اخبار نے آپ کو محبت کا سفیر قرار دیا۔ اور حضور کی ایک بڑی سی تصویر شائع کرکے لکھا'' جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بنی نوع انسان کیلئے محبت کا ایک سمندر ہیں''

قدرت ثانیہ کا مظہر ثالث یہ بابرکت روحانی وجود ۷۳ سال کی عمر میں ۸/۹ جون ۱۹۸۲ء کی شب بیت الفضل اسلام آباد میں اس جہان فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت کرگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا جسد اطہر اسلام آباد سے ربوہ لایا گیا اور ۱۰ جون ۱۹۸۲ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے احاطہ بہشتی مقبرہ میں قریباً ایک لاکھ احباب جماعت کی معیت میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور مزار حضرت مصلح موعودؓ کے دائیں پہلو میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں بلندی درجات سے نوازے آمین۔

## حضرت مرزا طاہر احمد صاحب

### خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت مرزا طاہر احمد سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی حرم محترم حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ کے بطن سے ۱۸ دسمبر ۱۹۲۸ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کا بچپن نہایت پاکیزہ ماحول میں گذرا بچپن سے ہی آپ کی طبیعت نہایت سادہ منکسر المزاج اور پرمذاق تھی آپ بے حد جفاکش اور بہادر تھے گھوڑ سواری، شکار اور تیراکی کے علاوہ کئی کھیلوں میں بھی حصہ لیتے۔

آپ نے ۱۹۴۴ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول سے میٹرک کیا اس کے بعد گورنمنٹ کالج سے ایف ایس سی کی ڈگری حاصل کی پھر پرائیویٹ طور پر بی اے کا امتحان پاس کیا۔ ۷ دسمبر ۱۹۴۹ء کو جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لیا اور ۱۹۵۳ء میں امتیازی پوزیشن کے ساتھ شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ بعدہ مزید تعلیم کے حصول کیلئے آپ حضرت مصلح موعودؓ کے ساتھ اپریل ۱۹۵۵ء میں یورپ تشریف لے گئے اور دو سال بعد واپس ربوہ مراجعت ہوئی۔

ابھی آپ میٹرک کا امتحان دے رہے تھے کہ ۵ مارچ ۱۹۴۴ء کو والدہ محترمہ کی وفات ہوگئی۔ آپ نے یہ صدمہ نہایت صبر سے برداشت کیا۔ ۵ دسمبر ۱۹۵۷ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کا نکاح حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ کے ساتھ پڑھا اور ۹ دسمبر کو شادی ہوئی۔ آپ صرف درسی کتب ہی نہ پڑھتے بلکہ اُردو اور انگریزی ادب کے سائنس اور مختلف دیگر علوم کا بھی گہرائی سے مطالعہ کرتے جس سے آپ کی وسعت علمی میں بیحد اضافہ ہوا۔

یورپ سے واپس آنے کے بعد آپ دینی خدمات میں سرگرم عمل ہوگئے۔ ۱۲ دسمبر ۱۹۵۸ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو وقف جدید انجمن احمدیہ کا ناظم ارشاد مقرر کیا۔ دسمبر ۱۹۵۹ء میں فضل عمر ہومیو ریسرچ ایسوسی ایشن کے قیام پر اس کے صدر بنائے گئے۔ نومبر ۱۹۶۰ء سے ۱۹۶۶ء تک آپ نے نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دئے۔ جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء کے موقعہ پر پہلی بار آپ نے خطاب فرمایا اس کے بعد تقریباً ہر سال آپ جلسہ پر خطاب فرماتے رہے۔

۱۹۶۱ء میں ممبر افتاء کمیٹی کے فرائض آپ کو سونپے گئے۔ خلافت ثانیہ کے عہد میں آپنے تبلیغی اور تربیتی مساعی کے علاوہ قلمی جہاد کا بھی آغاز کیا۔ آپ کی پہلی محققانہ تصنیف ''مذہب کے نام پر خون'' منظر عام پر آئی خلافت ثالثہ کے عہد میں آپ کی دینی مصروفیات نقطۂ عروج کو پہنچ گئیں ۱۹۶۶ء سے ۱۹۶۹ء تک آپ نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے نوجوانان احمدیت کی شاندار خدمات سرانجام دیں۔ جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے خاص طور پر اظہار خوشنودی فرمایا ۱۹۷۰ء میں آپ کو فضل عمر فاؤنڈیشن کا ڈائریکٹر مقرر کیا گیا۔

۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی زیر قیادت شامل ہونے والے جماعتی وفد کو مدلل رنگ میں جماعت احمدیہ کا موقف پیش کرنے کی توفیق ملی اس وفد کے آپ بھی ممبر تھے۔ یکم جنوری ۱۹۷۹ء کو آپ صدر مجلس انصار اللہ منتخب ہوئے اور منصب خلافت پر فائز ہونے تک اس عہدہ پر مامور رہے۔ ۱۹۸۰ء میں آپ احمدیہ آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن کے سرپرست مقرر ہوئے۔ ۱۷ تا ۲۳ جنوری ۱۹۸۰ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنی غیر موجودگی میں آپ کو امیر مقامی مقرر فرمایا۔ آپ لمبا عرصہ نائب افسر جلسہ سالانہ بھی رہے۔

الغرض مسند خلافت پر متمکن ہونے سے قبل بھی آپ نے اپنی خدا داد صلاحیتوں سے جماعت کی نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ دیگر دینی مصروفیات کے ساتھ ساتھ آپ نے مخلوق خدا کو ہومیوپیتھی طریق علاج سے فائدہ پہنچانے میں بھی کوئی کسر نہ چھوڑی۔

۱۰ جون ۱۹۸۲ء کو آپ مسند خلافت پر متمکن ہوئے جس کے بعد آپ کا دائرہ کار عالمی سطح پر محیط ہوگیا۔ اور آپ کو ہر فرد جماعت کی تعلیم و تربیت اور عالمی سطح پر تبلیغ واشاعت دین کی فکر ستانے لگی۔ چنانچہ آپنے ہر احمدی کے دل میں تبلیغ کا جذبہ بھرنے کیلئے دعوت الی اللہ کی

تحریک فرمائی جس کے عظیم الشان نتائج برآمد ہوئے۔

آپ کے دور خلافت کے آغاز میں ہی جماعت احمدیہ کو ملنے والی غیر معمولی ترقیات کو دیکھ کر دشمنان احمدیت کے سینوں پر سانپ لوٹنے لگے۔ انہوں نے جماعت اور اس کے نظام خلافت دونوں کو ختم کردینے کا ناپاک منصوبہ بنایا اور اس کو عملی جامہ پہنانے کیلئے آمروقت جنرل ضیاء الحق نے حکم بھی صادر کردیا۔ بنابریں آپ نے اللہ تعالیٰ کے اذن اور اس کی معجزانہ حفاظت میں پاکستان سے لندن ہجرت فرمائی اور وہاں پہنچ کر تبلیغ واشاعت اسلام کی مہم کا از سرنو آغاز کیا آپ غیر معمولی عزم وہمت اور صبر وتحمل کے حامل وجود تھے۔ آپ نے جماعت کو بھی حالات کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کا حوصلہ دیا۔ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کی شام کو حکومت پاکستان کی طرف سے جاری کردہ رسوائے زمانہ آرڈیننس ۲۰ کے ذریعہ پاکستان میں بسنے والے احمدیوں کی روزمرہ کی زندگی قانوناً جرم قرار دیدی گئی۔ اس کے بعد جماعت جن حالات میں سے گذری وہ تاریخ احمدیت کا ایک مہیب باب ہے۔ اس دور میں حضور کی راہنمائی میں جماعت احمدیہ ختم ہونے کی بجائے اور نکھر کر اُبھری اور پہلے سے بڑھ کر قربانیاں پیش کرنے لگی جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار افضال کا نزول ہوا اور یہ دور ابتلاء جماعت کے حق میں اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم انعام بن گیا۔

آپ کی خلافت سے جہاں بہت سی پیشگوئیاں پوری ہوئیں وہاں نزول ابن مریم کی پیشگوئی بھی ظاہری رنگ میں اس طور سے پوری ہوئی کہ پہلے تو آپ کے خطبات وخطابات بذریعہ آڈیو ویڈیو کیسٹ سنے جاتے تھے۔ لیکن آپ کی خصوصی توجہ اور انتھک کوششوں سے ایم ٹی اے (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) کا اجرا ہوا اور دنیا کے گوشہ گوشہ میں بسنے والے احمدی آپ کے خطبات کی Live نشریات سے گھر بیٹھے استفادہ کرنے لگے۔ عالمگیر تبلیغ کیلئے آپ نے مختلف زبانوں کے ڈیسک بنائے جن کے ذریعہ دنیا کی مختلف زبانوں میں اسلام کا پیغام پہنچانے کا انتظام ہوا۔

آپ کی تصانیف علوم ظاہری وباطنی کا انمول اور بیش بہا خزانہ ہیں۔ آپ کی نظم ونثر دل کی گہرائیوں میں اتر جانے کے ساتھ ساتھ آپ کی ادبی صلاحیتوں کا بھی بہترین شاہکار ہیں۔

ایم ٹی اے پر باقاعدگی کے ساتھ نشر ہونے والے درس قرآن مجید، ہومیو پیتھک کلاس، واقفین نو بچوں کی کلاس، اردو کلاس اور مجالس سوال وجواب علم وعرفان کا بیش بہا خزانہ ہیں۔ آپ نے دنیا بھر کے احمدیوں کی تربیت کیلئے تمام براعظموں کے سفر اختیار کئے۔ اور ہزارہا ایسے افراد کو شرف ملاقات بخشا جنہوں نے کسی خلیفہ برحق کو اپنی زندگیوں میں پہلی بار دیکھا اور ان کی زندگی کی کایہ پلٹ گئی۔

آپ کے دور خلافت میں جماعت احمدیہ کے قیام، جلسہ سالانہ کے انعقاد، سورج اور چاند گرہن کے آسمانی نشان اور اسلامی اصول کی فلاسفی کی اشاعت وغیرہ پر سو سال پورے ہوئے اور جماعت نے کئی صدیوں کی تکمیل کو بچشم خود مشاہدہ کیا۔ تقسیم ملک کے بعد آپ بحیثیت خلیفہ ۱۹۹۱ء میں پہلی بار قادیان تشریف لائے۔

آپ کے دور خلافت میں تمام ممالک میں مجلس شوریٰ کا نظام قائم ہوا۔ مسجد بشارت سپین کا افتتاح عمل میں آیا، مختلف ممالک میں عظیم الشان مساجد، مشن ہاؤسز، سکول وکالج، ہسپتال اور جامعہ احمدیہ قائم ہوئے۔ تحریک وقف جدید کو عالمی وسعت حاصل ہوئی، قرآن مجید کے متعدد زبانوں میں تراجم کی اشاعت کے علاوہ احمدیہ لٹریچر اور اخبارات و رسائل کی اشاعت میں بھی غیر معمولی اضافہ ہوا۔ آپ کی جاری فرمودہ تحریک وقف نو اور مریم شادی فنڈ بھی خصوصی اہمیت کی حامل ہیں۔ متعدد عظیم الشان پیشگوئیاں آپ کے دور خلافت میں پوری ہوئیں جن میں مخالفین کی ہلاکت، جماعتی ترقی، بادشاہوں کا قبول احمدیت اور مباہلہ کا چیلنج خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ سابقہ آسمانی پیشگوئیوں کے مطابق آپ وہ موعود منادی تھے جس کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور امام مہدی علیہ السلام کا پیغام کل عالم میں پہنچا۔

دنیا کا یہ مربی ومسیحا ۱۹ اپریل ۲۰۰۳ء کو اپنے مولائے حقیقی کے بلاوے پر اس کے حضور حاضر ہوکر خدا کی رضا کی ابدی جنتوں میں داخل ہوگیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ آپ پر بے شمار رحمتیں و برکتیں نازل فرمائے۔ آمین۔ ۲۳/اپریل کی شام آپ کی نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسلام آباد یوکے میں پڑھائی اور اسلام آباد میں ہی تدفین عمل میں آئی۔

## حضرت مرزا مسرور احمد صاحب

### خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ہمارے موجودہ امام عالی مقام سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان پیش خبریں: ”لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ اَوْ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ اور ”یَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَآءِ النَّهْرِ یُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ عَلٰی مُقَدَّمَتِهٖ رَجُلٌ یُقَالُ لَهٗ مَنْصُوْرٌ (ابوداؤد) نیز سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پرشوکت **کشوف والہامات:** ”وہ بادشاہ آیا“ (تذکرہ صفحہ ۵۸۴) ”اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْرُ“ یعنی اے مسرور میں تیرے ساتھ ہوں (الہام ۱۹۰۷ء) اور ”اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں“ (تذکرہ ص ۴۰۶) کے مصداق ہیں۔

آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے، حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے نواسے ہیں۔ آپ ۱۰ ستمبر ۱۹۵۰ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ مدظلہا کے ہاں ربوہ (پاکستان) میں پیدا ہوئے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ سے میٹرک پاس کرنے کے بعد آپ نے تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے بی اے اور زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے ۱۹۷۶ میں ایگریکلچر اکنامکس میں ایم ایس سی کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۶۳ء میں ساڑھے سترہ سال کی عمر میں نظام وصیت میں شمولیت فرمائی۔ ۳۱/ جنوری ۱۹۷۷ء کو آپ کی شادی محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ السبوح بیگم صاحبہ مدظلہا بنت محترمہ صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ ومرحوم سید داؤد مظفر شاہ صاحب سے ہوئی۔ ۱۹۷۷ء میں زندگی وقف کرکے آپ اسی سال ماہ اگست میں نصرت جہاں سکیم کے تحت غانا تشریف لے گئے جہاں ۱۹۸۵ء تک مقیم رہ کر چار سال بطور پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا، وسالؔ اور ایسارچر اور دو سال بطور مینجر احمدیہ زرعی فارم ٹمالے میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے غانا میں پہلی مرتبہ گندم اگانے کا کامیاب تجربہ کیا۔ ۱۹۸۵ء میں واپس پاکستان آنے پر اسی سال ۱۷ مارچ کو آپ کا بطور نائب وکیل المال ثانی تقرر ہوا۔ ۱۸ جون ۱۹۹۴ء کو آپ ناظر تعلیم اور ۱۰ جون ۱۹۹۷ء کو ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان اور امیر مقامی ربوہ مقرر ہوئے۔ اور تا انتخاب خلافت اسی منصب پر فائز رہے۔ اس دوران آپ کو صدر مجلس کارپرداز، ناظر ضیافت و ناظر زراعت، چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن اور صدر تزئین کمیٹی ربوہ کے طور پر بھی جلیل القدر خدمات سلسلہ بجالانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ نیز ۱۹۹۹ء میں ایک مقدمہ میں دس یوم اسیر راہ مولا رہنے کا اعزاز بھی حاصل کیا۔ ۲۳/اپریل ۲۰۰۳ء کو لندن وقت کے مطابق ۱۱:۴۰ بجے رات آپ کے بطور خلیفۃ المسیح الخامس منتخب ہونے کا اعلان ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر ۵۷ سال ہے اور آپ کی بابرکت قیادت میں احمدیت کا کارواں شاہراہ غلبہ اسلام پر ترقیات کی منازل کی طرف بسرعت رواں دواں ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ عنہ نے حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مرحوم کی وفات کے بعد آپ کی جگہ آپ کے صاحبزادے حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کو ناظر اعلیٰ مقرر کئے جانے کا ذکر کرتے ہوئے ۱۲ دسمبر ۱۹۹۷ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا کہ:۔

**”میں ساری جماعت کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کیلئے دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور پھر بعد میں مرزا مسرور احمد صاحب کے متعلق بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحیح جانشین بنائے ”تو ہماری جگہ بیٹھ“** کا مضمون پوری طرح ان پر صادق آئے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ خود ان کی حفاظت فرمائے اور ان کی اعانت فرمائے۔ (الفضل انٹرنیشنل لندن ۳۰ جنوری ۱۹۹۸ء)

اپنے بابرکت عہد خلافت کے گزشتہ ساڑھے چار سالوں کے دوران آپ نے یورپ، امریکہ، کینیڈا، براعظم افریقہ و ایشیا اور مختلف جزائر کے پے درپے کئی طویل سفر اختیار فرمائے، مسند خلافت پر متمکن ہونے کے دوسرے سال ہندوستان کا تاریخی دورہ فرمایا اور قادیان میں آنے والے ہزاروں فدایان کو شرف ملاقات بخشا۔ اور آپ نے متعدد اہم عمارات کا افتتاح فرمایا اور عظیم ترقیاتی منصوبوں کی داغ بیل ڈالی اور ہر جگہ کے احمدیوں کی روحانی تشنگی کو فرو کرنے کے ساتھ ساتھ وہاں کے عمائدین اور دانشوروں کو بھی اسلام کی حسین تعلیم سے روشناس کرایا۔ اس دوران حضور پرنور نے جماعت کی ہمہ جہتی ترقی کے پیش نظر طاہر فاؤنڈیشن، نصرت جہاں سکیم کے تحت وقف زندگی، انٹرنیٹ کے غلط استعمال سے اجتناب، بدرسوم، بے پردگی، شادی بیاہ میں بے جا اسراف۔ سگریٹ نوشی، لاٹری، ٹونے ٹوٹکے وغیرہ سے بکلی پرہیز، نظام جماعت کی پابندی، مختلف دعاؤں اور درود شریف کے بکثرت ورد، سچائی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے، گردوپیش کے ماحول خصوصاً جماعتی عمارات کی صفائی، اہل افریقہ کیلئے پینے کے صاف پانی کا انتظام، زکوٰۃ کی اہمیت و ادائیگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام، جماعتی اجلاسات و اجتماعات اور ایم ٹی اے سے بخوبی استفادہ، واقفین نو کو مختلف زبانوں پر عبور حاصل کرنے، بچوں کو السلام علیکم کہنے کی عادت ڈالنے، تلاوت قرآن کریم اور ترجمۃ القرآن پڑھنے کی تلقین، رشتہ ناطہ کے مسائل کے حل کرنے کی طرف خصوصی توجہ دیتے ہوئے، تحریک جدید کے دفتر پنجم کا اجراء، احمدیت کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچانے، جرمنی اور یورپ کے مختلف ممالک میں مساجد کی بکثرت تعمیر، مریضوں کی عیادت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کئے جانے والے اعتراضات کا مدلل جواب دینے کیلئے ٹیمیں تیار کرنے، طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ کیلئے جدید ترین سامان اور مشینری کی فراہمی، مریم شادی فنڈ کی طرف خصوصی توجہ دینے، صدسالہ خلافت احمدیہ جوبلی، لاکھوں کی تعداد میں واقفین نو بچوں کی فراہمی، قرضوں کی بطریق احسن ادائیگی نومبائعین کو بھی جماعت کے مالی نظام کا فعال حصہ بنانے۔ نیز وصیت کے نظام سے جوڑنے وغیرہ کی کئی عظیم الشان تحریکات جاری فرمائیں۔ آپ کے بابرکت عہد خلافت میں بھی کاروان احمدیت ترقیات کی جانب رواں دواں ہے۔ اللہ کرے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام الہامات و بشارات حضور انور کے حق میں شمس الضحیٰ کی طرح ظاہر ہوتے رہیں۔ اور اسلام و احمدیت کو عظیم الشان ترقیات وفتوحات حاصل ہوں۔ آمین۔

☆☆☆☆

# حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے ذریعہ
# استحکام خلافت

( مکرم نوید الفتح شاہد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ )

نبی کے لگائے ہوئے باغ کی مسلسل آبیاری اور نگہداشت کے لئے اس کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں میں سے ایک کو خلیفہ منتخب کرتا ہے۔ اس بات کی تصدیق حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے ہوتا ہے:

مَاكَانَتْ نَبُوَّةٌ قَطُّ الا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ۔ ( کنز العمال )

سو اس حدیث اور سورۃ النور کی آیت نمبر ۵۶ کے موافق خلافت راشدہ کا قیام ہوا اور ہر لحاظ سے دین اسلام کو تمکنت عطاء ہوئی اور ہر خوف کی حالت امن میں بدل گئی نیز مؤمنین کی جماعت خدائے واحد و یگانہ کی صحیح عبادت میں دوبارہ مشغول ہوگئی۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ”ثم تکون خلافة على منهاج النبوة“ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے مطابق جماعت احمدیہ میں بھی نظامِ خلافت کا قیام عمل میں آیا۔

قارئین! آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نے خلافت خامسہ کے بابرکت دور سے گزر رہی ہے اور جماعت کا ہر فرد واحد خلافت کی غیر معمولی برکت سے وافر حصہ پارہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”میں خدا تعالیٰ کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے......“ (الوصیت صفحہ ۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبوت کے مقام پر فائز ہونے کی وجہ سے پہلی قدرت کے مظہر تھے تو آپ کے بعد آپؑ کے خلفاء دوسری قدرت کے مظہر ہیں۔

جماعت احمدیہ میں خلافت اولیٰ کا آغاز ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت الحاج حافظ حکیم الامت مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت سے ہوا۔ آپؓ کو اپنے آقاء سے بے پناہ عشق و محبت اور کمال نمونہ فدائیت کی وجہ سے حضرت ابوبکرؓ کی طرح خلافت اولیٰ کا منصب عطاء ہوا۔ دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی حیات میں ہی آپؓ کو تہہ دل سے اپنا صدیق اور جانشین بنا لیا تھا اور مخفی بشارت دی تھی کہ آئندہ میرے بعد اسلام کی مدد کے لئے یہی مرد مومن خدا کا برگزیدہ کھڑا ہوگا جس کا شجرہ نسب حضرت عمر بن الخطابؓ سے جاملتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”میں رات دن خدا تعالیٰ کے حضور چلاتا اور عرض کرتا تھا کہ اے میرے رب! میرا کون ناصر و مددگار ہے۔ میں تنہا ہوں اور جب دعا کا ہاتھ پے در پے اُٹھا اور فضائے آسمانی میری دعاؤں سے بھر گئی تو اللہ تعالیٰ نے میری عاجزی اور دُعا کو شرف قبولیت بخشا اور رب العالمین کی رقت نے جوش مارا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مخلص صدیق عطاء فرمایا......اس کا نام اس کی نورانی صفات کی طرح نور الدین ہے...... جب وہ میرے پاس آکر مجھ سے ملا تو میں نے اسے اپنے رب کی آیتوں میں سے ایک آیت پایا اور مجھے یقین ہوگیا کہ یہ میری اس دعا کا نتیجہ ہے جو میں ہمیشہ کیا کرتا تھا اور میری فراست نے مجھے بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں میں سے ہے“

(ترجمہ عربی عبارت مندرجہ آئینہ کمالاتِ اسلام روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۸۱۔۵۸۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نصرتِ دین متین کیلئے مسلسل دعا کرتے تھے اور اسی کام کے لئے ایک معاون اور مدد و مددگار کے خواہاں ہوکر کچھ یوں مناجات کیا کرتے تھے کہ

”خدا تعالیٰ مجھے کوئی ایسا مددگار عطاء فرمائے جو میرا دست و بازو ہوکر کام کرسکے“۔

چنانچہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل مولانا نور الدینؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کا شرف حاصل کیا تو انہیں دیکھتے ہی حضورؑ کے دل سے یہ صدا نکلی کہ ”هٰذَا دُعَائِیْ“ نیز حضور علیہ السلام نے آپؓ کی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار“

پھر ساری جماعت کو پیروی کے لائق نمونہ واحد عطاء کرتے ہوئے حضور علیہ السلام نے اپنی دلی خواہش کو کچھ اس پیرائے میں دہرایا کہ

”چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نور دین بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقین بودے“

دراصل ان اعلیٰ اخلاقِ فاضلہ والے بندہ مومن کو خدا تعالیٰ نے خلیفہ وقت محض اس لئے بنایا تاکہ چودھ سو سال تک اسلام سے مسندِ خلافت چھننے کے بعد جب دوبارہ قائم ہو تو اس قدر مضبوطی سے ایمان و اعمالِ صالحہ کے دو بنیادی شرائط سے مشروط ہوکر جڑ پکڑے کہ مومنین کے دلوں میں پیوست ہو جائے۔ سو اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جماعت احمدیہ کا پہلا خلیفہ منتخب کرکے آسمانی عمارت کی بنیادی اینٹ کو محض اپنے فضل سے مضبوط کردیا۔ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استحکام خلافت کیلئے وہ کام کیا ہے کہ جس کی بدولت خلافت احمدیہ کی جڑیں مضبوط ہوگئیں۔ اگر خلافت اولیٰ میں کوئی کجی ہوتی تو یقیناً اتنے استحکام سے یہ نظام قائم نہ ہوتا۔ جیسا کہ اب ہم دیکھ رہے ہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ:

خشتِ اوّل چوں نہد معمور کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلے خلیفہ منتخب ہوئے تو سب سے پہلے جماعت مؤمنین پر اطاعت خلافت نیز منصب خلافت کی ضرورت واہمیت پر روشنی ڈالی اور اتحاد و ارتباط میں کتنی برکت ہے، عیاں کرکے دکھایا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی پہلی تقریر میں فرمایا:

”اب تمہاری طبیعتوں کے رُخ خواہ کسی طرف ہوں، تمہیں میرے احکام کی تعمیل کرنی ہوگی۔ اگر یہ بات تمہیں منظور ہو تو میں طوعاً وکرہاً اس بوجھ کو اُٹھاتا ہوں۔ وہ بیعت کے دس شرائط بدستور قائم ہیں۔ ان میں خصوصیت سے میں قرآن کو سیکھنے اور زکوٰۃ کا انتظام کرنے، واعظین کے بہم پہنچانے اور ان امور کو جو وقتاً فوقتاً اللہ تعالیٰ میرے دل میں ڈالے شامل کرتا ہوں۔ پھر تعلیم دینیات دینی مدرسہ (یعنی آج کا جامعہ احمدیہ: ناقل) کی تعلیم میری مرضی اور منشاء کے مطابق کرنا ہوگی اور میں اس بوجھ کو صرف اللہ کے لئے اٹھاتا ہوں جس نے فرمایا: ولتكن منكم امة يدعون الى الخير۔ یادرکھو کہ ساری خوبیاں وحدت میں ہیں جس کا کوئی رئیس نہیں وہ مرچکی۔“

(تاریخ احمدیت جلد سوم۔ صفحہ ۱۹)

آپؓ نے بیعت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”بیعت کے معنی آپ کو بیچ دینے کے ہیں اور جب انسان کسی کو دوسرے کے ہاتھ پیر بیچ دیتا ہے تو اس کا اپنا کچھ نہیں رہتا۔ (خطبات نورِ صفحہ ۱۷۱)

نیز فرمایا: ”بیعت وہ ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے“۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفۃ اللہ سے سچی وابستگی اور اطاعت کے بارہ میں کیا خوب فرمایا تھا کہ:۔

”فَاِنْ رَأَیْتَ یَوْمِئِذٍ خَلِیْفَةَ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ فَالْزِمْهُ وَاِنْ نُهِکَ جِسْمُکَ وَاُخِذَ مَالُکَ۔ (مسند احمد بن حنبل)

یعنی ”اگر تم دیکھ لو کہ اللہ کا خلیفہ زمین میں موجود ہے تو اس سے وابستہ ہو جاؤ۔ اگرچہ تمہارا بدن تار تار کردیا جائے اور تمہارا مال لوٹ لیا جائے“۔

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے زمانے میں جب خلافت کو مٹانے کی تابڑ توڑ کوششیں کی گئیں تو حضورؓ نے اس کی پُر زور تردید فرمائی اور خلافت کو ہی حضرت مسیح موعودؑ کا حقیقی جانشین قرار دیا نہ کہ صدر انجمن احمدیہ۔ کو نتیجہ یہ نکلا کہ احمدیوں نے پروانوں کی مانند شمعِ خلافت کی طواف کے لئے اپنی جان، مال، وقت اور عزت ہر یک چیز کو قربان کرنے کیلئے ہمہ تن تیار ہوگئے۔

واضح ہو کہ خلافت کو مٹانے کی کوشش میں منکرین خلافت کے لیڈر مولوی محمد علی صاحب نے ناخنوں تک زور لگایا اور بڑی تحدی کے ساتھ فرمایا:

”حضرت مسیح موعودؑ کی جن لوگوں نے بیعت کی انہیں آپؑ کی وفات کے بعد کی دوسرے شخص کی بیعت کی ضرورت نہیں اور نہ بیعت لازمی ہے لیکن بایں میں نے بیعت کر بھی لی اس لئے اس میں جماعت کا اتحاد تھا“۔

(حقیقت اختلاف صفحہ ۳۰ منصفہ جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم)

پس اس بات سے ظاہر ہے کہ وہ اپنے ہم خیالوں کو ساتھ ملا کر رائے عامہ کو اپنے حق میں ہموار کرنا چاہتے تھے اور پھر خلیفۃ المسیح کو معزول کرنا یا خلافت ہی کو سرے سے مٹا دینا چاہتے تھے۔

لیکن منکرین خلافت نے خلافت کو مٹانے کی جتنی بھی کوششیں کیں، اللہ تعالیٰ نے خلافت کی برکت سے مومنوں کے ایمان کو تروتازہ کرتے ہوئے خلافت سے اتنی ہی وابستگی و جاں نثاری پیدا کردی۔

قارئین! ۳۱ جنوری ۱۹۰۹ء کا دن ان اختلافات کے فرو کرنے کا دن تھا۔ جماعتوں کے نمائندے ۳۰ جنوری تک قادیان پہنچ کر منتظر تھے کہ کل کیا فیصلہ ہورہا ہے۔ ۳۰ اور ۳۱ جنوری کی درمیانی شب کو مخلصین اس قدر کرب والم کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور دردمندانہ دعائیں کرتے مساجد میں نظر آرہے تھے کہ گویا حشر کا میدان ہے اور خدا تعالیٰ کی تجلی ہونے والی ہے اور خدا تعالیٰ حق و باطل میں فیصلہ کرنے والا ہے۔ بہرحال فجر کی اذان ہوئی تو لوگ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کے منتظر تھے کہ اس وقت غنیمت جان کر خواجہ صاحب کے ہمنواؤں نے دوبارہ انجمن کی جانشینی کی بات چھیڑ دی۔ آخر حضورؓ تشریف لائے تو مسجد میں سناٹا چھا گیا۔ عمیق حکمتوں کے مالک اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضورؓ نے نماز میں سورۃ بروج کی تلاوت فرمائی اور لحہ در لحہ خشوع وخضوع نیز سوز وگداز اور زاری وسرشاری کی کیفیت لوگوں پر اس قدر طاری ہوئی کہ بیان سے خارج ہے۔ پھر حضورؓ نے اُسی سورۃ کی ایک آیت پڑھی کہ

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّم وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْق۔

یعنی: وہ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو فتنہ میں ڈالتے ہیں اور پھر اس کام سے توبہ نہیں کرتے ان کیلئے اس فعل کے نتیجہ میں عذاب جہنم ہوگا اور جلا دینے والے عذاب میں وہ مبتلا کئے جائیں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اس کے بعد کی کیفیت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”اُس وقت تمام جماعت کا عجیب حال ہوگیا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا یہ آیت اسی وقت نازل ہوئی ہے اور ہر ایک شخص کا دل خشیت اللہ سے بھر گیا اور اس وقت مسجد یوں معلوم ہوتی تھی جیسے ماتم کدہ ہے۔ باوجود سخت ضبط کے بعض لوگوں کی چیخیں اس زور سے نکل جاتی تھیں کہ شاید کسی ماں نے اپنے اکلوتے بیٹے کی وفات پر بھی اس کرب کا اظہار نہ کیا ہوگا اور رونے

سے تو کوئی شخص بھی خالی نہیں تھا۔ خود حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی آواز بھی شدت گریہ سے رک گئی اور کچھ اس قسم کا جوش پیدا ہوا کہ آپؓ نے پھر ایک دفعہ اس آیت کو دہرایا۔ اور تمام جماعت نیم بسمل ہوگئی اور شاید ان لوگوں کے سوا جن کے لئے ازل سے شقاوت کا حصہ مقدور ہوگیا تھا، سب کے دل ڈھل گئے اور ایمان دلوں میں گڑ گیا اور نفسانیت بالکل نکل گئی وہ ایک آسمانی نشان تھا جو ہم نے دیکھا اور شاید غیبی قوت تھی جو مشاہدہ کی۔ نماز ختم ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ گھر تشریف لے گئے۔

(اختلافات سلسلہ کی تاریخ صفحہ ۲۳۔۲۴)

اس کے بعد خواجہ صاحب فرمانے لگے:

”دیکھو جناب مولوی صاحب نے اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ والی آیت کو بار بار دہرا کر کس قدر کرب اور گریہ وزاری کے ساتھ یہ امر ظاہر فرما دیا ہے کہ جو لوگ انجمن کو جسے حضرت مسیح موعودؑ نے اپنا جانشین قرار دیا ہے کچھ چیز نہیں سمجھتے اور خلافت ہی کو سب کچھ سمجھتے ہیں، وہ جماعت میں فتنہ ڈال رہے ہیں اور انہیں اس فتنہ پردازی کی سخت سزا ملے گی۔“ (حیات نور صفحہ ۳۷۵)

دراصل وہ ان باتوں سے انجمن کو خلافت پر فوقیت دینا چاہتے تھے حالانکہ کسی انجمن سے کبھی دین کو تمکنت نہیں ہوئی کیوں کہ چودہ سو سال پہلے قرآن نے خلافت کے ذریعہ دین کو تمکنت کا وعدہ کر چھوڑا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ کہ اللہ تعالیٰ خلفاء کے ذریعہ سے اس دین کو جس کو وہ پسند فرما چکا ہوگا مضبوط و مستحکم بنا دے گا اور جس دین میں خلیفہ وقت قائم ہے وہی صحیح ہے۔ اس بات کا ثبوت آئندہ اختیار بدستِ مختار ہم خلافتِ راشدہ سے پاتے ہیں۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد ۱۰۰ سالہ تاریخِ احمدیت آفتاب آمد دلیل آفتاب کی مانند باآواز بلند پکار رہی ہے کہ یقیناً خلیفہ وقت کے ذریعہ ہی دین کو تمکنت عطا ہوئی ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

جب حق و باطل میں فیصلے کا وقت آ گیا اور لوگ جمع ہو گئے تو حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ مسجد کی طرف تشریف لے گئے۔ اس دن یہ فیصلہ ہونا تھا کہ احمدیت کیا رنگ اختیار کرے گی۔ دنیا کی عام سوسائٹیوں کا رنگ یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت کا رنگ۔ اس دن اہل دنیا کی زندگی اور موت کے سوال کا فیصلہ ہونا تھا۔ (اختلافات سلسلہ کی تاریخ صفحہ ۲۷)

پھر حضورؓ نے تقریر میں فرمایا کہ:

خلافت ایک شرعی مسئلہ ہے۔ خلافت کے بغیر جماعت ترقی نہیں کر سکتی۔ اور بتایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اگر ان لوگوں میں سے کوئی شخص مرتد ہو جاوے گا تو میں اس کی جگہ ایک جماعت تجھے دوں گا۔ پس مجھے تمہاری پروا نہیں۔ خدا کے فضل سے میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ میری مدد کرے گا۔ پھر خواجہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب کے جوابوں کا ذکر کر کے کہا کہ مجھے کہا جاتا ہے کہ خلیفہ کا کام نماز پڑھا دینا یا جنازہ یا نکاح پڑھ دینا یا بیعت لینا ہے۔ یہ جواب دینے والے کی نادانی ہے اور اس نے گستاخی سے کام لیا ہے اس کو توبہ کرنی چاہیے ورنہ نقصان اٹھائیں گے۔ دورانِ تقریر آپؓ نے فرمایا تم نے اپنے عمل سے مجھے بہت دکھ دیا ہے اور منصب خلافت کی ہتک کی ہے۔ اسی لئے میں اُس حصہ مسجد میں کھڑا ہوا ہوں جو مسیح موعود علیہ السلام کا بنایا ہوا ہے۔ (حیاتِ نور صفحہ ۳۲۹)

اس تقریر کو سنتے ہی لوگوں کے دلوں میں خلافت کی عظمت بہت بڑھ گئی اور وہ خلیفہ وقت سے پوری طرح وابستہ ہو گئے گویا کہ بُنیانِ مرصوص خواہ دنیا کی کوئی طاقت انہیں تتر بتر کرنے کی کوشش کرتی وہ اپنے پائے ثبات کو اس قدر مضبوطی سے جما چکے تھے کہ اس میں کبھی لغزش دکھائی نہیں دی۔

آپؓ نے استحکام خلافت کے لئے وہ کام کر دکھایا جس کو رہتی دنیا تک ہم یاد رکھیں گے۔ مگر جو منکرین خلافت تھے وہ دراصل اپنی نگاہ کے دامن کو تنگ کرنے کی وجہ سے حضورؓ کی خلافت پر انگلی اٹھانے پر از خود مجبور تھے ورنہ آپؓ کے حسن کی نکھار بہت وسیع تھی۔

دامانِ نگہ تنگ و گل حسنِ تو بسیار
گل چین بہارِ تو ز داماں گلہ دارد

اب آیئے! ہم خلافت اولیٰ کے عظیم الشان جلیل القدر کارناموں میں سے چند ایک کا ذکر کرتے ہیں جن سے استحکام خلافت کا پتہ ملتا ہے۔

**بیت المال کا قیام:** اپنی خلافت کے ابتداء میں ہی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے بیت المال کا ایک مستقل محکمہ قائم فرمایا اور حکم دیا کہ آئندہ زکوٰۃ کو صیغہ صدقات سے الگ کر کے صیغہ بیت المال میں شامل کیا جاوے۔ (تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۲۰۸)

**قادیان میں پہلی پبلک لائبریری کا قیام:** حضرت مرزا محمود احمد صاحبؓ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے مشورہ سے انجمن ”تشحیذ الاذہان“ کے زیر انتظام ۱۹۰۸ء میں ایک پبلک لائبریری قائم کی۔ جس سے جمیع خلائق مستفیض ہونے لگے۔

**مجلس ضعفاء کا قیام:** حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ نے باہمی اخوت و محبت اور اتحاد و ارتباط کو فروغ دینے کیلئے مجلس ضعفاء کی بنیاد رکھی جسے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے بہت پسند فرمایا۔ اس مجلس میں تمام غرباء شامل تھے۔ ہر آٹھویں روز مجلس کے اراکین اپنے اپنے گھروں سے کھانا لاتے اور ایک دسترخوان پر بیٹھ کر کھاتے تھے۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۲۱۲)

**دینی مدرسہ کیلئے تحریک:** جب اسلام پر بڑی کسم پُرسی کی کیفیت طاری تھی، اسلام کا دفاع کرنے والا کوئی نہ تھا۔ اسلام معاندین و مخالفین کے نرغے میں آیا ہوا تھا۔ تب حضرت مسیح موعودؑ نے اس زمانے کے مسلمانوں اور ان کے عالموں کی حالت کو مشاہدہ کر کے اضطراری حالت میں کہا تھا کہ۔

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین
عالماں را روز و شب باہم فساد از جوش نفس
زاہداں را غافل سراسر از ضرورت ہائے دین

مگر آپ علیہ السلام کی یہ پکار رائیگاں نہیں گئی۔ آپؑ کو ایسے اصحاب عطاء ہوئے کہ جن کے اوصاف نہایت درجہ اعلیٰ ہیں۔ انہوں نے دہاڑتے ہوئے شیروں کی مانند اسلام کی یاوری کی۔ جن میں صفِ اوّل میں سے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ تھے جن کے متعلق حضورؑ کو الہام ہوا کہ یہ ”مسلمانوں کا لیڈر ہے“ آپؓ کی وفات پر حضورؑ کو بہت رنج ہوا اور حضورؑ نے لکھا کہ:۔

کہ تواں کردن خوبیٔ عبد الکریمؓ
کہ جاں دھد از شجاعت برصراطِ مستقیم

ان کے بعد حضورؑ نے اس سلسلہ کو جاری کرنے کیلئے ۱۹۰۵ء میں ”شاخِ دینیات“ مدرسہ تعلیم الاسلام کے ساتھ قائم کی تھی تا کہ تمام دنیا میں اسلام کو ہر ایک ادیان پر اظہر من الشمس کی طرح غالب کر کے دکھایا جا سکے۔ مگر فنڈ کی کمی کی وجہ سے حالت ناقص ہو گئی تھی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے جماعت کے سامنے یہ تحریک رکھی کہ اعلیٰ پیمانہ پر مدرسہ چلانے کیلئے عمدہ مکان اور بہترین لائبریری کا ہونا ضروری ہے۔ یہ مدرسہ دنیا میں اشاعتِ اسلام کا ایک بھاری ذریعہ ہوگا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان یادگار بھی۔ لہٰذا دوستوں کو اس کے لئے پوری پوری مالی قربانی کرنی چاہیئے۔ نیز لکھا:

”اگر کسی کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ یہ بڑے بھاری اخراجات ہیں ...... اور قوم ان اخراجات کے بوجھ کو برداشت نہ کر سکے گی۔ تو یہ ایک کمزوری کا خیال ہوگا۔“ (تاریخ احمدیت جلد سوم، صفحہ ۲۱۵)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ مدرسہ مستحکم طور پر قائم ہو گیا مگر مولوی ثناء اللہ امرتسری نے لکھا کہ:۔

”خلیفہ نور الدین نے حکم دیا ہے کہ مرزا کی یادگار میں دینی مدرسہ قائم کیا جائے، ہم اس مدرسہ کی تائید کرتے ہیں امید ہے کہ مرزا صاحب کے راسخ مرید جی کھول کر اس میں چندہ دیں گے کہ آخر کار یہ مدرسہ ہمارا ہوگا اور مرزائی خیالات عنقریب نسیًا منسیاً ہو کر اڑ جائے گا“

(مرقع قادیان ستمبر/اکتوبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی تحریک کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔ اور دشمن کا بھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور خلافت احمدیت کی برکت سے نہ کہ صرف ایک مدرسہ بلکہ کئی جامعات آج دنیا میں تبلیغ اسلام کے لئے کھل چکے ہیں، جن کے خوش گوار نتائج ساری دنیا کے احمدی از خود ہیں۔ اُدھر دیکھیں! کہ مولوی ثنا اللہ امرتسری جیسے مخالفین احمدیت اپنے مقصد میں ناکام و نامراد ہو کر بڑی حسرت کے ساتھ لقمۂ اجل ہو گئے۔ اور ثناء اللہ امرتسری کی عزیز لائبریری اور مدرسے جو امرتسر میں تھے نسیاً منسیاً ہو گئے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ایسے ہی خائب و خاسر معاندین کے بارے میں فرمایا تھا:

گڑھے میں تو نے سب دشمن اتارے
ہمارے کر دیئے اونچے منارے
مقابل پر میرے یہ لوگ ہارے
کہاں مرتے تھے پر تو نے ہی مارے
شریروں پر پڑے ان کے شرارے
نہ ان سے رک سکے مقصد ہمارے
انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے ایک مختصر وقت میں باوجود پیرانہ سالی کے عظیم الشان کارہائے نمایاں سرانجام دئے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے عہدِ خلافت اولیٰ میں جماعت احمدیہ نے غیر معمولی ترقی کی۔ گویا کہ جماعت جڑ پکڑ گئی۔ اس دور میں سکھوں میں تبلیغ کیلئے اخبار ”نور“ کا اجراء، دشمنانِ اسلام کے اعتراضوں کے ردّ و ابطال کے لئے انجمن ارشاد کا قیام، محلّہ دارالعلوم کا قیام، بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے عمارات کی تعمیر، مسجد اقصیٰ کی توسیع اور مسجد نور کی تعمیر وغیرہ بے شمار کام ہوئے۔ خلافت اولیٰ کی برکت سے احمدیوں میں ایمان واعمالِ صالحہ میں ترقی ہوتی گئی۔ جماعت مومنین ہمیشہ خلافت کی ڈھال سے چمٹی رہی۔ جماعت مومنین میں غیر متزلزل ایمان کی وجہ سے باہمی اخوت و محبت غیر معمولی طور پر بڑھ گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے باوجود مشکلات کے وہ دور سنہرہ دور تھا۔

آخر پر دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں خلافت سے وابستہ رہنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

☆☆☆


## 119 واں جلسہ سالانہ قادیان 2010

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ۱۱۹ واں جلسہ سالانہ قادیان، قادیان دارالامان میں انشاء اللہ تعالیٰ۔ مورخہ 26-27-28 دسمبر بروز اتوار۔ سوموار۔ منگل منعقد کیا جا رہا ہے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

احباب کرام ابھی سے اِس للّٰہی جلسہ سالانہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرنے کی تیاری شروع کر دیں۔ خود بھی شامل ہوں اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اپنے ہمراہ لائیں۔ نیز جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ء منعقدہ ۸ مئی ۲۰۰۹ء:

# ’’منکرینِ خلافت کا انجام‘‘

(مکرم مولانا سید کلیم الدین صاحب مربی اصلاح وارشاد قادیان)

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ o قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ط قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ج

(سوراعراف:۱۳-۱۲)

ترجمہ: آیات قرآنی ’’اور یقیناً ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں صورتوں میں ڈھالا پھر ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کیلئے سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا اُن سب نے سجدہ کیا۔ وہ سجدہ کرنے والوں میں سے نہ بنا۔ اُس نے کہا تجھے کس چیز نے روکا کہ تو سجدہ کرے جبکہ میں نے تجھے حکم دیا تھا اسنے کہا میں اس سے بہتر ہوں۔‘‘

گلے میں آج تک ابلیس کے جو طوقِ لعنت ہے
یہ لعنت صرف انکارِ خلافت کی بدولت ہے
خلافت ہی کے دم سے آج روشن شمعِ وحدت ہے
خلافت ہی کے دم سے آج فرقِ نور وظلمت ہے
(قیس مینائی)

قارئین کرام اِن آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ ابلیس کو آدم خلیفۃ اللہ سے یہی بغض تھا کہ مَیں تو اس سے بہتر اور اعلیٰ ہوں پھر اس کو مجھ پر فضیلت کیوں دی گئی اور یہی بغض ابلیس کے ساتھیوں کو آدم کے ساتھیوں سے تھا۔ وہ یہ نہیں دیکھ سکتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو بڑا بنایا ہے بلکہ وہ یہ دیکھتے تھے کہ ہم پر اس کو فضیلت دے دی گئی ہے۔ چنانچہ اس کے آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے شیطان! تو میرے نظام سے باہر نکل جا کیونکہ تیرا کوئی حق نہیں تھا کہ میری جماعت میں شامل ہوتے ہوئے تکبّر کرتا اور میرے مقرر کردہ خلیفہ سے اپنے آپ کو بڑا سمجھتا۔ پس نکل جا۔ کیونکہ ذلت تیرے نصیب میں ہے۔ تجھے ہمیشہ گنہگار قرار دیا جائے گا اور حقیر سمجھا جائے گا اور تجھے جماعتِ حقّہ اسلامیہ سے دھتکارا جائے گا۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ مخالفین کا نظام الٰہی کو اپنے آپ سے جدا کر دینا خدائی حکم ہے اور یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ ہمیشہ ناکام ونامراد رہیں گے۔ قرآن مجید اور تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان نے ہر دَور میں حق کی مخالفت کرتے ہوئے فتنہ وفساد پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ حضرت آدمؑ کے بعد نئے دورِ روحانی کے آدم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت میں بھی شیطان نے پھر آدم والی حکایت کو دوہرایا۔ چونکہ حضرت ابراہیمؑ سے آگے اسحاق اور اسماعیلی دَور چلنا تھا اسحٰق کی نسل سے موسوی سلسلہ کی بنیاد پڑنی تھی اور اسماعیل کی نسل سے محمدیؐ سلسلہ کی بنیاد پڑنی تھی چنانچہ شیطان نے پھر ایک نئے حملہ کی تجویز کی یعنی بنو اسحاق اور بنو اسماعیل میں رقابت، بغض اور حسد کا مادہ پیدا کیا جس کا ذکر قرآن مجید کے سورہ بقرہ آیت: ۱۱۰ میں موجود ہے۔ اسی طرح شیطان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد خلفاء راشدین کے زمانہ میں بھی وہی حربہ نظام حقہ کے خلاف استعمال کیا جو وہ پہلے دن سے کرتا رہا ہے۔ لیکن جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے روزِ ازل سے فرما دیا تھا کہ:

اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ط وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا o

(بنی اسرائیل:۶۶)

یعنی یقیناً (جو) میرے بندے ہیں ان پر تجھے کوئی غلبہ نصیب نہ ہوگا اور (اے میرے بندے) تیرا ربّ ہی کارساز کے طور پر کافی ہے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر شیطان کا بس نہ چلا شیطان اور اس کے ساتھی اللہ والوں کے مقابل پر ناکام و نامراد رہے۔ اب دورِ حاضر میں یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں شیطان نے ایک اور رنگ میں جھگڑے کی بنیاد رکھی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا جب وصال ہوا تو جماعت کے سرکردہ لوگوں نے باہم مشورہ سے نئے امام کی جانشینی کے مسئلہ پر غور کیا چنانچہ بزرگانِ جماعت اور ممبرانِ انجمن نے حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب کو خلیفۃ المسیح منتخب کرنے کے بارہ میں رائے ظاہر کی تو بلا توقّف ہر ایک نے آپ کے حق میں رائے دی جب حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحبؓ کی خدمت میں اکابرین جماعت نے متفقہ طور پر یہ درخواست کی کہ وہ خلافت کی ذمہ داریوں کو سنبھال لیں تو آپؓ نے احباب کے سامنے ایک نہایت پر معارف تقریر فرمائی جس میں آپ نے الٰہی خوشخبریوں کے پورا ہونے کے فلسفہ کے بارہ میں ذکر فرماتے ہوئے فرمایا کہ:

’’اگر تم میری بیعت ہی کرنا چاہتے ہو تو سُن لو بیعت بک جانے کا نام ہے......اب تمہاری طبیعتوں کے رُخ خواہ کسی طرف ہوں تمہیں میرے احکام کی تعمیل کرنی ہوگی اگر یہ تمہیں منظور ہو تو میں طوعًا وکرہًا اس بوجھ کو اُٹھاتا ہوں......اور میں اس بوجھ کو صرف اللہ کے لئے اُٹھاتا ہوں جس نے فرمایا وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ (آل عمران: ۱۰۵) یاد رکھو کہ ساری خوبیاں وحدت میں ہیں جس کا کوئی رئیس نہیں وہ مرچکی۔‘‘

(الحکم ۶ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۸-۷)

اس تقریر کے بعد بیک زبان حاضرین نے باآواز بلند یہ عہد کیا کہ ہم آپ کے تمام احکام مانیں گے۔ آپ ہمارے امیر ہیں اور مسیح موعودؑ کے جانشین۔ چنانچہ اس اقرار کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے جملہ حاضرین سے جن کی تعداد بارہ سو تھی بیعتِ خلافت لی اور اس طرح قدرتِ ثانیہ کا ظہور ہوا جس نے تا قیامت جماعت احمدیہ کے ساتھ رہنا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ جس کی خوشخبری حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو دی تھی۔ شیطان نے دیکھا کہ جو جھگڑے کی بنیاد میں نے روزِ اوّل سے ڈالی تھی وہ ختم ہو رہی ہے چنانچہ اس نے کئی اور رنگ میں فساد اور پھوٹ ڈالنے کی کوشش کی۔ اور یہ اس طرح کہ بعض احباب جو دل سے نظامِ خلافت کے اختیار کرنے پر راضی نہ تھے اور جماعت کی بھاری اکثریت کے رجحان سے مرعُوب ہو کر ان کی یہ رائے دب گئی تھی یہ لوگ پہلے دبی زبان سے پھر ایک گروہ کی صورت میں نظام خلافت کے خلاف پروپیگنڈا کرنے لگے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ:

’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کو ابھی پندرہ دن بھی نہ گزرے تھے کہ خواجہ کمال الدین صاحب نے مولوی محمد علی صاحب کی موجودگی میں مجھ سے سوال کیا کہ میاں صاحب! آپ کا خلیفہ کے اختیارات کے متعلق کیا خیال ہے۔ میں نے کہا اختیارات کے فیصلہ کا وہ وقت تھا جب کہ ابھی بیعت نہ ہوئی تھی جب کہ حضرت خلیفہ اوّل نے صاف صاف کہہ دیا کہ بیعت کے بعد تم کو پوری پوری اطاعت کرنی ہوگی۔ اور اس تقریر کو سُن کر ہم نے بیعت کی تو اب آقا کے اختیارات مقرر کرنے کا حق غلاموں کو کب حاصل ہے؟ (حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ فرماتے ہیں) میرے اس جواب کو سُن کر خواجہ صاحب بات کا رُخ بدل گئے اور کہا بات تو ٹھیک ہے میں نے یونہی علمی طور پر بات دریافت کی تھی۔ بہر حال مجھ پر اُن کا عندیہ ظاہر ہو گیا اور میں نے سمجھ لیا کہ اِن لوگوں کے دلوں میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا کوئی ادب اور احترام نہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح خلافت کے اس طریق کو مٹا دیں جو ہمارے سلسلہ میں جاری ہوا ہے۔‘‘

(اختلاف سلسلہ کی تاریخ کے صحیح حالات صفحہ ۱۳)

خلافت اولیٰ پر ابھی سال بھی نہیں ہوا تھا کہ یہ گروہ جس نے خلافت کو دل سے تسلیم نہیں کیا تھا باقاعدہ منظّم طریق پر چہ میگوئیاں کرنے خلافت کی قدر ومنزلت کو کم کرنے اور جماعت میں پھوٹ اور نفاق پیدا کرنے کی سازش میں لگ گیا۔ ادھر حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے مسیح اور مہدی کا جانشین منتخب فرمایا تھا مسند خلافت سے وابستگی، خلافت کا احترام اور اس کے مقام اور تقدس کے متعلق احباب کو ہر طرح سے یعنی تقاریر اور خطبات کے ذریعہ سمجھاتے رہے لیکن اس کے باوجود ان لوگوں کی اصلاح نہ ہوئی بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ تب حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے نہایت ہی جلالی رنگ میں فرمایا:

’’اب میں تمہارا خلیفہ ہوں۔ اگر کوئی کہے کہ الوصیت میں حضرت صاحب نے نور الدین کا ذکر نہیں کیا تو ہم کہتے ہیں ایسا ہی آدم اور ابوبکرؓ کا ذکر بھی پہلی پیشگوئیوں میں نہیں ......تمام قوم کا میری خلافت پر اجماع ہو گیا ہے اب جو اجماع کے خلاف کرنے والا ہے وہ خدا کا مخالف ہے......پس کان کھول کر سنو، اب اگر اس معاہدہ کے خلاف کروگے تو اَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ کے مصداق بنوگے۔‘‘

(بدر ۲۱/اکتوبر ۱۹۰۹ء)

نیز فرمایا:-

’’میں نے تمہیں بار بار کہا ہے اور قرآن مجید سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے آدم کو خلیفہ بنایا کس نے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ط اس خلافتِ آدم پر فرشتوں نے اعتراض کیا......مگر انہوں نے اعتراض کر کے کیا پھل پایا؟ تم قرآن مجید میں پڑھ لو آخر انہیں آدم کے لئے سجدہ کرنا پڑا۔ پس اگر مجھ پر کوئی اعتراض کرے اور وہ اعتراض کرنے والا فرشتہ بھی ہو تو میں اسے کہہ دوں گا کہ آدم کی خلافت کے سامنے سربسجود ہو جاؤ تو بہتر ہے اگر وہ اِبَاء اور اِسْتِكْبَار کو اپنا شعار بنا کر ابلیس بنتا ہے تو پھر یاد رکھے کہ ابلیس کو آدم کی مخالفت نے کیا پھل دیا۔ میں پھر کہتا ہوں کہ اگر کوئی فرشتہ بن کر بھی میری خلافت پر اعتراض کرتا ہے تو سعادت مند فطرت اسے اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ کی طرف لے آئے گی۔‘‘

(بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

پھر منکرین خلافت نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ:-

’’حضرت مسیح موعودؑ کی وصیت کی رُو سے ان کی جانشین انجمن ہے۔ حضرت صاحب نے کسی فردِ واحد کو اپنا جانشین نہیں بنایا یہ اور بات ہے کہ اس انجمن نے بالاتفاق آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے آپ کو اپنا مطاع بنا لیا۔ یہ تو اس کا اپنا ذاتی فعل ہے وہ وصیت کے ماتحت ایسا کرنے پر مجبور نہ تھی۔‘‘

(تاریخ احمدیت جلد ۴، صفحہ ۲۷۲)

اس پر حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

’’مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا ہے اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا ہے اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی رِدا کو مجھ سے چھین لے۔‘‘

(بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

نیز حضورؓ نے خلیفہ اور انجمن کی بحث کی وضاحت فرماتے ہوئے نہایت ہی نکتہ کی بات بیان

فرمادی جس کے بعد کسی اور وضاحت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔آپ فرماتے ہیں:-

’’ حضرت صاحبؑ کی تصنیف میں معرفت کا ایک نکتہ ہے وہ تمہیں کھول کر سناتا ہوں جس کو خلیفہ بنانا تھا اس کا معاملہ تو خدا کے سپرد کر دیا اور ادھر چودہ اشخاص (یعنی معتمدین صدر انجمن احمدیہ-ناقل) کو فرمایا تم بحیثیت مجموعی خلیفۃ المسیح ہو تمہارا فیصلہ قطعی فیصلہ ہے اور گورنمنٹ کے نزدیک بھی وہی قطعی ہے۔ پھر ان چودہ کے چودہ کو باندھ کر ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کرادی کہ اس کو اپنا خلیفہ مانو اور اس طرح تمہیں اکٹھا کر دیا پھر نہ صرف چودہ کا بلکہ تمام قوم کا میری خلافت پر اجماع ہو گیا اب جو اجماع کے خلاف کرنے والا ہے وہ خدا کا مخالف ہے......‘‘

نیز فرمایا:

’’تم معاہدہ کا حق پورا کرو پھر دیکھو کس قدر ترقی کرتے ہو اور کیسے کامیاب ہوتے ہو......بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تمہاری نسبت نہیں بلکہ اگلے خلیفہ کے اختیارات کی نسبت بحث کرتے ہیں مگر تمہیں کب معلوم کہ وہ ابوبکر اور مرزا صاحب سے بھی بڑھ کر آئے ۔‘‘ (خطبہ عیدالفطر بدر ۲۱/اکتوبر ۱۹۰۹ء)

نیز فرمایا:

’’ایک نکتہ قابل یاد سنائے دیتا ہوں کہ جس کے اظہار سے میں باوجود کوشش کے رُک نہیں سکتا وہ یہ کہ میں نے خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ان کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا ان کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے اٹھتّر برس تک انہوں نے خلافت کی ۲۲ برس کی عمر میں وہ خلیفہ ہوئے یہ بات یاد رکھو میں نے کسی خاص مصلحت اور خالص بھلائی کیلئے کہی ہے۔‘‘

(بدر ۲۷ جولائی ۱۹۱۰ء)

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد میں ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی جو اپنے وقت پر بڑی شان سے پوری ہوئی لیکن افسوس صد افسوس یہ منکرین خلافت کا گروہ پھر بھی سبق حاصل نہیں کر سکا۔حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کی صحت کافی ناساز ہو گئی تو ۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو آپ نے کاغذ قلم لانے کا حکم دیا اور لیٹے لیٹے ایک وصیت لکھی جس میں آپ نے شخصی خلافت کی وصیت فرمائی۔آپ نے تحریر فرمایا:

’’......میرا جانشین متقی ہو، ہردلعزیز ہو، عالمِ باعمل، حضرت صاحب کے پرانے اور نئے احباب سے سلوک چشم پوشی درگزر کو کام میں لاوے۔میں سب کا خیرخواہ تھا وہ بھی خیرخواہ رہے۔قرآن و حدیث کا درس جاری رہے۔والسلام۔‘‘

(الحکم ۷ مارچ ۱۹۱۴ء)

یہ وصیت حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے اپنی مرض الموت میں مولوی محمد علی صاحب سے تین بار حاضرین مجلس کے سامنے پڑھوائی اور اس کی تصدیق کروائی اور فرمایا کیا کوئی بات رہ تو نہیں گئی۔مولوی محمد علی صاحب جو اپنے دل میں خلافت کے مٹانے کی فکر میں تھے اور تدبیر سوچ رہے تھے اس وصیت کو پڑھ کر حیران رہ گئے کیونکہ وہ اپنی کوششوں پر پانی پھرتا ہوا دیکھ رہے تھے مگر حضرت خلیفہ اوّل کا رعب ان کو کچھ بولنے نہ دیتا تھا۔ باوجود مخالف خیالات کے انہوں نے یہی لفظ کہے ’’بالکل درست ہے‘‘ لیکن جب حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کی وفات ہوئی تو منکرین خلافت کے اس گروہ نے اپنے ناپاک ارادوں میں کامیابی کیلئے مختلف جماعتوں میں کارندے دوڑا دیئے تا کہ تمام جماعتوں میں فوری طور پر ایک ایسا رسالہ تقسیم کر دیا جائے جو انکار خلافت سے متعلق پراپیگنڈے پر مشتمل تھا اور جو پہلے سے ہی تصنیف اور طبع ہو کر اس انتظار میں تیار رکھا ہوا تھا کہ جونہی حضرت خلیفہ اوّل کی وفات ہوگی مقرر کردہ کارکنان ان رسالوں کو فوری لے کر تمام جماعتوں میں تقسیم کر دیں۔کم و بیش بیس صفحات پر مشتمل اس رسالہ کا خلاصہ یہ تھا کہ:

جماعت میں خلافت کے نظام کی ضرورت نہیں بلکہ انجمن کا نظام ہی کافی ہے۔البتہ غیر احمدیوں سے بیعت لینے کی غرض سے اور حضرت خلیفہ اوّل کی وصیت کے احترام میں کسی شخص کو بطور امیر مقرر کیا جاسکتا ہے مگر یہ شخص جماعت یا صدر انجمن احمدیہ کا مطاع نہیں ہوگا بلکہ اس کی امارت محدود اور مشروط ہوگی نیز اس رسالہ میں یہ بھی تحریک کی گئی تھی کہ احباب کسی واجب الاطاعت خلافت پر رضامند نہ ہوں وغیرہ وغیرہ۔اس رسالہ کی اشاعت کی خبر قادیان میں پھیلتے ہی سوگوار مخلصین جماعت اور فدائیانِ خلافت کی تشویش کی کوئی انتہا نہ رہی۔

چنانچہ حاضر الوقت احمدیوں کی ہدایت اور راہنمائی کیلئے غلامانِ خلافت کی طرف سے ایک مختصر نوٹ تیار کیا گیا جس میں اسلام اور احمدیت کی تعلیم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت کے مطابق خلافت کے نظام کی ضرورت پر زور دیا گیا اور یہ کہ جس طرح حضرت خلیفہ اوّلؓ جماعت کے مطاع تھے اسی طرح آئندہ خلیفہ بھی مطاع ہوگا......

اس نوٹ پر تمام حاضرین نے اپنے دستخط کئے تا کہ یہ اس بات کا ثبوت ہو کہ جماعت کی اکثریت نظام خلافت کے حق میں ہے۔علاوہ ازیں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ نے صورتِ حال کے تدارک کیلئے ایک آخری کوشش ضروری سمجھی۔ چنانچہ آپ نے منکرین خلافت کے سامنے یہ بات واضح کی کہ دیکھیں اس وقت سوال اصول کا ہے کسی کی ذات کا نہیں اگر آپ لوگ خلافت کے اصول کو تسلیم کر لیں تو ہم خدا کو حاضر ناظر جان کر عہد کرتے ہیں کہ مومنوں کی کثرتِ رائے سے جو بھی خلیفہ منتخب ہوگا خواہ وہ کسی پارٹی کا ہو ہم سب دل و جان سے اس کی خلافت کو قبول کریں گے۔مگر منکرین خلافت نے اس مخلصانہ اور بااصول پیشکش کو قبول نہ کیا اور ہر قسم کے سمجھوتے سے انکار کر دیا۔

(تاریخ احمدیت جلد ۴،صفحہ ۵۸۲)

پس جب منکرین خلافت حضرت خلیفہ اوّلؓ کی وصیت کے باوجود نظام خلافت قائم رکھنے پر راضی نہ ہوئے تو ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء بروز ہفتہ قادیان میں حاضر الوقت احمدی جن کی تعداد دو ہزار کے قریب تھی بعد عصر مسجد نور میں انتخاب خلافت کیلئے جمع ہوئے۔

پہلے نواب محمد علی خان صاحب نے حضرت خلیفہ اوّل کی وصیت پڑھ کر سنائی جس میں جماعت کو ایک ہاتھ پر جمع ہونے کی نصیحت تھی بعد اس کے مولانا محمد احسن صاحب امروہیؓ نے کھڑے ہو کر تقریر کی اور فرمایا میری رائے میں ہم سب کو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے ہاتھ پر جمع ہو جانا چاہئے کہ وہی ہر رنگ میں اس مقام کے اہل اور قابل ہیں۔ اس پر ہر طرف سے تائید کی آوازیں بلند ہوئیں اور لوگوں نے اصرار کرنا شروع کر دیا کہ ہماری بیعت لی جائے دوسری طرف منکرین خلافت کے لیڈر مولوی محمد علی صاحب نے اپنی کوششوں پر پانی پھرتا دیکھ کر کچھ کہنا چاہا لیکن لوگوں نے انہیں یہ کہہ کر روک دیا کہ جب آپ خلافت ہی کے منکر ہیں تو ہم کس طرح آپ کی بات سننے کیلئے تیار ہوں۔ادھر چاروں طرف سے لوگ حضرت صاحبزادہ صاحب کی طرف بڑھ رہے تھے کہ حضور ہماری بیعت لیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے پہلے تو کچھ تامل کیا پھر جب لوگوں کا اصرار بڑھتا گیا تو آپ نے پوری ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے اپنا ہاتھ بیعت کیلئے بڑھایا اور بیعت شروع ہوگئی۔ حاضرین نے بڑے اخلاص اور پاک نیت کے ساتھ خلیفہ ثانیؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے نظام خلافت کے حق میں فیصلہ صادر کر دیا اور منکرین خلافت کو اپنی تمام سازشوں، کوششوں اور تدبیروں میں شکست فاش ہوئی۔اس طرح حضرت مسیح موعودؑ کی یہ پیشگوئی پھر ایک بار بڑی شان سے پوری ہوئی کہ

’’ مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اَور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔‘‘ (رسالہ الوصیت)

اگرچہ جمہور نے حضرت خلیفہ ثانیؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے نظام خلافت کے حق میں فیصلہ صادر کر دیا تھا لیکن منکرین خلافت کا فتنہ ابھی ختم نہیں ہوا۔ نظام جماعت کے اہم عہدوں پر ابھی منکرین خلافت قابض تھے روپیہ پیسے کی کنجیاں ان کے پاس تھیں ان میں سے اکثر صدر انجمن احمدیہ کے ممبر تھے انتخاب خلافت کے ساتھ ہی انہوں نے جماعت کے تمام ابلاغ واشاعت کے ذرائع بروئے کار لاتے ہوئے سارے ہندوستان میں نظام خلافت کی تردید میں ایک خطرناک پراپیگنڈا کی مہم شروع کر دی کہ خلافت کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔قادیان میں جو کارروائی ہوئی سب دھوکا اور سازش کا نتیجہ تھی۔ مرزا محمود احمد اور ان کے رفقاء نے اپنے ذاتی مفاد اور اقتدار کی خاطر نظام خلافت کا یہ ڈھونگ رچایا ہے جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام واضح طور پر صدر انجمن احمدیہ کو اپنا جانشین مقرر فرما گئے ہیں۔ نیز یہ کہا گیا کہ ابھی سے ان لوگوں نے دین کو بگاڑنا شروع کر دیا ہے اور اگر نعوذ باللہ اس گمراہ کن غیر ذمہ دار کچی عمر کے نوجوان کی قیادت کو جماعت نے قبول کر لیا تو دیکھتے ہی دیکھتے احمدیت کا شیرازہ بکھر جائے گا اور قادیان پر عیسائیت قابض ہو جائے گی۔

پھر اسی پر بس نہیں یہ منکرین خلافت کا گروہ مخالفت میں اس قدر بڑھ گیا کہ جھوٹ کا پرہیز بالکل جاتا رہا۔ ۲۲ مارچ ۱۹۱۴ء کو رسالہ ’’پیغام‘‘ میں یہ لکھا گیا کہ:

’’وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح کی آنکھیں دیکھی ہوئی تھیں انہوں نے اس قسم کی بیعت سے احتراز کیا اور حاضر الوقت جماعت سے نصف کے قریب لوگوں نے بیعت نہ کی۔‘‘ وغیرہ وغیرہ۔

معزز قارئین ! دراصل منکرین خلافت کی یہ ایک سازش تھی کہ کسی طرح احباب جماعت کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت سے روکا جائے پھر یہ لوگ جب اپنی اس کوشش میں بھی ناکام ہو گئے تو انہوں نے ایک اور تدبیر سوچی وہ یہ کہ انہوں نے حضرت خلیفہ اوّل کی بیوی اور بچوں کو یہ کہنا شروع کر دیا کہ اگر خلیفہ اوّل کا بیٹا عبدالحی صاحب خلیفہ ہو جاتے تو ہم بیعت کر لیتے۔ چنانچہ ان میں سے چند لوگ حضرت مولوی عبدالحیؓ صاحب صاحبزادہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کے پاس گئے اور کہا کہ اگر آپ خلیفہ بن جاتے تو ہم آپ کی اطاعت کرتے۔ مولوی عبدالحیؓ صاحب نے ان کو جواب دیا کہ:

’’یا تو آپ کو آپ کے نفس دھوکا دے رہے ہیں یا آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر میں خلیفہ بنتا تب بھی آپ میری اطاعت نہ کرتے۔ اطاعت کرنا آسان کام نہیں میں اب بھی تمہیں حکم دوں تو تم ہرگز نہ مانو اس پر ان میں سے ایک نے کہا کہ آپ ہمیں حکم دیں پھر دیکھیں کہ ہم آپ کی


M/S ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

فرمانبرداری کرتے ہیں یا نہیں ۔ مولوی عبد الحی صاحب نے کہا اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ جاؤ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کرلو یہ بات سن کر وہ لوگ بغلیں جھانکنے لگے اور کہنے لگے یہ تو نہیں ہوسکتا۔''

(بحوالہ الفضل ۴راگست ۱۹۳۷)

الغرض انہوں نے ہر طرح سے کوششیں کرلیں کہ کسی طرح خلافت احمدیہ کو ختم کردیں لیکن ہر میدان میں ناکام و نامراد رہے اور ذلت کی ماریں کھائیں ۔ تب انہیں یقین ہوگیا کہ اب قادیان میں کسی قسم کی کامیابی نہیں مل سکتی کیونکہ قادیان میں لوگوں میں سب کے سب سوائے چار پانچ آدمی کے حضرت خلیفہ ثانی کی بیعت میں شامل ہوچکے تھے ۔ چنانچہ انہوں نے فیصلہ کیا کہ لاہور کو اپنا مرکز بنائیں ۔ مولوی محمد علی صاحب قادیان سے جانے کا بہانہ یہ بنایا کہ گرمی کے سبب پہاڑ پر ترجمہ قرآن کا کام کرنے کیلئے جارہا ہوں اور اس کے لئے حضرت خلیفہ اوّل کی زندگی میں ہی میں نے انجمن سے رخصت لے رکھی تھی اور ہوًا یہ کہ مولوی محمد علی صاحب چندماہ رخصت کے بہانے ترجمہ قرآن کے کام کے حوالہ سے قادیان سے چلے گئے اور قریباً تین ہزار روپے کا سامان کتب ، ٹائپ رائٹر وغیرہ اپنے ساتھ لے گئے ۔ بعد میں وہ تمام کتب اور اسباب جو وہ لے گئے تھے واپس کرنے سے انکار کردیا۔ چنانچہ وہ فتنہ جو انکار خلافت کی صورت میں حضرت خلیفہ اوّلؓ کے عہد مبارک سے ہی بار بار سر اٹھانے کی کوشش کررہا تھا بالآخر تقدیر الٰہی نے خلافت ثانیہ کے آغاز ہی میں اس کی مرکزی جڑوں کو قادیان کی سرزمین سے اکھاڑ پھینکا اور اس گروہ کا تعلق احمدیت کے مرکزی تنے سے ہمیشہ ہمیش کیلئے کٹ گیا اور وہ بات پوری ہوئی جس کی اطلاع قبل از وقت اللہ تعالیٰ نے دی تھی جس میں ایک گروہ کے کٹ کر جماعت سے الگ ہونے کی واضح خبر تھی۔

منکرین خلافت کا انجام اس قدر خوفناک اور افسوسناک ہے جس کے بیان کیلئے الفاظ نہیں ان کے اس انجام کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اور خود ان کو بھی دے دی تھی وقت کی رعایت سے صرف چندایک کا ذکر کروں گا۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ جو خواجہ کمال الدین صاحب کے استاد بھی تھے انہیں ایک مکتوب کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خود ان کے رؤیاء یاد دلاتے ہیں ۔ آپ تحریر فرماتے ہیں :-

'' ایک رؤیا مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آپ کو سناتا ہوں (......اس رؤیا کے بہت سے گواہ خدا کے فضل سے زندہ موجود ہیں اگر آپ کو انکار یا شک ہو تو وہ حلفیہ شہادت سے آپ کو یقین دلا سکتے ہیں ) اس رؤیا کی صحت میں کچھ بھی شک نہیں وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ میں اور مولوی نور الدین صاحب مسجد میں ہیں اس وقت کیا دیکھتا ہوں کہ خواجہ کمال الدین دیوانوں کی طرح مجھ پر بار بار حملہ کرنے کیلئے دوڑتا ہے اور سر سے ننگا ہے تب میں نے حکم دیا کہ اس کو مسجد سے نکال دیا جائے ۔'' (حضرت مولوی راجیکی صاحبؓ فرماتے ہیں - ناقل) گو الفاظ میں فرق ہو مگر مضمون یہی ہے ۔ اس خواب سے صاف طور پر واضح ہوتا ہے کہ آپ کا مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت سے انکار کرنا اور آپ کے بعد آپ کی خلافت سے اعراض کرنا بحکم يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَس محض دنیا طلبی اور زر پرستی کی وجہ سے ظہور میں آیا۔''

اسی طرح دوسرا رؤیا خود خواجہ کمال الدین صاحب کا ہے جو خواجہ صاحب نے اپنے استاد حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکیؓ کو سنائی تھی ۔ حضرت مولوی راجیکی صاحبؓ فرماتے ہیں آپ نے مجھے غالباً ۱۹۱۰ء میں سنائی ۔ آپ نے بیان فرمایا تھا کہ : '' میں نے دیکھا ہے کہ ایک ریل گاڑی اپنی لائن پر بڑی خوبی کے ساتھ جارہی ہے اور اس کے مقابل ایک اور گاڑی کو مَیں نے ایک واہن (باہی ہوئی زمین) میں ڈال کر چلانا چاہا ہے اس نظارہ کے بعد آنکھ کھل گئی ۔''

حضرت راجیکی صاحبؓ خواجہ صاحب کو یہ رؤیا یاد دلا کر فرماتے ہیں یہ رؤیا بھی آپ کے لئے بہت بڑی حجت ہے اس رؤیا کی صداقت حضرت خلیفہ ثانی کے مبارک عہد کے آغاز میں ظہور میں آگئی ۔ اور آپ نے دیکھ لیا کہ آپ نے کس طرح خلافتِ حقہ کی گاڑی کے مقابل بغاوت کے طور پر علیحدہ گاڑی بغیر کسی لائن کے چلانی چاہی آپ کا واہن میں گاڑی کو چلانے کیلئے ڈالنا جس ناکامی اور نامرادی کی خبر دیتا ہے وہ واقعات کی تصدیق سے ظاہر ہے۔''

(الفضل ۲۸ ستمبر ۱۹۵۵ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہامًا بتادیا تھا:

اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ

(تذکرہ صفحہ ۴۳۶)

اس موقعہ پر یہ الہام عظیم الشان رنگ میں پورا ہوا ۔ منکرین خلافت کے لیڈر قادیان سے چلے جانے کے بعد یہ کہا جاتا تھا کہ اب وہاں کوئی آدمی کام کے قابل نہیں رہا زیادہ دن نہ گزریں گے کہ قادیان کا کام بند ہوجائے گا اور یہ جگہ عیسائیوں کے قبضہ میں ہوگی ۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے زبردست نشانوں سے ثابت کردیا کہ میرا یہ سلسلہ شخصیت پر نہیں بلکہ اس کا متکفل میں خود ہوں چاہوں تو اس سے جو کم علم حقیر اور بچہ قرار دیا گیا کام لے لوں الغرض اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اپنے جلال کا ثبوت دیا کہ احمدیت اس کا لگایا ہوا پودا ہے اس کو کوئی نہیں اکھاڑ سکتا ۔ خلافت اس کا قائم کردہ نظام ہے اس کو کوئی ختم نہیں کرسکتا اور قادیان اس کی پیاری بستی ہے اس کی حفاظت کے نیچے ہے اسے کوئی نہیں اُجاڑ سکتا ۔ وعدۂ الٰہی کے مطابق نظام خلافت کا انکار اور اس کی مخالفت کرنے والے ذلیل و رسوا ہوئے ۔ جماعتِ حقہ اسلامیہ سے دھتکارے گئے اور اپنے ناپاک ارادے اور سازشوں میں ناکام و نامراد رہے ۔ زمانہ شاہد ہے منکرین خلافت نے نظام الٰہی کے مقابل ایک خود ساختہ نظام چلانا چاہا جس کا عبرتناک انجام دیکھا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے روحانی فرزند حضرت مسیح موعودؑ اور اس کی جماعت کے حق میں عظیم الشان کامیابی اور انعامات کی پیش خبری دی تھی منکرین خلافت ان تمام انعامات سے محروم رہے ۔ پھر یہ بدبختی بھی انکار خلافت کا ہی نتیجہ ہے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مولد، مسکن اور مدفن اور احمدیت کا دائمی مرکز قادیان دار الامان ، مقامات مقدسہ اور شعائر اللہ ہمیشہ ہمیش کیلئے ان سے چھن گیا ۔ حضرت مسیح موعودؑ کی ذریت طیبہ جو ہر ایک الٰہی بشارتوں کے تحت پیدا ہوا جن کے حق میں حضرت اقدس نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر قبل از وقت پیشگوئیاں فرمائیں اور اللہ کے فضل سے وہ تمام پیشگوئیاں اپنے اپنے وقت میں من وعن پوری ہوئیں ۔ ان کے تئیں دلوں میں عداوت اور بغض بٹھا کر ان سے اپنا روحانی رشتہ توڑا ۔ اسی طرح وہ مقبرہ بہشتی اور نظام وصیت جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الٰہی حکم کے تحت رکھی تھی جس انجمن کے یہ لوگ ممبر اور سیکرٹری تھے اس نظام سے خشک ٹہنی کی طرح کاٹ کر پھینک دیئے گئے یہ سب صرف اور صرف انکار خلافت کی وجہ سے ہوا ۔ دنیا میں اس قدر ذلت اور عبرتناک انجام کو دیکھنے کے بعد اس گروہ کے افراد جو زندہ موجود ہیں انہیں آخرت کی فکر کرنی چاہیئے ۔ اس کا تدارک یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ استغفار کرتے ہوئے اس کے قائم کردہ نظام خلافت کو صدق دل سے قبول کرلیں اور خلیفہ برحق سے کامل اطاعت اور فرمانبرداری کا عہد کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ ان برکات اور نعمتِ خداوندی کے حق دار بن سکتے ہیں جن سے ہم غلامان خلافت فیض پا رہے ہیں۔

ہم اپنے کامل ایمان اور یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ ہم بفضلہٖ تعالیٰ نظام خلافت سے وابستگی کے نتیجہ میں آسمانی بارش سے بھرپور حصہ پا رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی پاتے رہیں گے۔

جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؓ نے فرمایا تھا :

''...... تم جو اپنے آپ کو اتحاد کی رسّی میں جکڑ چکے ہو خوش ہوجاؤ کہ انجام تمہارے لئے بہتر ہوگا ۔ تم خدا کی ایک برگزیدہ قوم ہوگے اور اس کے فضل کی بارشیں انشاء اللہ تعالیٰ تم پر اس زور سے برسیں گی کہ تم حیران ہوجاؤ گے۔''

(اشتہار بعنوان '' کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے۔'' ۱۹۱۴ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام منکرین خلافت کو خلافت سے وابستگی کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین۔

☆☆☆

## مبارک دورِ خامس بھی خلافت کا ملا ہم کو
## کہ جس میں پائی ہے ہم نے خلافت کی صدی ثانی

بفضلِ اللہ ہوئی ہے دولتِ اسلام ارزانی
اِسی سے ہم نے پائی ہے عطائے ربِّ رحمانی
زہے قسمت ! محمدؐ کی غلامی سے مشرف ہیں
اِسی برکت سے روشن ہے دلوں میں شمعِ قرآنی
یہ کیا کم ہے کہ ہم نے شاہد و مشہود کو پایا
مسیح و مہدیٔ آخر زماں کی ذات پہچانی
خدا نے فضل سے اپنے خلافت ہم کو بخشی ہے
کہ جس کو ڈھونڈتی پھرتی ہے ہر سُو نوعِ انسانی
مبارک دورِ خامس بھی خلافت کا ملا ہم کو
کہ جس میں پائی ہے ہم نے خلافت کی صدی ثانی
مبارک صد مبارک دوستو! سب کو مبارک ہو
جلو میں لے کے آئی جوبلی اِک شانِ لافانی
سرِ منزل ہے لے آئی صدی یہ دوسری ہم کو
فتوحاتِ نمایاں سے ہے روشن اس کی پیشانی
صدی ساری کی ساری قدرتِ قادر کی مظہر ہو
ملے اسلام کو غلبہ ، ہو نصرت کی فراوانی
خدایا ہم بھی قابل ہوں کہ عہدوں کو کریں پورا
بروزِ حشر لاحق ہو نہ ہم کو کچھ پریشانی

(عطاء المجیب راشد۔لندن)

# خلافت خامسہ کا قیام
# اور عظیم الشان برکات کا ظہور

(مکرم مولوی شمس الدین صاحب مبلغ سلسلہ کبابیر)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب ہم قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر کے مبارک دور میں زندگی گزارنے کی سعادت پارہے ہیں۔ آج کل رونما ہونے والے حیرت انگیز تغیرات وانقلابات کا مظاہدہ کرکے دل اس حقیقت کی تصدیق کرتا ہے کہ یہ ایک ایسی خاص مبارک گھڑی ہے جس کا زمانوں سے انتظار تھا۔ اور یہ ناممکن ہے کہ اس قدر عظیم الشان دن دگنی رات چوگنی ترقیات کا دور ہو اور اس بارہ پیشگوئیاں موجود نہ ہوں، ہیں اور یقیناً ہیں۔ اللہ کے فضل سے ہمارے علماء نے بھی اس بارے میں مختلف نکات پیش کئے ہیں، قارئین کے افادہ علم کیلئے اور مؤمنوں کے ازدیاد ایمان کی خاطر خاکسار ذیل میں بعض اہم پیشخبریوں کا مختصراً ذکر کرتا ہے۔

## حضرت سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی:

یہاں اس بات کو یاد رکھنا چاہئے کہ پیشگوئیوں کا ظہور ضروری نہیں کہ صرف ایک بار ایک ہی شخص پر متعین ہو بلکہ بہت سی ایسی پیشگوئیاں ہیں جو ایک شخص پر بھی اور مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ اس شخص کے تابع مختلف افراد پر بھی مختلف زمانے میں پوری ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ سلسلہ محمدیہ کے متعلق گزشتہ نوشتوں میں بتائی گئیں بہت سی باتیں آنحضرت ﷺ کے وجود مبارک کے علاوہ آپ کے خلفاء کرام اور حضرت امام مہدیؑ کے ذریعہ پوری ہوئیں ہیں اور اسی طرح آنحضرت ﷺ کی وہ احادیث جن میں حضرت امام مہدیؑ کا ذکر ہے ان میں سے بہت سی باتیں آپؑ کی زندگی میں پوری ہوئی ہیں اور بہت سی باتیں کسی اور شان کے ساتھ آپؑ کے خلفاء کے دور باسعادت میں پوری ہوئیں ہیں۔ چنانچہ بخاری کی اس حدیث میں جہاں ایک فارسی الاصل شخص کے ذریعہ ایمان کو ثریا سے واپس لے آنے کا ذکر ملتا ہے وہاں روایات میں آنحضرت ﷺ کے فرمان کو ابتداء سے حدیث کے لفظ سے موسوم کرتے آرہے ہیں، قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق جملہ احادیث کو یوں ظاہر پر ہی نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ تأویل احادیث کے علم کا ذکر کیا گیا ہے، جیسا کہ فرمایا وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيْثِ (سورۃ یوسف) لہٰذا جہاں تک آئندہ کی خبر دینے والی احادیث کا تعلق ہے وہاں علم تأویل سے اجتناب کرکے ٹھوکر نہیں کھانا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"کیونکہ پیشگوئیوں میں حضرت باری تعالیٰ کے ارادہ میں ایک قسم کی خلق اللہ کی آزمائش بھی منظور ہوتی ہے اور اکثر پیشگوئیاں اس آیت کا مصداق ہیں کہ يُضِلُّ بِهِ كَثِيْرًا وَيَهْدِيْ بِهِ كَثِيْرًا (البقرۃ) اسی وجہ سے ہمیشہ ظاہر پرست لوگ امتحان میں پڑ کر پیشگوئی کے ظہور کے وقت دھوکا کھاجاتے ہیں اور زیادہ تر انکار کرنے والے اور حقیقت مقصودہ سے بے نصیب رہنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں کہ جو چاہتے ہیں کہ حرف حرف پیشگوئی کا ظاہری طور پر جیسا کہ سمجھا گیا ہو پورا ہوجائے حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہوتا"۔

(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۳ ازالہ اوہام حصہ اول)

اب ذیل میں ایک ایسی حدیث نبوی کا ذکر کیا جاتا ہے جو بڑی شان کے ساتھ حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چسپاں ہوتی ہے۔ حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:

عَنْ هِلَالِ بنِ عَمرٍو قال: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَّرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ حَارِثُ بْنُ حَرَّاثٍ عَلٰى مُقَدَّمَتِهٖ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَنْصُوْرٌ يُوَطِّئُ اَوْيُمَكِّنُ لآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهٗ اَوْقَالَ اِجَابَتُهٗ۔

(سنن أبی داود کتاب المھدی)

## حدیث مذکورہ کی وضاحت کتاب ازالہ اوہام میں:

یہ حدیث کی مشہور کتاب سنن ابی داؤد کے کتاب المہدی کی آخری حدیث ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی تصنیف لطیف "ازالہ اوہام" میں اپنے آپ کو اس حدیث کا مصداق بیان فرمایا۔ جیسا کہ فرماتے ہیں:

"سو واضح ہو کہ یہ پیشگوئی جو ابوداؤد کی صحیح میں درج ہے کہ ایک شخص حارث نام یعنی حراث ماوراء النہر سے یعنی سمرقند کی طرف سے نکلے گا جو آل رسول کو تقویت دے گا جس کی امداد اور نصرت ہر ایک مؤمن پر واجب ہوگی۔ الہامی طور پر مجھ پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ پیشگوئی اور مسیح کے آنے کی پیشگوئی جو مسلمانوں کے امام اور مسلمانوں میں سے ہوگا، دراصل یہ دونوں پیشگوئیاں متحد المضمون ہیں اور دونوں کا مصداق یہی عاجز ہے۔" (ازالہ اوہام)

اسی کتاب میں حضرت مسیح موعودؑ نے دمشق کے شرقی جانب مسیح موعود کے نزول کی تشریح فرمائی اور مسیح کی آمد اور ابوداؤد کی مذکورہ بالا پیشگوئی کے درمیان باہم تعلق کا ذکر فرمایا، جیسا کہ فرمایا: "......ایک لفظ کی تشریح یعنی دمشق کے لفظ کی حقیقت میرے پر کھولی گئی اور نیز ایک صاف اور صریح کشف میں مجھ پر ظاہر کیا گیا کہ ایک شخص حارث نام یعنی حراث آنے والا جو ابوداؤد کی کتاب میں لکھا ہے یہ خبر صحیح ہے اور یہ پیشگوئی اور مسیح کے آنے کی پیشگوئی درحقیقت یہ دونوں اپنے مصداق کی رو سے ایک ہی ہیں، یعنی دونوں کا مصداق ایک ہی شخص ہے جو یہ عاجز ہے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشریح بابت حدیث مذکورہ کا خلاصہ اس طرح ہے کہ اس حدیث کا مصداق آپؑ ہیں، حارث کے معانی آپؑ پر چسپاں ہوتے ہیں، آپ زمیندار خاندان سے ہیں اور آپؑ کے آباء واجداد سمرقند کے علاقہ (ماوراء النہر) سے ہیں، آپؑ کا زمانہ آل محمد ﷺ کی روحانی بھوک اور قحط کا زمانہ ہوگا، آپؑ اپنی قوت قدسیہ اور تائید الٰہی سے اس کا حل فرمائیں گے اور آپ ایک بادشاہ کی حیثیت سے خودمختار نہیں ہوں گے بلکہ ایک مخلص جماعت ہوگی جو آپ کی مدد کرے گی اور آئندہ آپ کے مشن کو جاری رکھے گی۔ چنانچہ اس بات کی وضاحت آپؑ کے بہت سے دیگر الہامات سے معلوم ہوتی ہے لیکن حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے حارث والی اس پیشگوئی کے آئندہ نئی شان کے ساتھ ظہور کا انکار نہیں فرمایا بلکہ اس حدیث کو اور دمشق والی حدیث کو ایک جیسے بیان فرمایا، چنانچہ دمشق والی پیشگوئی کے مصداق اپنے آپ کو بیان فرمانے کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ

"......اب اگرچہ میرا یہ دعویٰ تو نہیں اور نہ ایسی کامل تصریح سے خدائے تعالیٰ نے میرے پر کھول دیا ہے کہ دمشق میں کوئی مثیل مسیح پیدا نہیں ہوگا بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ کسی آئندہ زمانہ میں خاص کر دمشق میں بھی کوئی مثیل مسیح پیدا ہوجائے......" (ازالہ اوہام)

اور اسی بات کو آپؑ ایک اور موقع پر کتاب "حمامۃ البشریٰ" میں دمشقی منارہ پر مسیح کے نزول کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ثُمَّ يُسَافِرُ الْمَسِيْحُ الْمَوْعُوْدُ اَوْخَلِيْفَةٌ مِنْ خُلَفَائِهٖ اِلَى اَرْضِ دِمَشْق

کہ مسیح موعود یا اُس کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ دمشق کی طرف سفر کرے گا۔ (حمامۃ البشریٰ)

چنانچہ واقعات نے حضرت مسیح موعودؑ کی اس تشریح کی سچائی پر مہر تصدیق ثبت کردی جبکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ (جس کو حسن و احسان میں آپؑ کا نظیر کہا گیا) کو منصب خلافت پر فائز فرمانے کے بعد یہ توفیق بخشی کہ آپ نے دمشق کا سفر اختیار فرمایا اور اس حدیث کو عملی طور پر پورا کردیا۔ اور اس کے ساتھ "ازالہ اوہام" والی پیشگوئی بھی ایک اور شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ پس مذکورہ بالا بیان سے خاکسار کا مدعا یہ ہے کہ جس طرح دمشق والی پیشگوئی حضرت مسیح موعودؑ پر بذات خود پوری ہونے کے بعد بھی حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ مزید شان سے پوری ہوئی۔ بعینہٖ حارث والی پیشگوئی حضرت مسیح موعودؑ کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وجود مبارک پر مزید شان کے ساتھ پوری ہورہی ہے۔ اب ذیل میں اس کی تفصیل درج کی جاتی ہے۔

**يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَّرَاءِ النَّهْرِ:** وراء کے معنوں میں پیچھے یا آگے کا معنی بھی ہے، گویا ایک آدمی ایک نہر کے آگے یا پیچھے سے ظاہر ہوگا۔ سو جاننا چاہئے کہ ربوہ وہ مشہور شہر ہے جو دریائے چناب کے کنارے واقع ہے، اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس اب تک کے وہ واحد خلیفہ ہیں جن کی پیدائش ربوہ میں ہوئی۔

**يُقَالُ لَهُ الْحَارِث:** اسے حارث یعنی زمین میں کھیتی کرنے والا کہا جائے گا، اب یہ بھی کوئی مشکل وضاحت والی بات نہیں ہے، سیدنا امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خاندان، آپ کے آباء واجداد جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: زمیندار تھے۔ نیز ہمارے موجودہ امام کے ایگریکلچر کے شعبہ کی قابلیت اور تجربہ مذکورہ الفاظ کو مزید عملی جامہ پہناتا ہے۔

**ابن حراث:** عربی زبان میں کسی کام میں غیر معمولی قابلیت ولیاقت کو بیان کرنے کیلئے اس لفظ کی طرف کبھی اب اور کبھی ابن کے الفاظ جوڑ کر بیان کرنے کا طریق ہے۔ چنانچہ بہت زیادہ سخی آدمی کو ابن جود کہیں گے، بہت زیادہ حکمت سے کام لینے والے کو ابو الحکم کہا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ غرض یہاں زراعت یعنی فصل اگانے کے کام میں عظیم الشان کردار ادا کرنا اور اعلیٰ مراتب حاصل کرنا مراد ہے۔ چنانچہ واقعات نے ثابت کردیا ہے کہ سیدنا مسرور احمد صاحب کی عظیم کوشش کے ذریعہ افریقہ کی سرزمین میں گیہوں کی فصل اگنے لگ پڑی۔

**عَلٰى مُقَدَّمَتِهٖ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهٗ مَنْصُوْرٌ:** اس کے ابتدائی حصہ میں ایک آدمی ہوگا جسے منصور کہا جائے گا۔ یہاں منصور کے لفظ کو ال التعریف کے ساتھ نہیں باندھا گیا، بلکہ ایک انسانی نام کے طور پر ال کے بغیر بتایا گیا۔ اس سے بڑھ کر اور کون سی وضاحت کی ضرورت ہے کہ ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ کے والد ماجد کا نام حضرت مرزا منصور احمد ہے۔ یہاں ایک سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ یہاں منصور نام کی شخصیت کا خاص طور پر ذکر کیوں ہوا......؟ تو اس کے جواب کیلئے ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے اس تاریخی خطبہ کا مطالعہ کرنے کی ضرور ہے جو کہ آپؒ نے مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۹۷ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحبؒ کی وفات پر ارشاد فرمایا تھا۔ جس موقع پر حضورؒ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے بعض الہامات کا ذکر فرمایا جو کہ "تذکرہ" میں موجود ہیں:

جیسا کہ فرمایا عَمَّرَهُ اللّٰهُ عَلٰى خِلَافِ التَّوَقُّعِ، اَمَّرَهُ اللّٰهُ عَلٰى خِلَافِ التَّوَقُّعِ، أَنْتَ لَا تَعْرِفِيْنَ الْقَدِيْرَ......وہ بادشاہ آیا، اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں......

غرض حضورؒ نے فرمایا کہ یہ حضرت مرزا منصور احمد صاحب کے متعلق ہے، چنانچہ حضورؒ نے حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم کی صحت، لمبی عمر اور غیر معمولی صورت میں بار بار لمبا عرصہ ناظر اعلیٰ و امیر بنائے جانے کا ذکر فرمایا، نیز خطبہ کے آخر میں فرمایا:

"اب میں ساری جماعت کو حضرت صاحبزادہ

مرزا منصور احمد صاحب کیلئے دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور بعد میں مرزا مسرور احمد صاحب کے متعلق بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحیح جانشین بنائے۔" تو ہماری جگہ بیٹھ جا" کا مضمون پوری طرح ان پر صادق آئے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ خود ان کی حفاظت فرمائے اور ان کی اعانت فرمائے" (الفضل انٹرنیشنل لندن ۳۰ جنوری تا ۵ فروری ۱۹۹۸ء)

چنانچہ حضرت مرزا منصور احمد صاحب کی وفات پر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وصدر صدر انجمن احمدیہ مقرر ہوئے اور مورخہ ۲۲ اپریل ۲۰۰۳ء کو بطور خلیفۃ المسیح الخامس منتخب ہوئے۔ اور اس طرح وہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امر کا انکشاف حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ذریعہ مزید شان کے ساتھ ظاہر فرمایا۔ جیسا کہ حارث والی حدیث بھی آنحضرت ﷺ کے چوتھے خلیفہ حضرت علی کرم اللہ وجھہ کے ذریعہ بیان ہوئی ہے۔

یُوَطِّئُ اَوْیُمَکِّنُ لِآلِ مُحَمَّدٍ کَمَا مَکَّنَتْ قُرَیْشٌ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَطَّأَ الْاَمْرَ تَوْطِئَۃ کے معنے ہیں کسی امر کو درست کرنا، آسان کرنا ہے۔ مکن یمکن کے معنے ہیں قدرت اور طاقت دینا، مضبوط بنانا وغیرہ۔ غرض اس آنے والے شخص کے ذریعہ دین مصطفیٰ ﷺ کو تمکنت اور مضبوطی ملے گی۔ یہاں اس بات کو فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ آیت استخلاف میں جہاں خلیفہ کے عظیم الشان کاموں کا ذکر فرمایا گیا ہے وہاں یہی لفظ استعمال کیا گیا ہے جیسا کہ فرمایا لَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ۔ یہ بھی یاد رہے کہ یہاں قریش کی طرح سے مراد عام قریش نہیں۔ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ جیسے قریش مراد ہیں گویا آنحضرت ﷺ کے بعد آنے والے خلفاء راشدین والے کام یہ شخص بھی کرے گا۔ نیز یہ بھی مراد ہے کہ وہ شخص اپنے زمانہ میں رسول اللہ ﷺ کی خاطر اس طرح کوشاں رہے گا جس طرح صحابہ کرام کوشاں تھے، چنانچہ واقعات نے تصدیق کی ہے کہ خلافت خامسہ کے اس دور سعید میں مخالفین اسلام نے آنحضرت ﷺ کے خلاف ایسا حربہ استعمال کیا ہے جس کو روکنے کا صحیح اور مناسب حربہ امام جماعت احمدیہ کے علاوہ دنیا میں کسی نے نہیں اٹھایا۔ کسی نے ہنگامہ کھڑا کیا، کہیں سفارت خانہ جلایا گیا، کہیں حضرت مسیح کے خلاف تقاریر شروع ہوئیں۔ مگر آنحضرت ﷺ کے بتائے ہوئے طریق پر آل محمد کی عزت و احترام کو قائم رکھنے کیلئے کسی نے کچھ نہیں کیا مگر امام جماعت احمدیہ نے اپنے خطبات و نصائح کے ذریعہ عالم احمدیت کو تاکید فرمائی کہ آنحضرت ﷺ کی صحیح تعلیمات سے ہر ایک کو آگاہ کیا جائے، چنانچہ اس پر عمل ہوا اور ہو رہا ہے۔ اور اس طرح رسول اللہ کی عظمت و شان دنیا میں ہر روز قائم کی جارہی ہے۔ اہل یورپ کی سعید روحیں آنحضرت ﷺ کے حلقہ بگوش ہو رہی ہیں۔

وَجَبَ عَلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُہٗ وَاِجَابَتُہٗ : ہر مؤمن پر اس کی اطاعت اور نصرت واجب ہے۔ چنانچہ خلیفہ وقت کی اطاعت اور اس کے کام میں ہاتھ بٹانے کے واضح تعلیمات اسلام میں ہیں جس کی تفصیل کی ضرورت نہیں۔

## آنحضرت ﷺ کی ایک اور حدیث کی تکمیل:

ابوداؤد کی مذکورہ بالا حدیث کے معاً بعد کتاب الملاحم شروع ہوتا ہے جس کے پہلے باب، باب مایذکر فی قرن المائۃ کی پہلی حدیث پر خاکسار کی نظر پڑی، اور ایسا لگا کہ اس میں خلافت جوبلی والی پیشگوئی مضمر ہے۔ چنانچہ حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فِیْمَا اَعْلَم، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس امت کی ہر صدی کے سر پر کوئی ایسا شخص مبعوث کرے گا جو اس کیلئے اپنے دین کی تجدید کرے گا۔

یہاں درج ذیل نکات کو سمجھنے کی ضرورت ہے:

حضرت مسیح موعودؑ نے اس کی تشریح فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کے بعد لگاتار ہر صدی میں مجدد مبعوث فرماتا رہا ہے اور اس صدی کا مجدد آپؑ ہیں۔ اور صدیوں میں مجددین کی آمد پر اہل اسلام متفق ہیں۔ اسلام میں اصطلاحی طور پر بھی مجددین کا لفظ استعمال ہوا ہے اور وہ سب خدا کے برگزیدہ بندے تھے، مگر عام مجددین کا درجہ نبی اور خلیفہ سے بڑھ کر ہرگز نہیں ہے۔ لیکن حدیث کے الفاظ میں من یجدد کی عبارت ہے۔ پس مجدد والا کام نبی اور خلیفہ کی عدم موجودگی میں بعض چنیدہ بزرگ اشخاص کے ذریعہ ہوتا رہا۔ نبی اور خلفاء کی موجودگی میں الگ سے کسی مجدد کی ضرورت پیش نہیں آتی، بلکہ مجدد وہ آپ ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ چودھویں صدی کے مجدد بھی تھے، اور آپ کے ذریعہ تجدید کا کام مسیح موعود اور امام مہدی اور ایک ظلی نبی کی حیثیت سے عالمگیر طور پر بڑی وسعت سے ہوا۔ جبکہ ماضی میں حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ کے ذریعہ کسی محدود زمانے اور محدود افراد تک اسلام کی تجدید ہوئی۔ الغرض تجدید دین کے کام مختلف نوعیت اور کیفیت کے ہوتے ہیں اور زمانے کے تقاضے کے مطابق ہوتے ہیں۔

مذکورہ بالا حدیث میں ہر سو سال کے شروع میں امت مسلمہ کے لئے اپنے دین کی تجدید کا ذکر ہے۔ اللہ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلفاء کرام کے مبارک دور میں ہماری مختلف جوبلی کے ذریعہ اس حدیث پر تا قیامت عمل ہوتا جارہا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ہر کوئی اپنے مقررہ دائرہ میں تجدید کا کام کرتا ہے۔

## خلافت جوبلی کے ذریعہ عالمگیر تجدید دین:

آنحضرت ﷺ کے ذریعہ عالمگیر اسلامی شریعت قائم ہوئی لیکن آپ ﷺ کے دور میں اس کی عالمگیر اشاعت نہیں ہوئی۔ بعدہ خلفاء راشدین کے ذریعہ اپنے اپنے زمانہ میں دنیا کے بہت سے حصہ میں اسلام کی اشاعت ہوئی۔ اس کے بعد چودہ سو سال کے بعد اسلام کی اشاعت مزید وسعت کے ساتھ حضرت امام مہدیؑ کے ذریعہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق ہوئی۔ دنیا بھی ساتھ ساتھ ترقی کرتی رہی۔ پھر ۱۹۰۸ء میں آپؑ کی وفات ہوئی۔ خلافت راشدہ از سر نو قائم ہوئی اور دین کی صحیح اشاعت بلفظ دیگر تجدید دین برابر وسیع ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ ایک وقت آیا حضرت امام مہدیؑ کی وفات کے بعد سو سال پورے ہوگئے، ایک نئی صدی تاریخ احمدیت میں بھی آگئی۔ اس کے سر پر جوبلی کا عظیم الشان جلسہ مورخہ ۲۷ مئی ۲۰۰۸ء کو ہوا۔ جس میں امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ خطاب ہوا جس کے سننے والے مخلصین نے اس بات کی گواہی دی کہ گویا آج کے دن ہم از سر نو احمدی ہوئے ہیں، آج ہمیں اسلام اور احمدیت کا پتہ ملا ہے، آج ہمارے ایمان کی صحیح لذت ہمیں محسوس ہوئی ہے۔ کیا یہ عالم احمدیت اور دیکھنے والے منصف مزاجوں کے لئے تجدید دین نہیں تھی؟

## تاریخ عالم میں پہلا عظیم منظر:

مورخہ ۲۷ مئی ۲۰۰۸ء تاریخ عالم کا وہ پہلا دن ہے جس میں اس قدر اہتمام کے ساتھ دنیا کے ۱۹۰ ممالک کے احمدیوں نے عالمگیر سطح پر ایک ساتھ کھڑے ہوکر اپنے محبوب امام کے پیچھے درج ذیل عہد دہرایا:

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ آج خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ ﷺ کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کیلئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے۔ اور اس مقدس فریضہ کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول ﷺ کے لئے وقف رکھیں گے، اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔ ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کیلئے آخری دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے، تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ مضبوط چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ اے خدا تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اَللّٰھُمَّ آمین، اللّٰھم آمین، اللّٰھم آمین۔

کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ دنیا میں کہیں ایسا نظارہ قبل ازیں بھی وقوع میں آیا ہے......؟ یہ دراصل حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے نمائندہ کی آواز تھی جس کو دنیا بھر میں آپ ﷺ سے حقیقی محبت رکھنے والوں نے سنا اور دہرایا اور اپنے دلوں میں بٹھایا۔

## بعض اور بشارات حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات کی صورت میں:

دسمبر ۱۹۰۷ء کو حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا:

اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ، اَحْمِلُ اَوْزَارَکَ، میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں، اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْرُ۔ ستائیس کو ایک واقعہ، اللہ خیر وابقی، خوشیاں منائیں گے، بعد سنۃ واحدۃ (تذکرہ)

کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان الہامی کلمات میں موجودہ دور کا کوئی ذکر نہیں۔ مسرور کا لفظ، ۲۷ کا واقعہ، خوشیاں منانا وغیرہ۔ خلافت خامسہ کے بابرکت دور اور خلافت جوبلی کے ذریعہ سے پورے ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں۔

اس کے بعد ۱۹۰۸ء کے شروع میں درج ذیل الہامات ہوئے: اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ اِنِّیْ مَعَکَ فِیْ کُلِّ حَالٍ وَعِنْدَ کُلِّ مَقَالٍ۔ اِنِّیْ مَعَکَ فِیْ کُلِّ مُوْطِنٍ۔ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ۔

ترجمہ: میں تیرے اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں، میں تیرے ساتھ ہوں ہر حال میں اور ہر بات میں، میں تیرے ساتھ ہوں، ہر وطن میں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد ہے اور جلد آنے والی ہے فتح۔

ٹھیک ایک سو سال بعد مذکورہ الہامی عبارات ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ کے خلافت جوبلی کے کامیاب سفروں کے ذریعہ شان کے ساتھ پوری ہوتے ہوئے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

اور ۱۸ اپریل ۱۹۰۸ء کو الہام ہوا: اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا۔ سو سال بعد اسی روز گھانا میں خلافت جوبلی کا عظیم الشان جلسہ ہوا۔ کیا ایک مؤمن کو اس جلسہ میں اور سو سال قبل اسی روز کے الہام میں کوئی تعلق نظر نہیں آتا نہیں بلکہ ہر بصیرت رکھنے والا اس کو ماننے پر مجبور ہوتا ہے کہ ان میں کوئی خاص تعلق ضرور ہے۔ غرض حضرت مسیح موعودؑ کے بہت سے ایسے الہامات ہیں جو آج بڑی شان کے ساتھ پورے ہو کر ہمارے ایمانوں کو مضبوط اور تازہ کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم خلافت احمدیہ کی صحیح رنگ میں قدر کرنے والے ہوں، اپنی اولاد در اولاد کے دلوں میں نیک نمونے قائم کرنے والے ہوں اور اس کی برکات سے صحیح رنگ میں مستفیض ہونے والے ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ
وَبَارِکْ لَنَا فِیْ عُمُرِہٖ وَاَمْرِہٖ۔ آمین

☆☆☆

☆☆☆☆☆☆

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۹ء

# بَرْکَاتِ خِلافَت

(مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم، ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُواالصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِیْ ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا ۔ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَایُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُوْلٰئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ (سورۃُ النُّور: آیت ۵۶)

ترجمہ : تم میں سے جولوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کوخلیفہ بنایا اوران کے لئے ان کے دین کو، جو اس نے ان کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اوران کی خوف کی حالت کے بعد ضرورانہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جواس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جونافرمان ہیں۔

قابل احترام صدر اجلاس اورمعزز قارئین ! برکات خلافت کا مضمون جماعت احمدیہ کے لئے کوئی نیا مضمون نہیں ہے ۔ جماعت احمدیہ عرصہ سو سال سے برکاتِ خلافت کے لذیذ اور شیریں پھل کھارہی ہے ۔ بالخصوص خلافت احمدیہ صدصد سالہ جوبلی ۲۰۰۸ کے مبارک سال میں اپنوں کے علاوہ غیروں نے بھی عالمگیر سطح پراس کی اہمیت وبرکات کے نظارے کئے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ خلافت حقہ اسلامیہ یعنی خلافت علیٰ منہاج نبوت اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی عظیم الشان نعمت ہے جو نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات کو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی آخری اوردائمی شریعت کے انوار کو دنیا میں ہمیشہ ہمیش کے لئے پھیلانے کا ایک عظیم الشان ذریعہ ہے ۔ خلافت علیٰ منہاج نبوت کی پیشگوئی کرتے ہوئے پیارے آقا سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا :

تَکُونُ النُّبُوَّۃُ فِیْکُمْ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا عَاضًا فَتَکُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا جَبْرِیَّۃً فَتَکُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ تَعالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ ثُمَّ سَکَت۔

(مسند احمد، بحوالہ مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھالے گا اورقدرت ثانیہ کے رنگ میں خلافت راشدہ قائم ہوگی پھراللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اُٹھالے گا۔ پھر تکلیف دینے والے بادشاہوں کا دَور آئے گا۔ جب تک اللہ چاہے گا وہ دَور رہے گا پھر اللہ اس دَور کو بھی اُٹھالے گا ۔ پھر جبری بادشاہت کا دَور ہوگا جب تک اللہ چاہے گا وہ رہے گا پھر اللہ اس کو بھی اُٹھالے گا اور پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت کا قیام ہوگا پھر آپ خاموش ہوگئے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام خلافت علیٰ منہاج نبوت کے دائمی ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

”چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف واولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تاقیامت قائم رکھے سو اسی غرض سے خداتعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔“

(شہادت القرآن صفحہ ۵۷)

قارئین کرام ! اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دائمی خلافت کا وعدہ تو فرمایا ہے لیکن یہ وعدہ ایمان اور اعمال صالحہ کے ساتھ مشروط ہے ۔ پس جب تک مسلمان ان شرائط کی پابندی کرتے رہیں گے وہ اس انعام سے حصہ لیتے رہیں گے یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے مسلمانو! تم میں نبوت کے بعد خلافت اس وقت تک قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا یعنی اللہ کی منشاء یہ ہے کہ جب تک مسلمان ایمان اور اعمال صالحہ کے تقاضوں کو پورا کرتے رہیں گے ان میں خلافت علیٰ منہاج نبوت کا قیام رہے گا ۔اور جب وہ اس کی پاسداری چھوڑ دیں گے خلافت علیٰ منہاج نبوت وقتی طور پران سے دُور چلا جائے گا ۔ خلافت کے نام پر بادشاہتوں کے دَور شروع ہوں گے لیکن پھر اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مثیل امام مہدی و مسیح موعود کو بھیجے گا جس کے بعد پھر سے خلافت علیٰ منہاج نبوت کا سلسلہ شروع ہوگا اور پھر آپ نے آئندہ کے لئے کسی اور دَور کا ذکر نہیں فرمایا بلکہ سکوت اختیار فرمایا۔ یقیناً اس کا مطلب یہی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اس خلافت کو اللہ تعالیٰ دوام بخشے گا اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی متابعت میں اس دَور خلافت کے دائمی ہونے کی پیشگوئی فرمائی ہے ۔آپ نے رسالہ الوصیت میں اپنی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے فرمایا :

تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اوراس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ (الوصیت صفحہ ۷)

قارئین کرام ! بے شک اللہ تعالیٰ نے خلافت دائمی کا وعدہ فرمایا ہے اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ہمیں اس کی بشارت دی ہے لیکن جیسا کہ ذکر کیا جاچکا ہے یہ دوامِ خلافت مشروط ہے ایمان اوراعمال صالحہ کی شرط کے ساتھ ۔اس تعلق میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ تفسیر کبیر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مذکورہ اقتباس کا ذکر کر کے فرماتے ہیں :

” ہمیشہ کے یہی معنی ہیں کہ جب تک تم چاہو گے قدرت ثانیہ تم میں موجود رہے گی اور قدرتِ ثانیہ کی وجہ سے تمہیں دائمی حیات عطا کی جائے گی۔

اس جگہ قدرت ثانیہ سے ایک تو وہ تائیدات الٰہیہ مُراد ہیں جو مومنوں کے شامل حال ہوا کرتی ہیں اور دوسرے وہ سلسلہ خلافت مُراد ہے جو نُورِ نبوت کو ممتد کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ خود قائم فرماتا ہے اگر قوم چاہے اور وہ اپنے آپ کو مستحق بنائے تو تائیدات الٰہیہ ہمیشہ اس کے شامل حال رہ سکتی ہیں اور اگر قوم چاہے اور وہ اپنے آپ کو مستحق بنائے تو انعام خلافت سے بھی وہ دائمی طور پر متمتع ہوسکتی ہے۔

(تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ ۴۲۵-۴۲۶)

پس خلافت ایک عظیم الشان نعمت ہے جو نہ صرف برکات رسالت کو دنیا میں پھیلانے کا ذریعہ ہے بلکہ دائمی ذریعہ ہے یعنی جس کا زمانہ بھی دائمی اور جس کی برکات بھی دائمی ہیں ۔ لیکن شرط یہی ہے کہ ہم احمدی خود کو ان برکات کے حصول کا حقدار ثابت کرتے رہیں۔ اپنی اور اپنی نسلوں کی آبیاری ایمان و اعمال صالح کے پانی سے کرتے رہیں۔

الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ کے بے حد فضل وکرم اوراس کے احسان کے طفیل سوسال سے ہمارے بزرگ آباء و اجداد نے ان شرائط پر پورا اُترنے کی کوشش کی ہے اور آج خداتعالیٰ نے یہ ذمہ داری ہم پر ڈالی ہے کہ ہم نہ صرف خود خلافت کی نعمت کی قدر کریں بلکہ اپنی نسلوں میں بھی اس کی قدر وعظمت اور اہمیت و وقعت کا احساس پیدا کریں تاکہ برکاتِ رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سلسلہ قیامت تک چلتا چلا جائے اوراس کیلئے پہلی اور بنیادی بات ہے اطاعتِ خلافت اور اطاعتِ نظامِ خلافت یعنی خلیفہ وقت کی کامل اطاعت و فرمانبرداری، ایسی اطاعت وفرمانبرداری جو عشق و محبت کے چشمہ سے سیراب ہو اور دوسرے اطاعت نظامِ خلافت یعنی اُس نظام کی اطاعت وفرمانبرداری جو خلیفۂ وقت نے قائم فرمایا ہے ۔ یہی وہ بُنیاد ہے جس کے رہتے ہم خلافت سے حاصل ہونے والے دائمی پھلوں سے فیضیاب ہوسکتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کواس کی توفیق عطا فرمائے۔

اب خاکسار اللہ تعالیٰ کے ان عظیم احسانات کا ذکر کرتا ہے جو برکاتِ خلافت کے شیریں پھلوں کے طور پر سوسال سے ہمیں حاصل ہورہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں برکات خلافت کو دوحصوں میں منقسم فرمایا ہے :

☆...... ایک تو خلافت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ دین اسلام کو مضبوطی عطا فرماتا ہے

☆...... دوسرے اس تمکنت وقوت کے وقت جب حاسد اپنی حسد کے شرارے اُڑاتے ہیں اور مخالفتوں کی آندھیوں کو تیز کرتے ہیں اور مومنین پر خوف کے بادل منڈلانے لگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ خوف کے ان حالات کو امن سے بدل دیتا ہے اور خلیفۂ وقت کی دُعاؤں سے خوف پیدا کرنے والے جہاں عبرت کا نشان بنتے ہیں وہیں ان حالات کے نتیجہ میں جماعتِ مومنین کی تربیت ہوتی ہے اوران کی ترقی کے راستے کھلتے ہیں۔

☆...... اور ایک تیسری بات خلافت کے برکات میں سے یہ بیان فرمائی کہ اس کے نتیجہ میں عبادتِ الٰہی کا قیام اور شرک کا خاتمہ ہوتا ہے اور در اصل اسی عبادت الٰہی کے قیام کے باعث اور شرک کے خلاف جہاد کے باعث ہی اللہ تعالیٰ سچی خلافت کو برکات وفتوحات عطا فرماتا ہے۔

قارئین کرام ! سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا مبارک دَور وہ دَور ہے جس میں آپ نے عبادت کو از سرنو زندہ کیا جس کی بنیاد سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالی تھی اور جس کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنی زندگیوں میں زندہ کرکے دکھادیا۔ عبادت الٰہی کی پھر وہی شان آج ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دَور میں خلافت احمدیہ میں دیکھتے ہیں اور دراصل عبادت الٰہی کا قیام ہی ہے جو آیت استخلاف کی روشنی میں احمدیت کی صداقت کی ایک منہ بولتی تصویر ہے۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کی بدولت جس رنگ میں جماعت میں حقیقی عبادت کا قیام ہوچکا ہے اور جس رنگ میں جماعت عبادت کے مغز کی طرف توجہ دے رہی ہے اس کا عشرعشیر بھی ہمیں دیگر اسلامی فرقوں میں نظر نہیں آتا۔ آپ نماز کو ہی لے لیں جماعت احمدیہ کے علاوہ دیگر فرقوں میں آپ کو بکثرت ایسے لوگ نظر آئیں گے کہ ترجمہ تو دُور کی بات ہے نماز کے عربی الفاظ سے بھی وہ واقف نہیں ہیں اور کچھ ایسے لوگ نظر آئیں گے جنہوں نے نماز کے عربی الفاظ تو طوطے کی طرح رٹ لئے ہیں لیکن وہ اس کا ترجمہ نہیں جانتے ۔ علاوہ اس کے ان کی نماز صرف

ظاہری اُٹھنے بیٹھنے اور ظاہری حرکات وسکنات تک محدود ہے جو ایک رسم سے کچھ زیادہ نہیں کہلا سکتی۔ جس میں ایک طرف پاجامہ کو ٹخنوں سے اونچا کرنے کا جھگڑا ہے تو دوسری طرف اُونچی اور نیچی آواز سے آمین کہنے کا جھگڑا ہے۔ کہیں ہاتھوں کو اُٹھانے کا جھگڑا ہے تو کہیں ہاتھوں کو چھوڑنے کا جھگڑا ہے۔ آپ پوری دنیا کے مسلمانوں کی مساجد میں چلے جائیں آپ کو ان ظاہری حرکات و سکنات اور عربی میں نماز کے الفاظ رٹ لینے کے علاوہ اور کچھ نظر نہیں آئے گا شاید سینکڑوں میں سے کوئی ہوگا جو نماز کا ترجمہ جانتا ہو اور نماز کی اصل حقیقت اس کا فلسفہ اور مغز جاننے والا تو آپ کو شاید ہی کوئی نظر آئے غیر احمدیوں میں۔ آپ کو سو فیصد ایسے لوگ نظر آئیں گے جو نماز کو صرف ایک رسمی عبادت سمجھتے ہیں اور نماز میں دُعا کرنے کے قائل ہی نہیں۔

اور پھر رفتہ رفتہ مساجد کی جو حالت ہو چکی ہے وہ اسلامی مساجد کہلانے کی حقدار ہی نہیں۔ انہیں آپ سنیوں کی مساجد، دیو بندیوں کی مساجد یا شیعوں کی مساجد تو کہہ سکتے ہیں انہیں خدا کی مساجد نہیں کہہ سکتے کیونکہ یہ وہ مساجد ہیں جہاں سے اپنے فرقے کے علاوہ دوسرے فرقہ کے لوگوں کو دھکے مار کر نکال دیا جاتا ہے۔ اب آپ خود ہی سوچئے کہ کہاں ہے ان مساجد میں يَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا کا نظارہ۔

دوسری طرف آپ جماعت احمدیہ میں دیکھ لیں ۔خلافتِ احمدیہ کی برکت سے جماعت میں ایک بچے کو اطفال الاحمدیہ کے ذریعہ چھ سال کی عمر سے ہی نماز سکھانے کا رواج ہے پھر ساتھ ہی اس کو ترجمہ بھی سکھادیا جاتا ہے اور پھر جب ایک نوجوان خدام الاحمدیہ کی عمر میں پہنچتا ہے تو وہ نماز کے ترجمے کے ساتھ ساتھ اس کی حقیقت اور فلاسفی اور اس کے فیوض و برکات کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء عظام کے ارشادات کو پڑھتا ہے ایسے میں اس کے اندر عبادت الٰہی کا ذوق وشوق پیدا ہوتا ہے اور انصار کی عمر تک پہنچتے پہنچتے اس کے اندر عشق کی حد تک اللہ کی عبادت کا شوق پیدا ہو جاتا ہے۔ آپ کو اَن پڑھ احمدی بھی ایسے ملیں گے جو نماز کے عربی الفاظ کے ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ جاننے والے ہیں اور نماز کے الفاظ پر غور کر کے اور اس میں ڈوب کر نماز ادا کرتے ہیں۔ اور جب کبھی قومی طور پر سستی پیدا ہونے لگتی ہے تو خلیفۂ وقت فوراً قیام نماز کے تعلق سے خطبہ ارشاد فرماتے ہیں بلکہ اب تو حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کوئی بھی خطبہ اور خطاب ایسا نہیں ہوتا جس میں قیام نماز اور اس کی حقیقت کی طرف نہ صرف مردوں کو بلکہ عورتوں کو بھی توجہ نہ دلائی جاتی ہو۔

باوجود سخت مخالفت و مشکلات کے جماعت احمدیہ کی طرف سے دنیا میں اب تک ہزاروں مساجد تعمیر کی جا چکی ہیں اور اکناف عالم میں تعمیر ہونے والی جماعت احمدیہ کی یہ مساجد ہی دراصل خانہ خدا کہلانے کی حقدار ہیں کیونکہ جماعت احمدیہ کی طرف سے ہر مسجد کی تعمیر پر یہ کھلم کھلا اعلان کیا جاتا ہے کہ اس مسجد کے دروازے ہر اُس شخص کے لئے کھلے ہیں جو خدائے واحد کی عبادت کرنے والا ہے۔ پس جماعت احمدیہ کی مساجد، دیو بندی مساجد نہیں، شیعہ مساجد نہیں، بریلوی مساجد نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کی مساجد اللہ تعالیٰ کے وہ گھر ہیں جہاں حقیقی معنوں میں خدائے قدوس کی عبادت ہوتی ہے۔ پس آج کے اس دَور میں اگر کوئی عبادت الٰہی کا حق ادا کرنے والی جماعت ہے تو وہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہے اور جماعتِ احمدیہ کو یہ سعادت صرف اور صرف خلافت کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے ورنہ وہ لوگ جن کے بزرگوں نے سو سال قبل خلافت کا انکار کر دیا تھا وہ نہ صرف یہ کہ قیام نماز کے اعتبار سے کوسوں پیچھے ہیں بلکہ اپنی مساجد بھی غیروں کے حوالے کر چکے ہیں۔ پس یہ صداقت خلافت احمدیہ کی ۔ اللہ تعالیٰ سچی خلافت اور سچے متبعین خلافت کی یہ نشانی بیان فرماتا ہے : ''یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا'' کہ وہ میری عبادت کریں گے اور کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور سچی خلافت کا انکار کرنے والے فاسق کہلائیں گے۔

پس خلافت کی یہ وہ عظیم الشان برکت ہے جو عبادت الٰہی کے انعام کے رنگ میں جماعت احمدیہ کو حاصل ہے اس میں صرف نماز ہی نہیں بلکہ روزہ، زکوٰۃ اور حج ساری عبادات شامل ہیں۔ اور ان تمام عبادات کی رُوح اور ان کے حقیقی مفہوم اور مغز کو جماعت احمدیہ نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔

یہاں اس موقع پر یہ بات بھی عرض کرنے والی ہے کہ جماعت احمدیہ کی مجموعی عبادات پر خلافت احمدیہ کی برکت کے نتیجہ میں ایسا دَور بھی آتا رہتا ہے جبکہ اس میں غیر معمولی تیزی آتی ہے ان میں رمضان کے علاوہ ایک خاص وقت وہ ہے جب کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ عبادت کے متعلق خطبہ ارشاد فرماتے ہیں وہ خطبہ کیا ہوتا ہے ایک روحانی حیات کا خزانہ ہوتا ہے جس کو سُن کر اگلے ہی دن سے مساجد اور نماز کے مراکز بھرنے شروع ہو جاتے ہیں پھر تو وہ لوگ بھی نمازوں میں نظر آتے ہیں جو پہلے مساجد میں کم نظر آتے تھے۔ علاوہ اس کے ایک خاص موقع عبادات میں جوش کا وہ بھی ہوتا ہے جبکہ دنیا میں کسی بھی جگہ پر جماعت احمدیہ کے افراد کو مخالفین کی طرف سے تکالیف پہنچائی جاتی ہیں اس وقت تمام جماعت یکجان ہو کر اپنے اُن بھائیوں کے لئے جو دُنیا کے کسی بھی کونہ میں ہوں دُعاؤں میں مصروف ہو جاتی ہے۔

پس خلافت کی عظیم الشان برکت یہ ہے کہ سچی خلافت کے سچے پیروکار اس کے زیر سایہ عبادات الٰہیہ میں ایسے مصروف ہوتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے وجود میں یہ بات نہایت تابناک طور پر نظر آتی ہے۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تعلق میں فرماتے ہیں:-

''سورۃُ النور میں، آیت استخلاف جسے ہم کہتے ہیں، اس میں بھی یہی مضمون بیان فرمایا گیا ہے کہ خلافت عطا فرمائی تاکہ تم میں مضبوطی قائم رہے، آئندہ بھی یہ انعام ملتا رہے گا انشاء اللہ۔ لیکن اُن کو ملتا رہے گا جو میری عبادت کریں گے ۔ فرمایا یَعْبُدُوْنَنِیْ وَلَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا (النور:۵۵) یعنی یہ انعام میری اس طرح عبادت کرنے والوں کے لئے ہے جو عبادت کا حق ہے کسی بھی لحاظ سے شرک کرنے والے نہ ہوں۔ چھپا ہوا شرک بھی ان میں نہ پایا جاتا ہو۔ ایسے عبادت کرنے والوں کو انعام ملتا رہے گا۔''

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ ۷۰۵)

پس یہ وہ عبادت کا انعام ہے جس کے نتیجہ میں مومنین کی جماعت کو خلافت کا انعام نصیب ہوتا ہے اور یہی ان کی صداقت کی منہ بولتی تصویر ہے غیر احمدی مسلمانوں سے بھی ہم نہایت ادب سے عرض کرتے ہیں کہ آج اگر عبادت کے حقیقی جوہر کو حاصل کرنا ہے، آج اگر عبادت کے حقیقی فلسفہ کو پہنچانا ہے آج اگر خدا تعالیٰ کی معرفت اور اس کی محبت کو حاصل کرنا ہے تو خدا تعالیٰ کی قائم کردہ اس خلافت کے زیر سایہ آجاؤ جہاں مومنین کی جماعت اس کی حقیقی عبادت کے جذبہ سے سرشار ہے اور اس کی محبت کے ترانے گا رہی ہے اور جس کی طفیل آج جماعت احمدیہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔

قارئین کرام! خاکسار اب مختصراً جماعت کو حاصل ہونے والی خلافت احمدیہ کی ان برکات کا ذکر کرتا ہے جو سو سال سے جماعت کو ان عبادات کے طفیل حاصل ہو رہی ہے۔

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنی مبارک خلافت کے دوران فرمایا تھا :

''ہماری جماعت چار لاکھ سے زیادہ ہے اور بلاد افریقہ یورپ و امریکہ و چین و آسٹریلیا میں ابھی پہنچے ہیں۔'' (بدر جلد نمبر 4 نمبر 10 صفحہ 2)

خلافت ثانیہ کے اکاون سالہ مبارک دور خلافت میں جماعت کا پودا دنیا کے 47 ممالک میں لگا 311 مساجد تعمیر ہوئیں۔ 57 سکول کالج جاری ہوئے ۔ 123 /اخبارات و رسائل کا اجراء ہوا۔ 9 زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم ہوئے۔

پھر خلافت ثالثہ کے مبارک دَور میں جماعت دنیا کے 90 ممالک میں پھیل گئی ۔ 425 عالیشان مساجد تعمیر ہوئی 29 نئے سکول اور 33 ہسپتال قائم ہوئے۔ 20 نئے جماعتی اخبارات کا اجراء ہوا۔

خلافت رابعہ کے مبارک دَور میں جماعت احمدیہ دنیا کے 175 ممالک میں پھیل گئی ۔ 13068 نئی مساجد بنائی گئیں اور کل 58 زبانوں میں تراجم قرآن مجید طبع ہوئے ۔ لاکھوں لوگ جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے ۔ ایم ٹی اے کی عظیم الشان نعمت اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔

عہد خلافت رابعہ میں مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کی نشریات کا آغاز ہوا جو بسرعت ترقی کی منازل طے کرتا ہوا آج بفضلہٖ تعالیٰ اس مقام پر آچکا ہے کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے رُوح پرور اور امن بخش پیغام پر مشتمل اس کی مسلسل 24 گھنٹے کی نشریات تمام دنیا میں دیکھی اور سُنی جارہی ہیں اور کیا عرب اور کیا عجم سب امام وقت کی آواز سے فیضیاب ہو رہے ہیں اور مہدیٔ دوران کے امن بخش سایہ عاطفت میں آتے چلے جارہے ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس مبارک دَور میں خلافت کی برکات نے ہمہ جہتی اور ہمہ گیر وسعت حاصل کر لی ہے ۔ الحمد للہ ۔ حضور انور کی تحریک کہ 2008 تک کم از کم پچاس فیصد چندہ دہندگان کو نظام وصیت میں شامل کیا جائے اس تحریک کو اللہ تعالیٰ نے بے انتہاء برکت عطا کی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ تمام دنیا کے احمدیوں نے اس تحریک پر والہانہ لبیک کہا اور کیا مغرب کیا مشرق اور کیا شمال اور کیا جنوب ہر خطہ سے لبیک یا امیر المؤمنین لبیک یا امیر المؤمنین کی آوازیں اُٹھنی شروع ہوئیں اور آج جماعت احمدیہ کے چندہ دہندگان کا پچاس فیصد نظام وصیت میں شامل ہو کر جہاں مالی قربانی کے میدان میں بھی نمایاں خدمت بجالا رہا ہے وہیں رُوحانی میدان میں نظام وصیت کے اصولوں کی پاسداری کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

قارئین کرام ! 2004ء میں نظام وصیت میں شامل احباب کی تعداد 38185 تھی اور اب یہ تعداد 105377 ہوگئی ہے جس میں دنیا بھر کے 98 ممالک کے احمدی شامل ہو چکے ہیں۔ گزشتہ سال خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے موقع پر جماعت احمدیہ عالمگیر نے بفضلہٖ تعالیٰ اپنے پیارے آقا کی خدمت میں خلافت جوبلی فنڈ اور شکرانہ فنڈ میں جو مالی قربانی پیش کی وہ قابل تحسین ہے اور اس بات کا بین ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ کو خلیفہ وقت کے ساتھ ایک والہانہ عشق ہے ۔ غریب سے غریب احمدیوں نے بھی ایک ماہ کی تنخواہ اس فنڈ میں دے دی۔ قرض لیکر چندہ ادا کرنا پڑا تب بھی کیا ۔ احمدی مستورات نے زیور بیچ کر اس مبارک فنڈ میں حصہ لیا اور دنیا بھر کے احمدیوں نے کروڑوں روپے اپنے آقا کے قدموں میں رکھ دیئے۔

اس موقع پر یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے سال جماعت احمدیہ عالمگیر کی مساعی نے اس قدر تیز رفتاری حاصل کی کہ گزشتہ کئی سالوں کی رفتار اس کے مقابل پر دھیمی پڑ گئی۔ اس میں عبادات سے لیکر مالی قربانی اور وقت کی قربانی اور ہر طرح کی قربانیاں شامل ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس سال احباب جماعت کو اطاعت نظام کو سمجھنے اور خلیفہ وقت کی محبت و اطاعت کے بے نظیر نمونے دکھانے کی توفیق ملی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے گزشتہ سال کے جلسہ سالانہ برطانیہ سے خطاب کرتے ہوئے احباب جماعت کو یہ خوشخبری دی کہ دُنیا بھر میں 2116 مساجد تعمیر ہو چکی ہیں جہاں پانچ وقت اللہ اکبر کی صدا بلند ہو رہی ہے ۔ تراجم قرآن مجید کی تعداد 69 ہو گئی ہے۔

واقفین نو بچوں کی تعداد 39081 ہو گئی ہے ۔ صرف گزشتہ سال 1945 بچے وقف نو کی تحریک میں پیش کئے گئے۔

قارئین کرام ان تمام ترقیات وفتوحات کے ساتھ ساتھ خدمت خلق کے میدان میں بھی خلافت احمدیہ کی برکات ظاہر وباہر ہیں ۔اس میں غریب بچوں کی تعلیم کے انتظامات اور ہونہار طلباء کی حوصلہ افزائی کے انعامات شامل ہیں ۔غریب بچیوں کے لئے مریم شادی فنڈ کے نام سے شادی کی امداد کی تحریک جاری ہے اور بیماروں کی خدمت کے لئے ہسپتالوں کے علاوہ مالی مدد کی سہولت بھی حاصل ہے ۔الحمد للہ۔

اس وقت مجلس نصرت جہاں کے تحت افریقہ کے 12 ممالک میں 36 ہسپتالوں اور 11 ممالک میں 510 سکول نمایاں خدمات سرانجام دے رہے ہیں ۔ افریقہ کے ممالک کے علاوہ دنیا بھر کے کئی ممالک میں ایسی ہی تعلیمی وطبی خدمات سرانجام دی جا رہی ہیں ۔ بھارت میں بفضلہٖ تعالیٰ مختلف صوبوں میں اسکول اور ہسپتال خدمت انسانیت میں مصروف ہیں۔

اسی طرح جماعتی سطح پر بے روزگاروں کو روزگار مہیا کرنے اور غرباء کو سر چھپانے کے لئے بیوت الحمد سکیم کے تحت غریبانہ مکان بنا کر دینے کی خدمت بھی جاری ہے۔

آفات ارضی و سماوی کے موقعوں پر بلا امتیاز مذہب وملت نوع انسان کی بے لوث خدمت کے لئے قائم جماعتی تنظیم ہیومنٹی فرسٹ کی 28 ممالک کے علاوہ اب یو این او میں بھی رجسٹریشن ہو چکی ہے یہ بین الاقوامی تنظیم مختلف افریقی ملکوں میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے علاوہ 15 آئی ٹی سینٹرز اور بجلی مہیا کرنے کے لئے سولر سسٹم بھی قائم کر چکی ہے ۔ علاوہ ازیں جہاں بھی قدرتی آفات اور جنگوں کی وجہ سے دکھی انسانیت کو مدد کی ضرورت ہوتی ہے یہ تنظیم ان کی مدد کرتی ہے۔

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے سال اللہ تعالیٰ نے خلیفۂ برحق کو یہ بھی توفیق عطا فرمائی کہ برطانیہ کے ممبران پارلیمنٹ کو اسلام کا پیغام پہنچائیں ۔ جی ہاں اس برطانیہ کے ممبران پارلیمنٹ کو جس کے متعلق جماعت احمدیہ پر یہ جھوٹا الزام لگایا جاتا ہے کہ نعوذ باللہ جماعت احمدیہ انگریزوں کی خود کاشتہ پودا ہے ۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 22/اکتوبر 2008ء کو ممبران کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا :

” ہماری زندگیوں کا واحد اور اعلیٰ مقصد یہ ہے کہ ہم دنیا کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ حسنہ اور اسلام کی خوبصورت تعلیم پیش کریں۔“

## قادیان کی عظیم الشان ترقی :

خلافت خامسہ کو قادیان کی عظیم الشان ترقی سے بھی ایک نسبت ہے ۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا:

” ایک دن آنے والا ہے جو قادیان سورج کی طرح چمک کر دکھلا دے گی کہ وہ ایک سچے کا مقام ہے۔“

(دافع البلاء، صفحہ ۱۱)

چنانچہ آج ہم خلافت خامسہ کے اس مبارک دَور میں حضور علیہ السلام کے اس فرمان کو نہایت شان سے پورا ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں ۔قادیان کی موجودہ ترقی دراصل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی قادیان تشریف آوری کے ساتھ ہی شروع ہو گئی تھی لیکن حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب پہلی مرتبہ 2005ء میں قادیان تشریف لائے تو آپ نے قادیان کے تمام احمدی ساکنین کے گھروں کو اپنے نور سے منور کر دیا۔ قادیان کے ساکنین آج ان برکتوں کے گواہ ہیں۔ ایک ایک گھر گواہ ہے اور ان گھروں کا رہنے والا ایک ایک فرد گواہ ہے۔

جہاں تک جدید عمارات کا تعلق ہے تو حضور انور کے مبارک دَور میں قادیان میں تعمیراتی کام پہلے سے کئی گنا بڑھ گئے ہیں۔ چنانچہ دار المسیح کی رینوایشن، مسجد اقصیٰ قادیان کی توسیع ، مسجد دار الانوار کی ازسرِ نو تعمیر وتوسیع ، جامعہ احمدیہ قادیان کی عمارت، سرائے طاہر، جدید سہولتوں سے آراستہ نور ہسپتال، کوٹھی دار السلام اور محلّہ احمدیہ میں دیگر جگہوں پر کارکنان کے فلیٹس ، چار منزلہ فلیٹس کے ساتھ مزید ایک اور چار منزلہ فلیٹس ،لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توسیع ،بہشتی مقبرہ میں مقام ظہور قدرت ثانیہ پر نئی یادگار بہشتی مقبرہ کی تزئین، ایوان انصار کے ساتھ جدید سہولتوں سے آراستہ VIP گیسٹ ہاؤس، ایم ٹی اے کی عمارت، مرکزی لائبریری، جدید مطبع خانہ، ہال لجنہ اماء اللہ، بیرون ممالک کے گیسٹ ہاؤسز ان میں شامل ہیں۔

اندازہ لگائیے کہ آج سے سو سال قبل جب الہام وَسِّعْ مَکَانَکَ پہلی مرتبہ نازل ہوا تھا تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ مکان بنوانے کے لئے تو ہمارے پاس روپیہ نہیں ہے اس الہام کو ظاہری طور پر پورا کرنے کے لئے ایک چھپر بنوا دیا جائے لیکن آج خدا نے کس عظیم الشان رنگ میں اس الہام کو پورا فرمایا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

☆...... قارئین کرام آخر میں یہ ذکر کرنا بھی نہایت ضروری ہے کہ جماعت احمدیہ کو خلافت احمدیہ کے نتیجہ میں جو ترقیات وفتوحات ملی ہیں ان میں سے ایک عظیم الشان انعام خلیفہ وقت کی قبولیت دعا کا انعام ہے جو احباب جماعت کو اس سچی خلافت کی اطاعت کی وجہ سے اور اس کے ارشادات پر عمل کرنے کی وجہ سے نصیب ہوا ہے اور جس کا پھل یہ جماعت سو سال سے کھا رہی ہے اور یہ سب خدا کے سچے مامور اور عاشق صادق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کی وجہ سے ہے۔

قارئین ! نظام خلافت کے زیر سایہ جماعت احمدیہ کی عالمگیر وسعت وترقی کی یہ ایک چھوٹی سی جھلک ہے ۔ جو صداقت مسیح موعودؑ کا جیتا جاگتا ثبوت ہے جس نے قطرے کو دریا میں اور خاک کو ثریا میں تبدیل کر دیا۔

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

قارئین کرام ! خلافت کی برکات کے ضمن میں تمکنت دین کے پہلو کے ساتھ ساتھ خوف کو امن سے بدل دینے کا ذکر بھی آتا ہے۔ اور یہ دونوں پہلو اس لئے لازم وملزوم ہیں کہ جب بھی الٰہی جماعتوں کو ترقیات و فتوحات نصیب ہوتی ہیں تو شیطان لعین اپنے حاسد ساتھیوں کے ساتھ ہمیشہ اس کی ترقی کو تنزل میں بدلنے کی کوششیں کرتا ہے چنانچہ گزشتہ سو سالوں میں مخالفین نے اس روحانی جماعت کے قدموں کو روکنے کی اور روڑے اٹکانے کی بے انتہاء کوششیں کی ہیں ۔لیکن احمدیت کی سو سالہ تاریخ گواہ ہے کہ اللہ نے اس وعدے کے نتیجہ میں جو اس نے سچی خلافت سے کیا ہے کہ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ہمیشہ خوف کو امن سے بدل دیا چنانچہ 1914ء میں غیر مبائعین کا فتنہ 1934ء میں احراریوں کا فتنہ 1953ء میں پاکستان کے دیوبندی و احراری مولویوں کا فتنہ 1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی کا فتنہ جس میں جماعت کو غیر مسلم قرار دیا گیا اور 1984 میں فرعون زمانہ ضیاء الحق کا فتنہ جس نے جماعت کے بنیادی انسانی حقوق اور مذہبی حقوق کی ادائیگی پر تبر رکھ دی تھی ۔ یہ خوفناک فتنے اور دل ہلا دینے والی مخالفتیں اور شہادتیں تاریخ احمدیت کا ایک طویل باب ہیں۔ اور یہ فتنے اب پاکستان سے نکل کر دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی پھیل گئے ہیں اور دن رات اس الٰہی جماعت کے خلاف اپنی شیطانی کاروائی کر رہے ہیں جماعت کے افراد کو ڈراتے دھمکیاں دیتے اور شہید کرتے ہیں۔ باوجود اس کے خدا نے ان سو سالوں میں جماعت کو جن فتوحات وترقیات سے نوازا ہے وہ خدا کا ایک عظیم الشان فضل اور اس کا انعام ہے ۔ یہ بھی اللہ کا فضل ہے کہ سو سال میں اللہ تعالیٰ نے مخالفین و معاندین احمدیت سے گن گن کر انتقام لیا ہے اور لے رہا ہے اور اس کے بدلہ میں خلافت احمدیہ کی برکت سے جماعت پر ان گنت افضال اور انعامات کی بارش برسائی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ خلافت کی اہمیت اور اس کے فیوض و برکات کے متعلق فرماتے ہیں” خلافت ایک الٰہی نعمت ہے کوئی نہیں جو اس میں روک بن سکے۔ وہ خدا تعالیٰ کے نُور کے قیام کا ذریعہ ہے جو اس کو مٹانا چاہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نور کو مٹانا چاہتا ہے ۔ ہاں وہ ایک وعدہ جو پورا تو ضرور کیا جاتا ہے لیکن اس کے زمانے کی لمبائی مومنوں کے اخلاق سے وابستہ ہے۔“

(الفضل 23 ستمبر 1937ء صفحہ 15)

ایک اور موقع پر آپ نے فرمایا :

” مَیں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خواہ تم کتنے عقلمند اور مدبّر ہو اپنی تدابیر اور عقلوں پر چل کر دین کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے جب تک تمہاری عقلیں اور تدابیر خلافت کے ماتحت نہ ہوں اور تم امام کے پیچھے پیچھے نہ چلو ، ہرگز اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت تم حاصل نہیں کر سکتے ۔پس اگر تم اللہ تعالیٰ کی نصرت چاہتے ہو تو یاد رکھو اس کا کوئی ذریعہ نہیں سوائے اس کے کہ تمہارا اُٹھنا بیٹھنا، کھڑا ہونا اور چلنا، تمہارا بولنا اور خاموش ہونا میرے ماتحت ہو۔“ (الفضل 4 ستمبر 1937 صفحہ 8)

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اطاعتِ امامِ وقت اور اطاعتِ خلافت کی بے انتہاء اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

” یاد رکھو ایمان کسی خاص چیز کا نام نہیں بلکہ ایمان نام ہے اس بات کا کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نمائندہ کی زبان سے جو بھی آواز بلند ہو اُس کی اطاعت اور فرمانبرداری کی جائے ...... ہزار دفعہ کوئی شخص کہے کہ میں مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لاتا ہوں ، ہزار دفعہ کوئی کہے کہ میں احمدیت پر ایمان رکھتا ہوں ، خدا کے حضور اس کے اِن دعووں کی کوئی قیمت نہیں ہوگی جب تک وہ اُس شخص کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیتا جس کے ذریعہ خدا اِس زمانہ میں اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ جب تک جماعت کا ہر شخص پاگلوں کی طرح اُس کی اطاعت نہیں کرتا اور جب تک اُس کی اطاعت میں اپنی زندگی کا ہر لمحہ بسر نہیں کرتا اُس وقت تک وہ کسی قسم کی فضیلت اور بڑائی کا حقدار نہیں ہوسکتا۔“ (خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 25/اکتوبر 1946ء مطبوعہ الفضل 15 نومبر 1946ء صفحہ 6)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں” آئندہ انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا ۔ جماعت اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے ۔کوئی بدخواہ اب خلافت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا اور جماعت اس شان سے ترقی کرے گی کہ خدا کا یہ وعدہ پورا ہوگا کہ کم از کم ایک ہزار سال تک جماعت میں خلافت قائم رہے گی۔ “

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جون 1982ء)

آپؒ فرماتے ہیں :” آپ یاد رکھیں اگر خلیفۃ المسیح سے آپ کی بیعت سچی ہے اگر خلیفۃ المسیح پر آپ کا اعتماد ہے آپ جانتے ہیں کہ وہ خدا کی طرف سے ہے اور آج دنیا میں سب سے زیادہ خدا کی نمائندگی کا اس کو حق حاصل ہے تو پھر اپنے فیصلوں اور اپنی آراء کو اُس کی رائے پر اُس کے فیصلے پر کبھی ترجیح نہ دیں۔ اگر آپ نے

(باقی صفحہ 30 پر ملاحظہ فرمائیں)

**وصایا** :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

**وصیت نمبر**:19094 میں محمد یوسف ولد مکرم عبدالرحمان صاحب قوم کشمیری پیشہ زمینداری 34 سال پیدائشی احمدی ساکن ہموسان ڈاکخانہ شیر گڑہی ضلع ریاسی صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبرا اکراہ مورخہ 6.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ : ملکیتی زمین 14 کنال موجودہ قیمت 70,000 روپے، آبی زمین ایک کنال قیمت 10,000 روپے، مکان کچا قیمت 5,000 روپے، کل قیمت 85,000 روپے ہے۔ غلّہ از زمین مذکورہ آمد سالانہ دھان مکّی 3500 سو روپے، دھان 1200 آمد از محنت 3300 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد 18,000 روپے روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نذیر احمد — العبد: محمد یوسف — گواہ: مظفر احمد

**وصیت نمبر**:19095 میں بشیر احمد ولد مکرم عبدالعزیز صاحب قوم کشمیری پیشہ زمینداری 41 سال پیدائشی احمدی ساکن ہموسان ڈاکخانہ شیر گڑہی ضلع ریاسی صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبرا اکراہ مورخہ 6.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ : ملکیتی زمین 35 کنال موجودہ قیمت 1,75,000 روپے، مکان کچا قیمت 10,000 روپے، حصہّ آمد سالانہ 6000 روپے، کل رقم حصہ جائیداد 1,85,000 روپے ہے۔ مکی وغیرہ سے آمد 12,000 ہے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد 18,000 روپے روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہور احمد — العبد: بشیر احمد — گواہ: عبدالحفیظ

**وصیت نمبر**:19096 میں محمود احمد طارق بھٹی ولد مکرم عبدالرحمان صاحب قوم احمدی بھٹی پیشہ ملازمت 41 سال پیدائشی احمدی ساکن دہری لیوٹ ڈاکخانہ دہری لیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبرا اکراہ مورخہ 7.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ: خاکسار کے پاس ایک کنال زمین حصہ میں آتی ہے، جبکہ مکان مہاجرین کے رقبہ میں آتا ہے، اس کے علاوہ ایک مکان راجوری وارڈ نمبر ایک میں اور دوسرا دہری لیوٹ میں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تنخواہ 11,000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد اسلم — العبد: محمود احمد طاہر بھٹی — گواہ: نثار احمد طاہر اختر

**وصیت نمبر**:19097 میں نسیم اختر زوجہ مکرم محمود احمد طاہر بھٹی صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی عمر 32 سال ساکن دہری لیوٹ ڈاکخانہ دہری لیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبرا اکراہ مورخہ 7.4.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ۔ خاکسار کے پاس دو تولے سونا، کانٹے ڈیڑھ تولہ جس کی موجودہ قیمت 25,000 روپے ہے،: حق مہر مبلغ 32,000 روپے تھا، حق مہر کی رقم ہم نے مکان پر لگائی ہے جو میرے خاوند نے اپنی وصیت میں لکھا دی ہے۔ اب میری حصہ جائیداد صرف 25,000 روپے بنتے ہیں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد صادق — الامتہ: نسیم اختر — گواہ: محمود احمد طاہر بھٹی

**وصیت نمبر**:19098 میں عبدالعزیز باانڈے ولد مکرم سید محمد صاحب قوم احمدی بھٹی پیشہ ملازمت 58 سال پیدائشی احمدی ساکن چار کوٹ ڈاکخانہ دہری لیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبرا اکراہ مورخہ 8.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ : زمین دو کنال جس کی موجودہ قیمت 14,000 روپے ہے، ایک عدد کچا مکان جس کی موجودہ قیمت 3000 روپے ہے۔ آمد از جائیداد 12,000 روپے، محنت مزدوری و متفرق 6,000 ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد 18,000 روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شوکت علی — العبد: عبدالعزیز — گواہ: محمد نذیر مبشر

**وصیت نمبر**:19099 میں محمد افضل ولد مکرم احمد دین صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت 50 سال پیدائشی احمدی ساکن چار کوٹ ڈاکخانہ دہری لیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبرا اکراہ مورخہ 8.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ: رقبہ ملکیت چھ کنال جس کی موجودہ قیمت 30,000 روپے، ایک عدد کچا مکان جس کی موجودہ قیمت 18,000 روپے، آمد از جائیداد و محنت مزدوری 18,000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد 18,000 روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد رفیع — العبد: محمد افضل — گواہ: محمد نذیر مبشر

**وصیت نمبر**:19100 میں زینب بیگم زوجہ مکرم عبدالرشید صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی عمر 55 سال ساکن دہری لیوٹ ڈاکخانہ دہری لیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبرا اکراہ مورخہ 9.4.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ: حق مہر مبلغ 700 روپے ہے۔ زیور چاندی دو تولہ ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منیر احمد — الامتہ: زینب بیگم — گواہ: محمد نذیر مبشر

**وصیت نمبر**:19101 میں حمیدہ بیگم زوجہ مکرم نصیر احمد صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی عمر 45 سال ساکن کالہ بن ڈاکخانہ دہری لیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبرا اکراہ مورخہ 13.4.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ: حق مہر 10,000 روپے۔ دو عدد زیور چاندی کے جو مذکورہ مہر میں شامل ہیں، قیمت 200 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 3600 روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نصیر احمد — الامتہ: حمیدہ بیگم — گواہ: محمود احمد پرویز

**وصیت نمبر**:19102 میں حسین بیگم زوجہ مکرم عبدالرحمان صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی عمر 50 سال ساکن کالہ بن ڈاکخانہ دہری لیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبرا اکراہ مورخہ 13.4.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ: حق مہر مبلغ 400 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 3600 روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالرحمٰن — الامتہ: حسین بیگم — گواہ: محمود احمد پرویز

**وصیت نمبر**:19103 میں جاوید اختر بنت مکرم عبدالرحمٰن صاحب قوم احمدی بھٹی پیشہ طالب علم 22 سال پیدائشی احمدی ساکن کالہ بن ڈاکخانہ دہری لیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبرا اکراہ مورخہ 13.4.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 3600 سو روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔


محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز — الیس اللہ بکاف عبدہٗ — کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — گولبازار ربوہ
فون 047-6213649 — 047-6215747

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

گواہ: عبدالرحمان العبد: جاوید اختر گواہ: ماسٹر منور احمد تنویر

**وصیت نمبر**:19104 میں نصرت جہاں زوجہ مکرم ماسٹر منور احمد تنویر صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی عمر 42 سال ساکن کالہ بن ڈاکخانہ دہری لیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر اہ اکراہ مورخہ 13.4.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ: زیورات، کوکا ایک عدد 300 روپے، سیٹ چاندی قیمت 1,000 روپے، حق مہر 10,000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 12000 روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ماسٹر منور احمد الامتہ: نصرت جہاں گواہ: محمود پرویز

**وصیت نمبر**:19105 میں محمد طاہر ولد مکرم محمد اقبال صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت 31 سال پیدائشی احمدی ساکن کالہ بن ڈاکخانہ دہری لیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر اہ اکراہ مورخہ 13.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ: رقبہ ملکیت 2 کنال جس کی موجودہ قیمت 12,000 روپے، مکان کچا قیمت 20 ہزار روپے۔ ایک فلیٹ بمقام راجوری جس کی موجودہ قیمت 1,82,000 روپے، کل میزان جائیداد 1,94,000 روپے ہے۔ آمد از جائیداد سالانہ 1500 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد 91,356 روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ماسٹر منور احمد تنویر العبد: محمد طاہر گواہ: محمود احمد پرویز

**وصیت نمبر**:19106 میں فلاح الدین احمد ولد مکرم قاضی ابوالکلام فصیح الدین صاحب قوم احمدی پیشہ طالب علم 17 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداس پور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش ہواس بلا جبر اہ اکراہ مورخہ 1.05.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 200 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ضیاء الدین العبد: قاضی فلاح الدین احمد گواہ: قاضی ابوالکلام فصیح الدین

**وصیت نمبر**:19107 میں قاضی ابوکلام فصیح الدین احمد ولد مکرم قاضی ابوالقاسم صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت علم 38 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداس پور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش ہواس بلا جبر اہ اکراہ مورخہ 1.05.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 1800 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مبارک احمد العبد: قاضی ابوکلام فصیح الدین گواہ: بشیر الدین

**وصیت نمبر**:19108 میں شاہدہ خاتون زوجہ مکرم قاضی ابوالکلام فصیح الدین صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری 33 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداس پور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش ہواس بلا جبر اہ اکراہ مورخہ 1.05.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ: کان کی بالیاں 2 گرام قیمت 2550 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از سلائی 500 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: قاضی ابوالکلام فصیح الدین الامتہ: شاہدہ خاتون گواہ: بشیر الدین

**وصیت نمبر**:19109 میں مبارک احمد ولد مکرم نذیر احمد صاحب قوم کشمیری پیشہ ملازمت 23 سال پیدائشی احمدی ساکن ہموساں ڈاکخانہ شیر گھڑی ضلع رایاسی صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر اہ اکراہ مورخہ 6.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 2000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مظفر احمد العبد: مبارک احمد گواہ: منظور احمد

**وصیت نمبر**:19110 میں محمد عباس ولد مکرم عبدالرحمٰن صاحب قوم کشمیری پیشہ زمینداری 55 سال پیدائشی احمدی ساکن ہموساں ڈاکخانہ شیر گھڑی ضلع ریاسی صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر اہ اکراہ مورخہ 7.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ: آبی زمین 3 کنال موجودہ قیمت 30,000 روپے، خوشکی زمین 14 کنال موجودہ قیمت 70.000 روپے، ایک کچا مکان موجودہ قیمت 5,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملکیت 5500 روپے، آمد از جائیداد زیر قبضہ 500 روپے، محنت مزدوری 12000 روپے سالانہ، کل آمد از جایداد و محنت 18,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: نثار احمد ساجد العبد: محمد عباس گواہ: منظور احمد

**وصیت نمبر**:19111 میں شریفہ بیگم زوجہ مکرم محمد ایوب صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری 42 سال پیدائشی احمدی ساکن ہموساں ڈاکخانہ شیر گھڑی ضلع ریاسی صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر اہ اکراہ مورخہ 6.4.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ حق مہر ادا شدہ 1000 روپے، زیور نقرئی قیمت 600 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منظور احمد الامتہ: شریفہ بیگم گواہ: مبارک احمد

**وصیت نمبر**:19112 میں زرینہ بیگم زوجہ مکرم نذیر احمد صاحب قوم کشمیری پیشہ زمینداری 42 سال پیدائشی احمدی ساکن ہموساں ڈاکخانہ شیر گڑھی ضلع رایاسی صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر اہ اکراہ مورخہ 6.4.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ، حق مہر، 5000 روپے، زیور چاندی، 4000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 3600 روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نذیر احمد الامتہ: زرینہ بیگم گواہ: عبدالحفیظ

**وصیت نمبر**:19113 میں منیر احمد ولد مکرم شریف احمد صاحب قوم کشمیری پیشہ زمینداری 45 سال پیدائشی احمدی ساکن ہموساں ڈاکخانہ شیر گھڑی ضلع رایاسی صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر اہ اکراہ مورخہ 7.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ: رقبہ ملکیت 9 کنال جس کی موجودہ قیمت 90,000 روپے، ایک عدد کچا مکان جس کی موجودہ قیمت 5000 روپے، آمد از جائیداد 10,000 روپے، متفرق آمد 8000 ورپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد 18,000 روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مبارک احمد العبد: منیر احمد گواہ: ظہور احمد

**وصیت نمبر**:19114 میں حفیظہ بیگم زوجہ مکرم عبدالزمان صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی عمر 45 سال ساکن دہری لیوٹ ڈاکخانہ دہری لیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر اہ اکراہ مورخہ 9.4.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ: زورات چاندی دو تولے 400 سو روپے ہے۔ حق مہر 1800 سو روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد رفیع الامتہ: حفیظہ بیگم گواہ: شبیر احمد بھٹی

**وصیت نمبر**:19115 میں رشیدہ بیگم زوجہ مکرم محمد صدیق صاحب قوم احمدی بھٹی پیشہ خانہ داری 50 سال پیدائشی احمدی ساکن چارکوٹ ڈاکخانہ دہری لیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر اہ اکراہ مورخہ 9.4.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ: سونے کے دو کوکے قیمت 1000 روپے، حق مہر ادا شدہ 1500 سو روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد


**2 Bed Rooms Flat**

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

**at Qadian Near Jalsa Gah**

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

**Ph. 040-27172202**

**Mob: 09849128919**

**09848209333**

**09849051866**

**09290657807**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

**BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN**

**M/S ALLADIN BUILDERS**

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

**Contact : Khalid Ahmad Alladin**

**#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA**

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Email: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

300 سوروپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منیر احمد ساجد　　الامتہ: رشیدہ بیگم　　گواہ: محمد نذیر مبشر

**وصیت نمبر**:19116 میں بشریٰ بیگم زوجہ مکرم گلزار احمد صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی عمر 55 سال ساکن دہری رلیوٹ ڈاکخانہ دہری لیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 9.4.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ حق مہر مبلغ 400 روپے ہے، جو کہ ادا شدہ ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منیر احمد ساجد　　الامتہ: بشریٰ بیگم　　گواہ: محمد نذیر مشتاق

**وصیت نمبر**:19117 میں محمد اشرف ولد مکرم محمد اسماعیل صاحب قوم بھٹی پیشہ مزدوری 38 سال پیدائشی احمدی ساکن چار کوٹ ڈاکخانہ دہری لیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 9.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ: رقبہ ملکیت 1 کنال جس کی موجودہ قیمت 10,000 روپے، ایک عدد مکان جس کی موجودہ قیمت 5000 روپے، آمد از جائیداد وملکیت ومتفرق 7000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد ومزدوری 1500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شوکت علی　　العبد: محمد اشرف　　گواہ: محمد نذیر مبشر

**وصیت نمبر**:19118 میں مختار احمد ولد مکرم طالب حسین حاجی صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت 34 سال پیدائشی احمدی ساکن بڈھانو ڈاکخانہ ریکساں ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 11.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 10,000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: شوکت علی　　العبد: مختار احمد　　گواہ: شبیر احمد بھٹی

**وصیت نمبر**:19119 میں محمد نصیر احمد ولد مکرم عبدالرزاق صاحب قوم بھٹی پیشہ زمینداری 50 سال پیدائشی احمدی ساکن کالہ بن ڈاکخانہ دہری لیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 13.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ: رقبہ ملکیت 5 کنال جس کی موجودہ قیمت 30,000 روپے، ایک عدد کچا مکان جس کی موجودہ قیمت 25,000 روپے، میزان جائیداد 55,000 روپے، آمد از جائیداد وملکیت بصورت غلّہ 65,000 روپے سالانہ آمد بصورت مزدوری 4000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد ومزدوری 1,8500 روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منور احمد تنویر　　العبد: نصیر احمد　　گواہ: محمود احمد پرویز

**وصیت نمبر**:19120 میں قیصرہ عدن زوجہ مکرم منیر پرویز صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی عمر 33 سال ساکن لودھی پور ڈاکخانہ دخاص ضلع شاہجہان پور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 21.3.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ: ہار سونے کے چار عدد، لاکٹ ایک عدد سونے کا، کانٹے تین عدد سونے کے، ٹاپس ایک عدد جوڑی سونے کا، ٹیکہ ایک عدد سونے کا، سونے کی چھ عدد انگوٹھیاں، سونے کی بالیاں ایک جوڑی، سونے کی ایک چین، جملہ 100 گرام سونا موجودہ قیمت 1,20,000 روپے ہے۔ چاندی کا ایک سیٹ و چاندی کی پائیل اندازاً قیمت 2000 روپے، ایک جوڑی کانٹے سونے کے موجودہ قیمت 3000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد سعادت اللہ　　الامتہ: قیصرہ عدن　　گواہ: معین الدین

---

بقیہ مضمون خلافت علیٰ منہاج نبوت از صفحہ 13

تعالیٰ یہ جماعت دُنیا کے ایک سو پچانوے (۱۹۵) ملکوں میں مستحکم طور پر قائم ہے۔ اور پھر دُنیا بھر میں احمدی مسلمانوں کی تعداد کروڑوں میں ہے۔

## خلافت علی منہاج نبوت اور حفاظت قرآن:

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ یعنی ہم نے ہی اس ذکر کو اُتارا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی مستقل حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور یہ حفاظت لفظی و معنوی دونوں طور پر مقدر تھی۔ لفظی حفاظت کا وعدہ تو اللہ تعالیٰ نے خلافت راشدہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے پورا کر دیا۔ لیکن معنوی حفاظت کے لئے لازم تھا کہ ہر دور میں ایک ایسا شخص کھڑا ہو جو اللہ تعالیٰ سے مکالمہ ومخاطبہ کا شرف رکھتا ہو اور نہ کہ اپنی فہم سے بلکہ خدائی عرفان سے زمانہ کے موافق آیات قرآنیہ کا مفہوم واضح کرے۔ چنانچہ تیرہ سو سال تک تو مجددین کا سلسلہ جاری رہا اور آخری زمانہ میں خلافت علی منہاج نبوت کا قیام ہوا جو ہمیشہ جاری رہے گا۔ اس طرح خدا کا وعدہ اپنے جلال کے ساتھ پورا ہوا۔

پس ہمیں خدا کا شکر کرنا چاہئے کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے ساتھ ہی فوراً اس جماعت کے سر پر خلافت علی منہاج النبوۃ کا تاج رکھ دیا اور جماعت احمدیہ ایک کے بعد دوسرے، تیسرے، چوتھے اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے خلافت کے پانچویں تاجدار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نہایت عظیم الشان خلافت کے بابرکت سایہ میں آگے سے آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ آسمانی تائیدات ہمارے ساتھ ہیں۔ خدا تعالیٰ کی غیر معمولی نصرت اور معیّت حضرت مسرور کو حاصل ہے۔ ''اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْر'' کا پُر شوکت ظہور ہماری نظروں کے سامنے ہے اور ساری دُنیا میں ایک عظیم المرتبت روحانی انقلاب کی منزلیں طے کی جا رہی ہیں۔

خلافت علی منہاج نبوت کی ضرورت و اہمیت مسلمانوں کے اس محرومی کے احساس سے بھی واضح ہے۔ جس کا بیان شاعر مشرق اقبال نے اپنے کلام میں کیا۔

تا خلافت کی بناء دُنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب وجگر

دوسری جگہ فرماتے ہیں:۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت سے ہمیشہ وابسطہ رکھے کیونکہ اسی کے دم سے ہی ہماری بقاء ہے۔ نیز ہم کو عہد وفائے خلافت کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆

---

بقیہ: تقریر جلسہ سالانہ 2009 بَرَکاتِ خِلافت از مولانا منیر احمد صاحب خادمؔ

کبھی ترجیح دی تو حبل اللہ سے آپ کا ہاتھ چھوٹ جائے گا اور قرآن کریم کی یہ آیت وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا آپ کو حفاظت کی کوئی ضمانت نہیں دے گی۔ آپ مشورہ دیتے ہیں اور مشورہ میں تقویٰ ضروری ہے اور بسا اوقات ایک ناتجربہ کار آدمی تقویٰ پر مبنی مشورہ بھی دیتا ہے اور وہ مشورہ قابل قبول نہیں ہوتا اس لئے آخری فیصلہ دین میں نبی اور نبی کے بعد خلیفہ کے ہاتھ میں رکھا گیا ہے۔''

(بحوالہ احمدیہ گزٹ امریکہ صفحہ 54، مطبوعہ 1983)

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان مبارک الفاظ پر خاکسار اپنی تقریر کو ختم کرتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

''آپ میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ دعاؤں پر بہت زور دے اور اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ رکھے اور یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھے کہ اس کی ساری ترقیات اور کامیابیوں کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی ہے وہی شخص سلسلہ کا مفید وجود بن سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو اس کی کوئی بھی حیثیت نہیں جب تک آپ کی عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت رہیں گی اور آپ اپنے امام کے پیچھے پیچھے اس کے اشاروں پر چلتے رہیں گے اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت آپ کو حاصل رہے گی۔''

(الفضل 30 مئی 2003ء صفحہ 2)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت احمدیہ کا مطیع وفرمانبردار بنائے اور ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کیلئے آخری دم تک جدوجہد کرتے رہیں تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ آمین۔ ☆☆

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

**14 May 2010 (Friday)**

00:00:00 World News
00:20:00 Khabarnama
00:40:00 Tilawat
00:50:00 A weekly review of the news
01:00:00 Science And Medicine Review
01:25:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). recorded on 31 July 1997
02:25:00 Historic Facts about the services of the Ahmadiyya Jamaat.
03:00:00 World News
03:20:00 Khabarnama
03:40:00 Tarjamatul Quran Class recorded on 18 August 1994.
04:50:00 Nazm Ab Chor Do Aye
05:15:00 Huzurs Jalsa Salana Address delivered on 3 July 2004 in Jalsa Salana Canada 2004
06:00:00 Tilawat
06:15:00 Dars-e-Hadith
06:25:00 A weekly review of the news .
06:35:00 Science And Medicine Review
07:00:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna with Hadhrat Khalifatul Masih Vth Recorded on 23 May 2009.
08:05:00 Siraiki Service
08:40:00 Reply To Allegations An Urdu talk with Hadhrat Khalifatul Masih IVth, recorded on 30 March 1994.
09:50:00 Indonesian Service
10:50:00 Seerat Sahabiyat
11:45:00 Nazm Asalaam Aye Nabi
12:00:00 Live Friday Sermon
13:00:00 Nazm Hamari Jaan Fida
13:10:00 Tilawat
13:25:00 Dars-e-Hadith
13:35:00 A weekly review of the news
13:45:00 Science And Medicine Review
14:10:00 Bengali Service
15:05:00 Nazm Jo Nafrat Ko Mitane
15:10:00 Seerat Sahabiyat
16:00:00 Khabarnama
16:15:00 Friday Sermon Repeat
17:15:00 Nazm Meri Saadgi Dekh
17:25:00 Huzurs a Concluding address delivered on 29 June 2003 in Khuddam Ijtema U.K
18:00:00 World News
18:15:00 Nazm Nishan Ko Dekh Ker
18:30:00 Al-Hiwar-ul-Mubashir Recorded on 7 May 2010.
20:35:00 A weekly review of the news
20:45:00 Science And Medicine Review
21:10:00 Friday Sermon Repeat
22:10:00 A Persian Nazm Ajab Noor.
22:20:00 A documentary about canada
22:50:00 An Urdu talk with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 30 March 1994.

**15 May 2010**

00:00:00 World News
00:15:00 Khabarnama
00:35:00 Tilawat
00:45:00 Dars-e-Hadith
00:55:00 International Jamaat News
01:30:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). recorded on 3 September 1997.
02:30:00 Nazm Ata-e-Khas Sey.
02:45:00 World News
03:00:00 Khabarnama
03:15:00 Friday sermon delivered on 14 May 2010 by Hadhrat Khalifatul Masih Vth
04:15:00 Nazm Khilafat Bhi Hae Aiyana.
04:25:00 Rah-e-Huda Recorded on 1 May 2010.
06:00:00 Tilawat
06:10:00 Dars-e-Hadith
06:30:00 International Jamaat News
07:00:00 Huzurs Jalsa Salana Concluding address delivered on 4 July 2004 in canada.
08:00:00 Question And Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) Recorded on 3 December 1995.
09:00:00 Friday sermon delivered on 14 May 2010 Hadhrat Khalifatul Masih Vth
10:00:00 Nazm Kabhi Nusrat Naheen Miltee
10:05:00 Indonesian Service
11:00:00 French Service
12:05:00 Tilawat
12:20:00 Yassarnal Quran
12:55:00 Live Intikhab-e-Sukhan
13:55:00 Bangla Shomprochar
15:00:00 Gulshan-e-Waqfe Nau lajna with Hadhrat Khalifatul Masih Vth Recorded on 14 November 2009.

# مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے ہفتہ وار پروگرام

MTA INTERNATIONAL

Please Note that programme and timings may change without prior notice . All times are given in Greenwich Mean Time For more information please phone on +44 20 8855 4272 or Fax + 44 20 8874 8344

16:00:00 Khabarnama
16:15:00 Live Rah-e-Huda
17:45:00 Yassarnal Quran
18:15:00 World News

**16 May 2010**

00:45:00 Nazm
00:55:00 World News
01:10:00 Khabarnama
01:25:00 Yassarnal Quran
01:50:00 Tilawat
02:00:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 314, recorded on 4 September 1997
03:00:00 Khabarnama
03:20:00 Friday sermon delivered on 14 May 2010 Hadhrat Khalifatul Masih Vth
04:20:00 Nazm Hamari Jaan Fida
04:30:00 A contemporary and exciting English question and answer, Recorded on 9 March 2010.
05:30:00 Art Class
06:00:00 Tilawat
06:10:00 An educational programme with Hadhrat Khalifatul Masih Vth, Recorded on 21 November 2009.
07:35:00 Faith Matters A contemporary and exciting English question and answer
08:40:00 an Urdu discussion programme
09:10:00 Jalsa Salana Address delivered on 30 July 2004 by Hadhrat Khalifatul Masih Vth
10:05:00 Indonesian Service
11:00:00 Spanish Service
12:05:00 Tilawat
12:15:00 Dars-e-Hadith
12:30:00 Yassarnal Quran
12:50:00 Bengali Service
13:50:00 Friday sermon delivered on 14 May 2010 by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih Vth
14:50:00 An educational programme with Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih Vth Recorded on 21 November 2009.
16:15:00 Khabarnama
16:30:00 A contemporary and exciting English question and answer programme
17:35:00 Yassarnal Quran
18:00:00 World News
18:15:00 Nazm Syeda Hay Aap Ko Shoq.

**17 May 2010**

00:05:00 World News
00:20:00 Khabarnama
00:40:00 Tilawat
00:55:00 Yassarnal Quran
01:20:00 International Jamaat News
01:55:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat Khalifatul Masih Rabe recorded on 7 October 1997.
03:00:00 World News
03:15:00 Khabarnama
03:35:00 Friday Sermon
04:35:00 an Urdu discussion programme
05:10:00 Question And Answer Session with Khalifatul Masih IV (ra) Recorded on 19 June 1996 in Toronto, Canada.
06:00:00 Tilawat
06:15:00 Dars-e-Hadith
06:25:00 International Jamaat News
07:00:00 Bustan-e-Waqfe Nau with Khalifatul Masih Vth. Recorded on 22 November 2009.
07:50:00 Qaseedah Fadat Kan Nafsu.
08:00:00 Seerat-un-Nabi Jalsa
09:00:00 Rencontre Avec Les Francophones with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) in French and recorded on 15 December 1997.
10:00:00 Indonesian Service
11:15:00 A speech delivered by Muhammad Inaam Ghori on the occasion of Jalsa Salana Qadian 2009.
12:00:00 Tilawat
12:15:00 International Jamaat News
13:00:00 Bengali service
15:10:00 A speech on the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw), on the occasion of Jalsa Salana Qadian 2009.
15:40:00 Nazm Khilafat Noor-e-Rabul Aalameen Hae.
16:00:00 Khabarnama
16:20:00 Bustan-e-Waqfe Nau with Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih Vth Recorded on 22 November 2009.
17:10:00 Nazm Aye Masiha-e-Zaman Asr-e-Doran Ke Charager.
17:35:00 Le Francais Cest Facile An educational programme
18:00:00 World News

**18 May 2010**

00:00:00 World News
00:15:00 Khabarnama
00:30:00 Tilawat
00:45:00 Nazm Mera Mehboob Hey Wo
01:00:00A weekly review of the news
01:10:00 Science And Medicine Review
01:35:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). recorded on 8 October 1997
02:35:00 Le Francais Cest Facile An educational programme
03:00:00 World News
03:15:00 Khabarnama
03:35:00 french sitting with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) recorded on 15 December 1997.
04:35:00 Nazm Badargah-e-Zeeshan.
04:55:00 An address delivered on 31 July 2004 by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih Vth
06:00:00 Tilawat
06:10:00 Dars-e-Malfoozat
06:30:00 A weekly review of the news
06:45:00 Science And Medicine Review
07:05:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna Hadhrat Khalifatul Masih Vth Recorded on 5 December 2009.
08:05:00 Nazm Salle alah Muhammad.
08:15:00 Question And Answer Session with Khalifatul Masih IV (ra) Recorded on 21 June 1996.
09:25:00 A programme documenting the inauguration of the Al Mahdi Mosque in Bradford in 2008.
09:45:00 Indonesian Service
10:45:00 Sindhi Service
11:50:00 Tilawat
12:05:00 A weekly review of the news
12:15:00 Science And Medicine review
12:40:00 Yassarnal Quran
13:00:00 Bengali service .
14:00:00 Khuddamul Ahmadiyya Ijtema Opening address delivered on 19 May 2004 by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih Vth
15:00:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna with Hadhrat Khalifatul Masih Vth Recorded on 5 December 2009.
16:00:00 Khabarnama
16:15:00 Question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) Recorded on 21 June 1996.
17:25:00 Yassarnal Quran
17:40:00 Historic Facts Part 3 Indo-Pak sub continent.
18:10:00 World News

**19 May 2010**

00:10:00 World News
00:30:00 Khabarnama
00:45:00 Tilawat
00:55:00 Dars-e-Malfoozat
01:15:00 Yassarnal Quran A
01:35:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat khalifatul Masih IV (ra). recorded on 9 October 1997.
02:40:00 Learning Arabic programme
03:05:00 World News
03:20:00 Khabarnama
03:40:00 Question And Answer Session with Hazrat Khalifatul Masih IV (ra) Recorded on 21 June 1996.
04:45:00 Nazm Muhammad-e-Arabi Ki Ho Aal Main Barket.
05:00:00 Opening address of Hadhrat Khalifatul Masih Vth Germany Ijtema. 19 may 2004
06:00:00 Tilawat
06:20:00 Dars-e-Hadith
06:35:00 Art Class Part 5
07:00:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat Hadhrat , Khalifatul Masih Vth Recorded on 2 January 2010.
08:10:00 MTA Variety of tarbiyyati by Waqfe Nau Pakistan.
09:25:00 Question And Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) Recorded on 1 June 1996.
10:05:00 Indonesian Service
11:05:00 Swahili Muzakarah
12:00:00 Tilawat
12:15:00 Yassarnal Quran
12:45:00Friday sermon delivered on 3 August 1984 by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra)
13:45:00 Bengali service
14:45:00 Huzurs Jalsa Salana Address delivered on 1 August 2004 on the occasion of Jalsa Salana United Kingdom
16:25:00 Khabarnama
16:45:00 Yassarnal Quran
17:10:00 A question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 1 June 1996.
17:55:00 World News
18:10:00 Arabic Service
18:40:00 Arabic Service

**20 May 2010**

00:10:00 World News
00:30:00 Khabarnama
00:50:00 Tilawat
01:00:00 Yassarnal Quran
01:25:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). recorded on 14 October 1997
02:30:00 World News
02:45:00 Friday sermon delivered on 3 August 1984 by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) on the topic of restrictions on Ahmadis for praying in the Islamic way.
03:50:00 Art Class learning oil painting.
04:15:00 Concluding address delivered on 1 August 2004 Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih Vth
06:00:00 Tilawat
06:20:00 Dars-e-Malfoozat
06:35:00 A documentary of kenya,
07:00:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat with Hadhrat Khalifatul Masih Vth Recorded on 2 January 2010.
08:05:00 English question and answer programme.
09:10:00 English Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IVth, recorded on 16 June 1996.
10:15:00 Indonesian Service
11:10:00 Pushto Muzakarah
12:00:00 Tilawat
12:15:00 Yassarnal Quran
13:00:00 Bengali translation of the Friday sermon delivered on 14 May 2010 by Hadhrat Khalifatul Masih Vth
14:00:00 Nazm Jo Nafrat Ko Mitane Bhi
14:05:00 Huzurs Jalsa Salana Address delivered on 21 August 2004 in jalsa Salana Germany 2004
14:55:00 Tarjamatul Quran class recorded on 8 September 1994.
16:00:00 Khabarnama
16:25:00 Yassarnal Quran
16:50:00 A question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) recorded on 16 June 1996.
18:00:00 World News
18:15:00 Nazm Milat-e-Ahmad Kay Malik

M.T.A سے نشر ہونے والے پروگرام خود بھی دیکھیں اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی دکھائیں۔ یہ تبلیغ اور تربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔ (ادارہ)

یہ پروگرام GMT وقت کے مطابق ہیں، ہندوستان میں صبح ٦ بجے سے رات ١٢ بجے تک نشر ہونے والے پروگراموں کی فہرست یہاں شائع کی جارہی ہے۔ (ادارہ)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 59 | Thursday | 6-13 May 2010 | Issue No. 17-18

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

# جب دنیا میں جگہ جگہ اسلام کے خلاف محاذ ہیں تو یہی تبلیغ کا وقت ہے

# ٹیورین میں کفن مسیح دیکھنے اور اسلام کی حسین تعلیم پیش کرنے کا موقعہ ملا

### اللہ کرے عیسائی دنیا اس حقیقت کو سمجھنے لگے کہ ''کفن مسیح'' اصل میں کفن نہیں بلکہ حضرت عیسیٰؑ کے صلیب سے بچ جانے اور لمبی عمر پانے کے معجزاتی نشان کا ثبوت ہے

## یوروپ کے بعض ممالک کے دورہ میں ہونے والے افضال الٰہیہ کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳۰ اپریل ۲۰۱۰ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: گزشتہ چند ہفتے یورپ کے بعض ممالک کے سفر پر رہا ہوں۔ وکالت تبشیر کے تحت تو مغربی افریقہ کے بعض ممالک میں دوروں کا پروگرام بن رہا تھا پھر بعض حالات کی وجہ سے دورہ ملتوی کر دیا اسی میں اللہ کی مرضی تھی اس کے بعد بھی میرا کسی ملک کے دورہ کا پروگرام نہ تھا۔ پھر سپین کے دورے کی اطلاع ملی تو سپین جانے کی دل میں تحریک پیدا ہوئی، اٹلی میں بعض مشن ہاؤسز خریدے تھے وہاں جانے کا خیال آیا۔ اٹلی کے پروگرام بننے پر سوئٹزرلینڈ والوں نے بھی دورہ کی دعوت دی۔ بہرحال بغیر کسی پلاننگ کے یہ پروگرام بنتے رہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس سفر میں بڑی برکت عطا فرمائی اور یہ سفر جہاں ان متعلقہ جماعتوں کے افراد کیلئے ازدیاد ایمان کا باعث بنا میرے لئے بھی بنا، اور خدا تعالیٰ کی ہر کام میں حکمتوں کا مزید ادراک پیدا ہوا۔

فرمایا: سپین کے دورے کے پروگرام میں امیر صاحب سپین نے جلسہ میں شرکت کی دعوت بھی دی بہرحال یہ دورے کا پروگرام پہلے سے معین یا منظور شدہ پروگرام سے ہٹ کر بنا تھا۔ حتیٰ کہ سپین کی جماعت کو بھی پوری طرح یقین نہ تھا کہ اس جلسہ میں شامل ہوسکوں گا۔

فرمایا: سفر میں پہلا قیام فرانس کا تھا۔ اللہ کے فضل سے مراکش اور الجزائر کے لوگوں میں جماعت کی طرف بڑی توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ اور ان یورپین ممالک میں بڑی بیعتیں ہو رہی ہیں۔ بڑے فعال اور فوری طور پر نظام جماعت میں سموئے جانے والے یہ لوگ بن رہے ہیں۔ حضور انور نے ان لوگوں کے نیک خیالات اور جذبات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان جذبات کا ذکر کرنا ممکن نہیں جن ملکوں کا دورہ کیا ہے ان میں ہر بیعت کرنے والے میں ایسا اخلاص ہے جسے بیان کرنا ممکن نہیں۔

فرمایا: بعض نے ایم ٹی اے کے پروگرام دیکھ کر اور بعض نے خوابوں کے ذریعہ صداقت احمدیت کھلنے پر بیعت کی۔ حضور انور نے اس موقع پر ایم ٹی اے کے جملہ کارکنان کی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے ان کے لئے دعا کی۔

فرمایا: فرانس میں دوران قیام وقت بڑی سرعت سے گزر گیا اور سپین کیلئے روانگی ہوئی اور دو دن کے بعد مسجد بشارت پیدروآباد پہنچے۔ وہیں دو دن کے بعد جلسہ ہونا تھا۔ مقامی احباب کے علاوہ پرتگال۔ مراکش کے احباب بھی آئے ہوئے تھے۔ پرتگال میں مسجد بنانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا جلد انتظام فرمائے۔ مسجد بننے سے مقامی لوگوں میں بھی تبلیغ کا میدان کھلے گا۔

مراکش کی جماعت کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ یہ بھی ماشاء اللہ ترقی کرنے والی اور اخلاص و وفا میں بڑھنے والی جماعت ہے۔ سپین میں بھی بیعتیں ہوئیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کے اخلاص و ایمان میں ترقی عطا فرمائے۔ سپین کے جلسہ میں آنے والے مہمانان بھی بڑا اچھا اثر لیکر گئے۔

فرمایا: جب دنیا میں اسلام کے خلاف جگہ جگہ محاذ ہے تو یہی وقت ہے تبلیغ کا۔ یہ میں سب کو کہتا ہوں، لوگوں کی توجہ ہے اور نیک فطرت لوگ مخالفوں کی باتیں سنکر حقیقت بھی جاننا چاہتے ہیں۔ میرے مختلف جگہوں پر جانے سے تبلیغ کا موقعہ بھی پیدا ہوتا تھا۔ سپین میں ۱۰۔ ۱۲ دن مصروفیت میں گزرے۔

یہاں سے تین دن کے سفر کے بعد اٹلی پہنچے۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ہر جگہ مشاہدہ کیا۔ اٹلی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے زمانہ میں جماعت قائم ہوئی تھی۔ مبلغین بھی بھجوائے گئے بعض نامساعد حالات کی وجہ سے یہ سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔

حضور نے اٹلی جانے والے ابتدائی مبلغین اور ان کے حالات اور ایمان افروز واقعات کا بھی ذکر فرمایا۔

فرمایا: اب اللہ نے ایسے حالات پیدا کئے ہیں کہ پاکستانی، گھانین اور عرب احمدیوں کی وہاں کافی تعداد مقیم ہے۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے مشن ہاؤس اور سینٹر خریدنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ مسجد کیلئے بھی کوشش ہو رہی ہے اور میئر اور مقامی کونسلر اس کے لئے بھرپور تعاون کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے اور ہمیں مسجد بنانے کی توفیق مل جائے۔ یہاں جماعت نے ایک ریسپشن کا پروگرام بنایا تھا جس میں پڑھے لکھے اور معزز لوگ جمع تھے، سب نے جماعتی خدمات کو سراہا۔ آخر پر میں نے اسلام کی خوبصورت تعلیم کی طرف توجہ دلائی اور امام مہدی کا پیغام پہنچایا۔ یہاں کے بعض تاریخی شہر بھی دیکھنے کا موقعہ ملا۔ چار پانچ روز کے بعد سوئزرلینڈ روانہ ہوئے۔ لندن میں مجھے بتایا گیا تھا کہ ٹیورن میں کفن مسیح کی نمائش ہو رہی ہے۔ صدر جماعت نے یہ کفن دیکھنے کے متعلق کہا، انہوں نے وہاں کی انتظامیہ سے بات کی۔ چنانچہ انہوں نے بخوشی اجازت دیتے ہوئے خصوصی انتظام بھی کیا۔ میں سمجھتا ہوں یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے انتظام ہوا۔ فرمایا: میرے ذہن میں نہیں تھا کہ نمائش لگی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے خود ہی یہ کفن دیکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ نمائش کے ڈائریکٹر ہمارے استقبال کیلئے موجود تھے۔ خصوصی انتظام کے ساتھ ہمیں دیکھنے اور تصاویر لینے کا موقعہ دیا اور تفاصیل بھی بتائیں۔ ان سے اس سلسلہ میں کچھ گفتگو بھی ہوئی اور میں نے جماعت احمدیہ کا موقف واضح طور پر ان کے سامنے پیش کیا۔

حضور نے فرمایا: ۱۸۹۸ میں اس کی تصویر لی گئی اور یہ کپڑا کفن مسیح کہلایا۔ ۱۸۹۹ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ''مسیح ہندوستان میں'' لکھی اور دیگر تحریرات میں آپ نے مرہم عیسیٰ اور حضرت عیسیٰ کے صلیب سے زندہ بچ جانے کا ذکر فرمایا۔ آپؑ کے وقت میں اللہ تعالیٰ نے کفن مسیح کے مزید حقائق دکھا کر صلیب سے بچ جانے کے مزید شواہد مہیا فرما دئے۔

فرمایا: پھر ڈائریکٹر صاحب نے اوپر کی منزل میں لائبریری بھی دکھائی اور میٹنگ ہال میں بڑے احترام سے بٹھا کر سوال و جواب ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ ۲۰ پچیس سال بعد یہ نمائش ہوتی ہے۔ اس سال نمائش کا پروگرام نہیں تھا لیکن پوپ صاحب کے حکم پر اس سال نمائش کی گئی ہے۔ دس سال بعد یہ نمائش ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے میرے سفر اور اس نمائش کو ملا دیا اور اسطرح ہمیں دیکھنے کا موقعہ مل گیا۔

فرمایا: ہمارا یہ سفر اسلام کا پیغام پہنچانے کا ذریعہ بن گیا۔ اللہ کرے عیسائی دنیا اس حقیقت کو سمجھنے لگے کہ کفن مسیح اصل میں کفن نہیں بلکہ حضرت عیسیٰ کے صلیب سے بچ جانے اور لمبی عمر پانے کے معجزاتی نشان کا ثبوت ہے۔ فرمایا: مرہم عیسیٰ سے بھی ثابت ہے کہ خاص ٹمپریچر اور حالات کی وجہ سے یہ عکس اس کپڑے پر نمودار ہوئے ہیں۔

فرمایا: ہمارا موقف ہے کہ حضرت عیسیٰ صلیب سے بچ گئے اور لمبی عمر پا کر فوت ہوئے اور کشمیر محلّہ خانیار میں مدفون ہیں۔ اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایمان افروز اقتباس بھی پیش فرمایا اور آخر پر فرمایا کہ ٹیورین کے مختصر دورے کے بعد سوئٹزرلینڈ روانگی ہوئی جہاں اللہ کے فضل سے بعض لوگوں کو بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ فرمایا: جمعہ کے بعد فرانس کی طرف روانگی ہوئی۔ یہاں بھی ایک شہر میں اسلامی تعلیم پہنچانے کا موقعہ ملا۔

فرمایا: یہ سفر جہاں جماعتی تربیت کا باعث بنتے ہیں وہاں اللہ کے فضل سے اسلام و احمدیت کی خوبصورت تعلیم پہنچانے کا ذریعہ بھی بنتے ہیں۔ فرمایا: سفر کے دوران بعض نومبائعین کو اللہ تعالیٰ نے خواب کے ذریعہ بتا دیا کہ ہم یہاں سے گزر رہے ہیں جس پر انہوں نے رابطہ کیا اور یہ بات ان کے ازدیاد ایمان کا باعث بنی۔ اس سلسلہ میں حضور انور نے ایک ایمان افروز واقعہ بھی بیان فرمایا اور فرمایا کہ اس سفر کا پروگرام اچانک بنا لیکن اللہ کے فضلوں کو سمیٹنے والا بنا۔ اللہ تعالیٰ نئے شامل ہونے والوں کے ایمانوں کو بڑھائے اور ہمیشہ اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔

☆☆☆

مضامین، رپورٹیں اور اخبار بدر سے متعلق اپنی قیمتی آراء اس ای میل پر بھجوائیں

**badrqadian@rediffmail.com**